

شہریت اور معاشرتی ہم آہنگی

CIVICS AND COMMUNITY ENGAGEMENT

General Education Course (GCCE-101)



پروفیسر محمد عمران حفظ

گورنمنٹ اسلامیہ گریجوائیٹ کالج گوجرانوالہ

یونیورسٹی سلپس کے عین مطابق

باب نمبر 1: شہری اور شہریت کا تعارف:

- شہری، شہریت کا تعارف، شہری باہمی میں جوں، سرگرمیاں / ذمہ داریاں
- شہری باہمی تعاون و شراکت کی تاریخی اہمیت،
- شہریت کی اقسام: (فعال، شریک، ڈیجیٹل، وغیرہ۔)
- جمہوریت اور شہریت کے درمیان تعلق۔

باب نمبر 2: شہری اور شہریت جائزہ:

- شہری، شہریت اور شہری تعاون، سرگرمیوں کے تصورات۔
- جدید دور میں معاشرے اور شہریت کی نیادیں۔
- شہریت کی اقسام: فعال، شرکتی، ڈیجیٹل وغیرہ۔

باب نمبر 3: ریاست، حکومت اور رسول سوسائٹی:

- پاکستان میں حکومت کا ڈھانچہ، افعال اور ذمہ داریاں۔
- جمہوریت اور رسول سوسائٹی کے درمیان تعلق۔
- ووٹ ڈالنے کا حق اور سیاسی شرکت و نمائندگی کی اہمیت۔

باب نمبر 4: حقوق اور ذمہ داریاں:

- پاکستان کے آئین 1973 کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کا جائزہ۔
- شہری ذمہ داریاں اور فرائض۔

- شہری باہمی میں جوں میں اخلاقی پہلو (جو ابدی، عدم تشدد، پرامن مکالمہ، شائستگی وغیرہ)۔

باب نمبر 5: کمیونٹی شمولیت / باہمی میں مlap:

- کمیونٹی کا تصور، نوعیت اور خصوصیات۔
- کمیونٹی کی ترقی اور سماجی ہم آہنگی۔
- موثر شہری میں مlap کے طریقے۔
- کامیاب کمیونٹی کے اقدامات کا مطالعے۔

باب نمبر 6: مؤقف / رائے سازی، سرگرمیاں:

- عوامی مکالمہ اور عوامی رائے۔
- سماجی مسائل کے حل میں رائے عامہ کا کردار۔
- سماجی سرگرمیوں کی تحریکیں۔

باب نمبر 7: ڈیجیٹل شہریت اور ٹینکنا لوجی:

- شہری میں مlap کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال۔
- سماجی اخلاقیات اور سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال۔

- ڈیجیٹل تفریق اور اس کے اثرات (رسائی، استعمال، سماجی و معاشری، جغرافیائی وغیرہ)۔

باب نمبر 8: تنوع، تغیر، شمولیت اور سماجی انصاف:

- معاشرے میں تنوع / تغیر کو سمجھنا (نسلی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی وغیرہ)۔
- سماجی ترقی میں نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کی شمولیت۔
- پاکستان میں سماجی عدم مساوات اور نا انصافیوں کا خاتمہ۔
- شہری تعاون اور مساوی حقوق کے فروغ سے سماجی ہم آہنگی اور پر امن بقاۓ باہمی۔

باب نمبر 1: شہری اور شہریت کا تعارف

(Introduction to Civics and Citizenship)

تعارف: (Introduction)

علم شہریت کو انگریزی میں سوکس (Civics) کہتے ہیں۔ جو لاطینی زبان کے دوالفاظ سوں Civis اور سویٹاس Civitas سے اخذ کیا گیا ہے۔ جن کے معنی بالترتیب شہری اور شہر (ریاست) کے ہیں۔ عربی زبان میں علم شہریت کو ”مدنیت“ کہا جاتا ہے۔ جسکے معنی رہنے کی جگہ، بستی یا شہر (ریاست) کے ہیں۔ چنانچہ ”علم شہریت“ سے مراد ایسا علم ہے جو شہری اور شہر (ریاست) کے معاملات سے بحث کرتا ہو۔

شہری کی تعریف: (Citizen)

”شہری“ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی ملک یا ریاست کا قانونی و آئینی باشندہ ہو اور اسے اس ملک یا ریاست کے قانونی و آئینی حقوق و فرائض حاصل ہوتے ہیں۔

شہریت کی تعریف: (Citizenship)

شہریت کا مطلب، کسی شہری کا کسی ملک یا ریاست کا باقاعدہ شہری ہونا اور اس ملک کے قانون و آئین کے تحت حقوق و فرائض رکھنا ہے۔ شہریت بطور مضمون کے وہ ”علم جس میں شہریوں کے حقوق، ذمہ داریاں اور حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات کا مطالعہ کیا جاتا ہے کو شہریت کہتے ہیں۔

- ۱: شہریت دراصل ”حکومت اور شہریوں کے تعلق کو سمجھنے کا علم ہے۔“ (پروفیسر عمران)
- ۲: ”علم شہریت میں شہریوں کے حقوق و فرائض کا مطالعہ کیا جاتا ہے،“ (آکسفورڈ کشٹری)
- ۳: ”علم شہریت ایسا معاشرتی علم ہے جو صرف شہریوں کی زندگی اور انکے مسائل سے تعلق رکھتا ہے،“ (پروفیسر پیٹر گیدیز)
- ۴: ”علم شہریت انسانی علوم کا وہ مفید شعبہ ہے جو شہری کی زندگی کے ہر پہلو سے بحث کرتا ہے خواہ اس کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل سے ہو یا اس کی نوعیت مقامی، قومی اور بین الاقوامی ہو،“

شہریوں کے باہمی میل ملاپ، سرگرمیاں / ذمہ داریاں: (Civic Engagement)

شہری شرکت (Civic Engagement) یا شہریوں کا آپس میں تعاون، میل ملاپ یا باہمی سرگرم عمل ہونے کا مطلب ہے کہ ”ایک ایسا عمل جس میں افراد اپنے معاشرے یا کمیونٹی کی بہتری کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ یہ عوامی معاملات میں حصہ لینے، سیاسی یا سماجی مسائل پر رائے دینے، اور ملک یا معاشرتی ترقی کے لیے عملی اقدامات میں بھرپور حصہ لینے کا عمل ہے۔ شہری شرکت میں ووٹ دینا، احتجاج کرنا، رضا کارانہ طور پر خدمات فراہم کرنا، اور کمیونٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شامل ہو سکتا ہے۔ اس کا مقصد معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور بہتر شہری بنانا ہے۔ مختصر یہ کہ ”شہری شرکت“ کا مطلب ہے کہ افراد اپنے معاشرے کی بہتری کے لیے فعال طور پر حصہ لیں، جیسے کہ ووٹ دینا، عوامی مسائل پر رائے دینا، یا کمیونٹی کی ترقی میں کردار ادا کرنا۔ یہ عمل شہریوں کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور معاشرتی تبدیلی میں حصہ ڈالنے کی کوشش کا عمل ہے۔“

شہری باہمی تعاون و شراکت کی تاریخی اہمیت: (Historical Evolution of Civic Participation)

”شہری“ وہ فرد ہوتا ہے جو کسی خاص ملک یا ریاست کا کرن ہو اور جو اپنے حقوق و فرادیات کا استعمال کرتے ہوئے ملک کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے۔ شہری کسی ملک کے معاشرتی قوانین، آئین، اور دیگر حکومتی اداروں سے جڑا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، شہری اپنے ملک کی ترقی اور فلاج و بہبود میں بھی فعال کردار ادا کرتا ہے۔ شہریوں کی بنیادی ذمہ داریوں میں ملک کے قوانین کی پیروی کرنا، انتخابات میں حصہ لینا، اور اپنی کمیونٹی کی بہتری کے لئے کام کرنا شامل ہیں۔

شہری شراکت کی تاریخ:

شہریوں کی اپنے معاشرے اور ریاست میں سیاسی اور سماجی معاملات میں حصہ لینے کی تاریخ قدیم دور سے شروع ہوتی ہے، جب انسانوں

نے اپنے معاشروں میں گروہی یا قبیلہ کی سطح پر انتظامی معاملات میں حصہ لیکر فیصلے کرنے شروع کیے۔ شہریوں کی شراکت کا عمل وقت کے ساتھ ساتھ سیاسی، سماجی، اور اقتصادی سمیت مختلف شعبوں میں بڑھا۔

1: قدیم دور: قدیم یونان کے شہر ایتھیز میں شہریوں کو سیاست میں حصہ لینے کا ایک منفرد موقع دیا گیا۔ ایتھیز کی ”ایکلسیہ“ (Ekklesia) اسمبلی میں شہریوں کو آزادانہ طور پر رائے دینے کا حق تھا، لیکن اس میں حصہ لینے کے لئے صرف آزاد اور بالغ مرد شہریوں کو باجاز تھی۔ اس دور میں شہریوں کی سیاسی شرکت کا عمل رضا کار انہ تھا اور ان کے حقوق کو قانون کے تحت تحفظ حاصل تھا۔ اسی طرح سماجی طور پر بھی، قدیم ایتھیز میں شہریوں کی ایک جماعت تھی جو اپنی کمیونٹی کی فلاج و بہبود کے لیے اجتماعی فیصلوں میں حصہ لیتی تھی۔ سماجی انصاف اور تعلقات کے بنیادی اصول شہریوں کے ذریعے طے پائے جاتے تھے، اور شہریوں کو اپنی علاقوں میں ملکہ کمیونٹیز میں مختلف سماجی مسائل پر بحث کرنے کا موقع ملتا تھا۔

2: سلطی میں حکومتی معاملات اور ریاست بارے فیصلہ کرنے کا اختیار زیادہ تر با دشہوں اور مذہبی رہنماؤں کے پاس تھا، جس میں شہریوں کی سیاسی شرکت کی حدود مدد و تحسیں تاہم، سماجی سطح پر شہریاگواں کی کمیٹیاں تشکیل پاتی تھیں جن میں مختلف امور پر بات کی جاتی تھی، جیسے پانی کی فراہمی، صفائی، یامقامی عدالتوں میں مقدمات کا فیصلہ۔ سیاسی سطح پر شہریوں کی شرکت ایک سطحی عمل بن چکی تھی، مگر سماجی معاملات میں افراد کا باہمی تعاون اور معاشرتی ذمہ داریوں کا اہتمام جاری تھا۔

3: جدید دور: 18 ویں اور 19 ویں صدی میں ”فرانسیسی انقلاب“ اور ”امریکی انقلاب“ جیسے واقعات نے شہریوں کو سیاسی آزادی اور ووٹ دینے کے حق سے نوازا۔ ان انقلابات کے نتیجے میں سیاسی اور سماجی دونوں سطحوں پر شہریوں کی ریاستی و معاشرتی معاملات میں شرکت میں اضافہ ہوا۔ یہ وہ دور تھا جب ”جمهوریت“ کے اصول زیادہ تر ممالک میں رانچ ہوئے اور شہریوں کی سیاسی و سماجی ذمہ داریوں کو تسلیم کیا گیا۔ سماجی سطح پر، شہریوں نے مختلف ”سماجی تحریکوں“ جیسے ”خواتین کے حقوق“، ”نسلی مساوات“ اور ”مزدور کے حقوق“ کے لئے آواز بلند کی۔ ان تحریکوں نے نہ صرف سیاسی بلکہ سماجی تبدیلیاں بھی لائیں، جیسے کہ خواتین کو ووٹ دینے کا حق، نسلی امتیاز کے خلاف قوانین کی تشکیل اور مزدوروں کے لیے سہولتیں اور بہتر کام کی شرائط وغیرہ۔

4: 20 ویں صدی سے اب تک: بیسویں صدی میں شہریوں کی ریاستی سیاسی معاملات اور سماجی سرگرمیوں کی شرکت میں مزید اضافہ ہوا۔ شہریوں نے ”سوشل میڈیا“ اور ”آن لائن پلیٹ فارمز“ کے ذریعے نہ صرف سیاسی مسائل پر رائے دی بلکہ سماجی مسائل جیسے ”تعلیمی موقع، صحت کی سہولتیں، اور غربت کے خاتمے“ کے لئے بھی آواز اٹھائی۔

آج کے دور میں شہری نہ صرف سیاسی انتخابات میں حصہ لیتے ہیں بلکہ سماجی سرگرمیوں میں بھی مؤثر اور فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ شہر کے مختلف عوامی فورمز پر شہری اپنی کمیونٹی کی فلاج و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں، جیسے ”تعلیمی منصوبوں میں حصہ لینا“، ”خود اعتمادی کے پروگرام“ یا ”محولیاتی تحفظی کی مہمات“۔

شہریت کی اقسام (Types of Citizenship)

شہریت کے لفظ کو ہم ایک شہری کی رکنیت کے لحاظ سے بیان کر سکتے ہیں۔ ایک شہری یہک وقت ایک معاشرے اور ریاست کا رکن ہوتا ہے اس لئے ہم پہلے شہری کی شہریت بطور ایک معاشری شہری ہونے کے اس کی اقسام کا مطالعہ کرتے ہیں اسکے بعد ایک شہری جو کہ ایک ریاست کا شہری بھی ہوتا ہے اس کی اقسام کا مطالعہ کریں گے۔ یاد رہے کہ ریاستی شہریت ایک قانونی حیثیت ہے، جبکہ کمیونٹی شہریت ایک سماجی اور اخلاقی عہدہ / ممبر شپ ہے۔

A: ریاستی شہریت (State Citizenship)

ریاستی شہریت کا مطلب کسی خاص ملک کا قانونی طور پر شہری ہونا ہے۔ اس شہریت کے ساتھ آئینی و قانونی حقوق اور ذمہ داریاں جڑی ہوتی ہیں، جیسے ووٹ کا حق، کام کرنے کا حق، اور لیکن ادا کرنے کا فرض۔ ریاستی شہریت حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں:

1: خون کا حق (Sanguinis Jus): اس اصول کے تحت، ایک بچے کے والدین جس کسی ملک کے شہری ہونے تو وہ بچہ بھی اس ملک کا شہری ہوتا ہے۔ خون کے حق کے تحت شہریت ملنے کا اصول پوری دنیا کے ممالک میں یکساں پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر پاکستانی والدین کے

چھ بیرون ملک پیدا ہوتا ہے، تو وہ پیدا ہونے والا بچہ ”خون کے حق“ کے شہریت کے اصول کے تحت پاکستان کا شہری ہو گا۔

2: زمین کا حق (SoliJus): شہریت کے اس اصول کے تحت، اگر کوئی بچہ کسی خاص ملک کی سر زمین میں پیدا ہوتا ہے، تو وہ اسی ملک کا شہری تصور ہوتا ہے، اگرچہ اس بچے کے والدین اس ملک کے شہری نا بھی ہوں تو بھی اس زمین پر پیدا ہونے والے بچے کو اسی ملک کی شہریت کا حق ملک جاتا ہے۔ مثال: اگر کوئی بچہ امریکہ میں پیدا ہوتا ہے، تو وہ امریکی شہری ہو گا۔ اگرچہ اس کے والدین پاکستانی شہری ہوں جبکہ ان کے پاس امریکی شہریت نہیں ہے۔ زمین کی حق شہریت کا اصول پاکستان میں نافذ نہیں ہے۔

3: اختیاری شہریت (Naturalization): اس عمل میں، ایک غیر ملکی شہری کسی ملک کی شہریت حاصل کرنے کے لیے طے کردہ قانونی طریقہ کا اختیار کرتا ہے۔ مثال: ایک ب्रطانوی شہری پاکستان کی شہریت حاصل کرنے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ اس طرح ایک پاکستانی شہری برطانیہ کی شہریت اختیار کرنے کے لئے وہاں کے قانونی طے شدہ طریقہ کا رسم گزرتا ہے۔

4: اعزازی شہریت (Honorary): یہ ایک اعزازی ہے جو کسی ملک کی حکومت کسی غیر ملکی شخص کو اس کی خدمات یا کامیابیوں کے اعتراف میں عطا کرتی ہے۔ مثال: کئی ممالک نے مشہور شخصیات کو اپنے ملک کی اعزازی شہریت دی ہے۔ جیسے برطانیہ نے افریقہ کے مشہور اہم نیشن منڈیا کو اپنے ملک کی شہریت اعزازی طور پر عطا کی ہے۔

5: دو ہری شہریت (Dual Citizenship): کچھ لوگ ایک وقت میں دو یادو سے زیادہ ممالک کی شہریت رکھ سکتے ہیں۔ مثال: ایک شخص پاکستانی اور ب्रطانوی دونوں شہری ہو سکتا ہے۔

B: کیونٹی شہریت (Community Citizenship)

کیونٹی شہریت کا مطلب کسی شخص کی اپنی مقامی کیونٹی میں شمولیت اور شرکت ہے۔ اس میں پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنا، رضا کارانہ کرنا اور کیونٹی کی بہبود میں حصہ لینا شامل ہے۔ کیونٹی شہریت کا مختلف اقسام ہیں:

1: فعال شہریت (Active Citizenship): فعال شہریت کا مطلب کا ایک شہری کا اپنے معاشرے میں بھرپور فعال کردار ادا کرنا اور معاشرتی معاملات میں بھرپور سرگرم حصہ لینا ہے۔ اس میں ووٹ ڈالنا، رضا کارانہ فلاجی کام کرنا، احتجاج کرنا اور کیونٹی سرگرمیوں میں حصہ لینا شامل ہے۔

2: شرکت کنندہ شہریت (Participatory Citizenship): شرکت کنندہ شہریت کا مطلب ایک شہری کا کیونٹی کو متاثر کرنے والے فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لینا ہے۔ اس میں کیونٹی بورڈز میں خدمات انجام دینا، عوامی مشاورت میں شرکت کرنا اور پالیسی تبدیلیوں کی وکالت کرنا شامل ہے۔

3: ڈیجیٹل شہریت (Digital Citizenship): ڈیجیٹل شہریت کا مطلب ایک شہری کا اپنی کیونٹی، معاشرے اور ریاست کے معاملات کے ساتھ آگاہ رہنے اور اپنا کردار ادا کرنے کے لئے میکنالوجی کا ذمہ دارانہ اور اخلاقی استعمال کرنا ہے۔ اس میں آن لائن ضوابط کی پاسداری، باہمی حفاظت اقدامات اپنانا (پاس ورڈز)، ڈیجیٹل خواندگی اور آن لائن آداب شامل ہیں۔

4: محولیاتی شہریت (Citizenship Environmental): یہ شہریت ایک شہری کو پابند کرتی ہے کہ وہ اس دنیا کا باشندہ ہونے کے نالے اس زمین اور اپنے ملک کے محول و فضائی تھنھی میں اپنا کردار ادا کرے اور اس اس کو آلوہ ہونے اور ضائع ہونے پر بچائے۔ شہری کی یہ حیثیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ شہری اپنے محول کے تھنھی کے لیے اقدامات کریں، جیسے پانی کی بچت، درخت لگانا، اور کچرے کی مناسب طریقے سے تلفی۔ مثال: - پاکستان میں "کلین گرین پاکستان" مہم میں حصہ لینے والے افراد محولیاتی شہریوں کی ایک مثال ہیں۔ کراچی میں کچرے اٹھانے اور ری سائیکلنگ کے منصوبے چلانے والے شہری بھی اس زمرے میں آتے ہیں۔

5: معاشی شہریت (Citizenship Economic): یہ شہریت ایک شہری کے معاشی کردار اور ملکی ترقی میں اس کی شرکت پر زور دیتی ہے۔ شہری کو اپنی کیونٹی اور ملک کی معيشت کو مستحکم بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے حصہ لینا ہوتا ہے، جیسے روزگار، ٹکس، یا سرمایہ کاری کے ذریعے۔ یہ شہریت فلاجی سرگرمیوں کے ذریعے کیونٹی کی معاشی حالت بہتر بنانے سے بھی جڑی ہے۔ مثال: ایک چھوٹا کاروباری شخص جو مقومی سطح پر ملازمت کے موقع فراہم کرتا ہے، ایک مثالی معاشی شہری ہے۔ بیرون ملک پاکستانی اپنی ترسیلات زر کے ذریعے پاکستانی معيشت کی مدد کرتے

ہیں۔

6: سیاسی شہریت (Citizenship Political) : یہ شہریت کسی شہری کی سیاسی سرگرمیوں اور فیصلوں میں شمولیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس میں ووٹ ڈالنا، احتجاج کرنا، پالیسی سازی میں حصہ لینا، اور جمہوری عمل میں شریک ہونا شامل ہے۔ سیاسی شہریت شہری کو اپنے حقوق اور فرائض کے بارے میں شعور دیتی ہے اور اسے اپنی کمیونٹی کے لیے آواز اٹھانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ مثال: پاکستان میں وہ شہری جو انتخابات میں ووٹ دیتے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے ذریعے کمیونٹی کے مسائل اجاگر کرتے ہیں، سیاسی شہریت کی مثال ہیں۔

7: تعلیمی شہریت (Citizenship Educational) : یہ شہریت تعلیم کے ذریعے کمیونٹی کی ترقی میں کردار ادا کرنے پر مرکوز ہے۔ ایک شہری اپنی تعلیم کے ذریعے صرف اپنی زندگی بہتر بناتا ہے بلکہ کمیونٹی کے دیگر افراد کے لیے بھی راہ ہموار کرتا ہے۔ تعلیمی شہریت میں دیگر لوگوں کو تعلیم فراہم کرنے یا انہیں شعور دینے کے لیے اقدامات شامل ہیں۔ مثال: وہ افراد جو یہاں میں اسکول قائم کرتے ہیں یا پڑھائی کے لیے رضا کارانہ خدمات فراہم کرتے ہیں، تعلیمی شہری کہلاتے ہیں۔ پاکستان میں ٹیچرز اور تعلیمی رضا کار اس کی عمدہ مثال ہیں۔

8: مذہبی شہریت (Citizenship Religious) : یہ شہریت مذہبی بینادوں پر کمیونٹی میں ہم آہنگی اور خیر سگالی کو فروغ دیتی ہے۔ شہری اپنے مذہب کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کی مدد اور کمیونٹی کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں۔ مذہبی شہریت مختلف عقائد کے لوگوں کے ساتھ برداشت اور محبت کو فروغ دیتی ہے۔ مثال: پاکستان میں مساجد اور چرچ کمیونٹیز کے رفاهی کام، جیسے غربیوں کو کھانا کھلانا یا فلاہی اسکول چلانا، مذہبی شہریت کی مثال ہیں۔

9: ثقافتی و راثتی شہریت (Citizenship Heritage Cultural) : یہ شہریت اپنی ثقافتی ورثتے کو حفظ کرنے اور اسے نئی نسلوں تک پہنچانے پر مبنی ہے۔ شہری اپنی ثقافت اور ورثتے کے تحفظ کے ذریعے کمیونٹی کی شاخت برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ اس میں تہواروں، روایات، اور تاریخی مقامات کے تحفظ میں شمولیت شامل ہے۔ مثال: پاکستان میں لوک موسيقی، دستکاری، اور تہواروں کا فروغ، جیسے سنہری اجرک کا استعمال یا بلوچی لباس، ثقافتی و راثتی شہریت کا حصہ ہیں۔

10: خدماتی شہریت (Citizenship Oriented-Service) : یہ شہریت عوامی خدمت کے ذریعے کمیونٹی کی فلاج و بہبود کو فروغ دیتی ہے۔ خدماتی شہری وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی کمیونٹی کی بھلائی کے لیے رضا کارانہ یا پیشہ ورانہ خدمات انجام دیتے ہیں، جیسے صحت یا سیکورٹی کے شعبے میں کام کرنا۔ مثال: ڈاکٹروں اور نرسوں کا COVID-19 جیسی وبا کے دوران کمیونٹی کی خدمت کرنا خدماتی شہریت کی ایک نمایاں مثال ہے۔ خلاصہ: شہریت کے مختلف پہلو اور اقسام ایک شہری کی قانونی، سماجی، ثقافتی، اور عملی حیثیت کو واضح کرتے ہیں۔ ایک مثالی شہری وہ ہے جو اپنی کمیونٹی کے تمام پہلووں میں متحرك ہو کر معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

جمہوریت اور شہریت کے درمیان تعلق: (Relationship between Democracy and Citizenship)

تعارف: جمہوریت اور شہریت ایک دوسرے سے گہر اتعلق رکھتے ہیں۔ جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے اور حکومتی فیصلوں میں حصہ لینے کا حق ہوتا ہے، جبکہ شہریت ایک شہری کی وہ ریاستی حیثیت ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ایک فرد ریاست کا حصہ ہے اور اسے ریاست کی طرف سے تمام حقوق اور فرائض دیے گئے ہیں۔ اس طرح جمہوریت میں ایک شہری کو ووٹ دینے، اپنی رائے کا اظہار کرنے، اور حکومتی پالیسیوں پر اثر ڈالنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح، شہریوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تو اپنی کی پابندی کریں، ٹکس ادا کریں، اور سماج کی بھلائی کے لیے کام کریں۔ جمہوریت کی کامیابی شہریوں کے فعال سیاسی کردار پر منحصر ہوتی ہے۔ مثال: پاکستان میں جمہوری نظام میں شہریوں کو ووٹ کا حق حاصل ہے۔ 2018ء کے انتخابات میں پاکستانی شہریوں نے اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہوئے حکومت تشکیل دی۔ مزید یہ کہ "سیپیزین پورٹل" جیسی سہولیات شہریوں کو حکومتی معاملات میں اپنی رائے دینے اور مسائل اجاگر کرنے کا موقع دیتی ہیں، جو جمہوریت کی عملی شکل ہے۔ اس طرح جمہوریت شہریوں کو حقوق دیتی ہے، اور شہری اپنی ذمہ داریوں کو نجھا کر جمہوریت کو مضمبوط بناتے ہیں۔ ایک فعال اور ذمہ دار شہری جمہوری نظام کے استحکام اور ترقی کے لیے اہم ہوتا ہے۔

ایک شہری کے جمہوری حقوق و فرائض:

جمہوری نظام حکومت میں شہریوں کے حقوق اور فرائض ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ حقوق ایک شہری کو وہ آزادی اور موقاً

فراتھم کرتے ہیں جو جمہوری معاشرے میں زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں، جبکہ فرائض اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ شہری اپنے معاشرے اور ریاست کے استحکام اور ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایک شہری کے جمہوری حقوق و فرائض ذیل ہیں۔

جمہوری حقوق:

1: ووٹ کا حق: جمہوری نظام میں شہریوں کو اپنے حکمران منتخب کرنے کے لیے ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان میں ہر 18 سال سے زیادہ عمر کا شہری انتخابات میں ووٹ دے سکتا ہے۔

2: آزادی اظہار رائے: جمہوری نظام میں شہری اپنے رائے کھل کر ظاہر کر سکتے ہیں، چاہے وہ حکومت کی حمایت ہو یا مخالف۔ امریکہ میں شہری مظاہروں یا سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے رائے ظاہر کرتے ہیں۔

4: مساوی موقع کا حق: جمہوری نظام میں تمام شہریوں کو مساوی موقع فراتھم کیے جاتے ہیں، چاہے ان کا مذہب نسل، یا زبان کچھ بھی ہو۔ مثلاً پاکستان میں آئینہ ہر شہری کو تعلیم اور روزگار کے لیے مساوی موقع فراتھم کرتا ہے۔

5: قانونی تحفظ کا حق: ہر شہری کو قانون کے تحت بر احتفاظ حاصل ہے اور غیر قانونی کارروائیوں کے خلاف انصاف کا حق دیا جاتا ہے۔

6: تعلیم اور صحت کا حق: شہریوں کو بنیادی تعلیم اور صحت کی سہولتوں کا حق دیا جاتا ہے تاکہ وہ بہتر زندگی گزار سکیں۔ پاکستان میں "بینظیر انکم سپورٹ پروگرام" اور امریکہ میں Affordable Care Act جیسے پروگرام شہریوں کے حقوق کی مثال ہیں۔

جمہوری فرائض:

1: ووٹ ڈالنا: بطور یا سی شہری ایک شہری پر لازم ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لے کر اپنے نمائندے منتخب کرے۔ مثال: پاکستان میں کئی لوگ انتخابات میں ووٹ ڈالنے سے گریز کرتے ہیں، جو جمہوری نظام کو کمزور کر سکتا ہے۔

2: قوانین کی پابندی: شہریوں کو ریاست کے قوانین کی پابندی کرنی چاہیتے تاکہ معاشرہ منظم رہے۔

5: نکیس ادا کرنا: ہر شہری پر فرض ہے کہ وہ ریاست کو نکیس ادا کرے تاکہ حکومتی منصوبے اور خدمات چلانی جاسکیں۔ مثال: پاکستان اور امریکہ میں شہریوں کے ادا کردہ نکیس سڑکوں، اسکلووں، اور صحت کے منصوبوں پر خرچ ہوتے ہیں۔

4: جمہوری عمل میں شرکت: شہریوں کو نہ صرف انتخابات بلکہ سماجی مسائل پر بھی متحرک رہنا چاہیے، جیسے مقامی سطح کے فیصلوں میں حصہ لینا۔

5: دیگر شہریوں کے حقوق کا احترام: شہریوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیں۔

6: قومی مفادات کا تحفظ: شہریوں کو ریاست کے مفادات کے تحفظ کے لیے کام کرنا چاہیے، جیسے عوامی املاک کی حفاظت اور قدرتی وسائل کا خیال رکھنا۔

مشقی سوالات.....

مختصر سوالات:

1. شہری اور شہریت کا کیا مطلب ہے؟

2. شہری باہمی میل جوں کیوں اہم ہے؟

3. شہریت کی کتنی اقسام ہیں؟

4. جمہوریت اور شہریت کے درمیان کیا تعلق ہے؟

5. شہری شمولیت کی ایک تاریخی مثال بیان کریں۔

تفصیلی سوالات:

1. شہری، شہریت اور شہری باہمی میل جوں کا مفصل تعارف پیش کریں۔

2. شہری باہمی تعاون اور شراکت کی تاریخی اہمیت کو وضاحت سے بیان کریں۔

3. شہریت کی اقسام (فعال، شریک، ڈیجیٹل، وغیرہ) کو تفصیل سے بیان کریں اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

4. جمہوریت اور شہریت کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں، جمہوری نظام میں ایک مثالی شہری کی خصوصیات بیان کریں۔

باب نمبر 2: شہری اور شہریت (Civics and Citizenship)

شہری، شہریت اور شہری تعاون، سرگرمیوں کے تصورات:

(Concepts of civics, citizenship, and civic engagement.)

سوکس اور اس کا تصور (Civics and It's Concept): اس علم کو کہتے ہیں جو شہریوں کے حقوق، فرائض، اور حکومت کے کام کرنے کے طریقہ کا کوسمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کو ایک ذمہ دار شہری بنانا ہے۔ شہریت ایک ایسا علم جو کسی شہری کا کسی ملک یا ریاست کا با قاعدہ شہری ہونا اور اس ملک کے قانون و آئین کے تحت حقوق و فرائض رکھنا نے کام طالعہ کیا جاتا ہے۔ شہریت دراصل "حکومت اور شہریوں کے تعلق کو سمجھنے کا علم ہے۔ اس کی بنیاد قدریم یونان اور روم کے زمانے میں رکھی گئی تھی، جہاں شہریوں کو ان کی حکومت کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دی جاتی تھی۔ قدیم یونان میں سوکس کا آغاز ہوا، جہاں شہریوں (صرف مرد شہریوں) کو ریاستی امور، جیسے قانون سازی اور پالیسی سازی، میں شامل ہونے کا حق حاصل تھا۔ یہ تصور جمہوریت کی بنیاد بنا۔ اسی طرح رومن سلطنت میں روم میں سولیت کو مزید ترقی ملی، جہاں قانون اور شہری حقوق کے اصول واضح کیے گئے، جیسے کہ "روم سٹیزن شپ"۔ آج کے جدید دور میں سوکس کا جدید تصور اٹھا رہا ہو یہ اور انیسویں صدی میں جمہوری حکومتوں کے قیام کے ساتھ اٹھرا، جب تعلیم کے ذریعے لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سکھانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

شہریت اور اس کا تصور (Citizenship and it's Concept): شہریت اس حیثیت کو کہتے ہیں جو ایک فرد کسی ریاست کا قانونی رکن بناتی ہے۔ اس میں شہری کے حقوق، جیسے ووٹ دینا اور آزاد زندگی گزارنا، اور فرائض، جیسے قوانین کی پابندی اور لیکس دینا، شامل ہیں۔ شہریت کا مطلب، کسی شہری کا کسی ملک یا ریاست کا با قاعدہ شہری ہونا اور اس ملک کے قانون و آئین کے تحت حقوق و فرائض رکھنا ہے۔ اس تصور کا آغاز بھی قدیم یونان اور روم سے ہوا، جہاں شہریوں کو اپنی ریاست کی ترقی کے لیے کردار ادا کرنے پر زور دیا جاتا تھا۔ قدیم یونان اور روم میں جہاں صرف چند لوگوں کو شہری تسلیم کیا جاتا تھا اور انہیں مخصوص حقوق دیے جاتے تھے، جیسے کہ ووٹ ڈالنا اور ریاستی معاملات میں حصہ لینا۔ پھر قرون وسطی کے دور میں شہریت کا تصور محدود ہو گیا اور زیادہ تر طاقت بادشاہوں یا اشراطیہ کے ہاتھ میں رہی۔ لیکن اب جدید دور میں صنعتی انقلاب اور قومی ریاستوں کے قیام کے ساتھ، شہریت کا تصور عوامی حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ جڑا، جس میں سب کو مساوی حقوق دینے کی بات کی گئی۔ **شہری شراکت داری/شمولیت اور اس کا تصور (Civics Engagement):** شہری شمولیت سے مراد وہ عمل ہے جس میں لوگ اپنے سماج کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں، جیسے ووٹ ڈالنا، کمیونٹی کے مسائل حل کرنا، یا سماجی خدمات میں حصہ لینا۔ اس کا مقصد معاشرے میں ثابت تبدیلیاں لانا ہے۔ شہری شرکت (Civic Engagement) یا شہریوں کا آپس میں تعاون، میل ملاپ یا باہمی سرگرمی عمل ہونے کا مطلب ہے کہ ایسا عمل جس میں افراد اپنے معاشرے یا کمیونٹی کی بھتیری کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ یہ عوامی معاملات میں حصہ لینے، سیاسی یا سماجی مسائل پر رائے دینے، اور ملک یا معاشرتی ترقی کے لیے عملی اقدامات میں بھرپور حصہ لینے کا عمل ہے۔ شہری شرکت میں ووٹ دینا، احتجاج کرنا، رضا کارانہ طور پر خدمات فراہم کرنا، اور کمیونٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شامل ہو سکتا ہے۔ اس کا مقصد معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور بھتر شہری بنانا ہے۔ اس تصور کی جڑیں جمہوری معاشروں میں ہیں، جہاں ہر فرد کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان کے فیصلے ریاست کے نظام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ قدیم جمہوریتوں میں شہری شمولیت کی ابتدایوناں کی "ایتھنز" جمہوریت سے ہوئی، جہاں شہری کھلی جالس (Assembly) میں بحث کرتے اور فیصلے کرتے تھے۔ اس کے بعد سماجی تحریکوں کا دور شروع ہوا۔ وقت کے ساتھ، خاص طور پر انیسویں اور بیسویں صدی میں مختلف تحریکوں (جیسے حقوق نسوان، نسلی برابری) نے شہری شمولیت کو ایک وسیع دائرہ دیا، جہاں لوگ اپنے سماج کی بھتیری کے لیے متحرک ہوئے۔ جدید جمہوری دور میں آج، شہری شمولیت میں ووٹ ڈالنے سے لے کر سوچ میڈیا پر اپنی رائے ظاہر کرنے تک ہر قسم کی سرگرمیاں شامل ہیں، جو جمہوری نظام کو مضبوط بناتی ہیں۔

خلاصہ: یہ تصورات قدیم معاشروں کے شہری حقوق اور فرائض کی بنیاد سے شروع ہوئے اور آج کے جمہوری نظاموں تک پہنچے ہیں، جہاں ہر فرد کو اہمیت دی جاتی ہے اور وہ سماج میں اپنی شمولیت سے تبدیلی لاسکتا ہے۔

جدید دور میں معاشرے اور شہریت کی بنیادیں (Foundation of Modern Society and Citizenship)

جدید معاشرے کی بنیاد ان اصولوں اور اقدار پر ہے جو انصاف، مساوات، آزادی، اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بناتے ہیں۔ شہریت ان اصولوں کا عملی اظہار ہے، جہاں فرد کو حقوق اور فرائض کے ساتھ ایک فعال حصہ دار بنایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ جدید دور میں ریاستوں کے آئینوں وہ بنیادیں فراہم کرتے ہیں جو جدید معاشروں کو استحکام، ترقی، اور انصاف کی جانب لے جاتی ہیں۔ آئین نہ صرف شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے بلکہ ان کی ذمہ داریوں کا تعین بھی کرتا ہے۔ مختلف ریاستوں میں ان بنیادوں کے اظہار میں فرق ہو سکتا ہے، لیکن ان کا مقصد مشترک ہوتا ہے۔ ذیل میں جدید دور کے معاشرے اور شہریت کی مضبوط بنیادوں کو بیان کیا جا رہا ہے۔

1: آئین و قانون کی حکمرانی: آئین کسی ریاست کے تمام قوانین، پالیسیوں، اور حکومتی اقدامات کا بنیادی مأخذ ہوتا ہے۔ اسی طرح جدید دور میں ریاست اور اس کے معاشروں کی بنیاد جس پہلے اصول پر قائم ہوئی ہے وہ قانون کی حکمرانی ہے۔ تمام افراد قانون کے تابع ہیں، چاہے وہ عام شہری ہوں یا حکمران۔ مثال: پاکستان کا آئین 1973 شہریوں کے حقوق اور حکومت کے دائرہ کارکاعین کرتا ہے۔ جبکہ برطانیہ میں "رول آف لا" کے ذریعے ہر شخص کے لیے مساوی انصاف فراہم کیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں تحریری آئین نہ ہونے کے باوجود آئینی روایات موجود ہیں، جبکہ امریکہ کا آئین 1789 ریاستی اور شہری حقوق کو واضح کرتا ہے۔

2: آزادی اور حقوق: جدید دور میں ہر شہری کو آزادی اظہار، مذہب، تعلیم، اور معاشری مواقع کا حق حاصل ہے۔ مثال: امریکہ میں "بل آف رائٹس" ہر شہری کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔

3: جمہوریت: عوام کو حکومت کے انتخاب اور پالیسیوں میں حصہ لینے کا حق دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر بالغ شہری ووٹ دینے کا اہل ہے، جبکہ برطانیہ میں پارلیمنٹی نظام عوامی نمائندگی پر مبنی ہے۔

5: مساوات: جدید معاشرہ ہر فرد کو مساوی موقع فراہم کرتا ہے، چاہے ان کا مذہب، نسل، یا جنس کچھ بھی ہو۔ مثال: پاکستان میں آئین تمام شہریوں کو برابر کے حقوق دیتا ہے، جبکہ امریکہ میں "سیبول رائٹس ایکٹ" مساوات کو یقینی بناتا ہے۔

6: تعلیم اور شعور: جدید معاشرہ تعلیم کو شہری شعور پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں شہریوں کو معیاری تعلیم فراہم کی جاتی ہے، جبکہ پاکستان میں تعلیمی اصلاحات پر زور دیا جا رہا ہے۔

7: بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت: شہریوں کو آزادی، مساوات، انصاف، اور تحفظ کے حقوق دیے جاتے ہیں۔ مثال: پاکستان میں آئین کے آڑکل 8 تا 28 بنیادی حقوق کو تحفظ دیتے ہیں، اور امریکہ کے "بل آف رائٹس" میں شہری آزادیوں کی ضمانت دی گئی ہے۔

7: سماجی انصاف اور فلاح و بہبود: ریاست معاشرتی برادری اور کمزور طبقات کی حمایت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ مثال: پاکستان میں آڑکل 38 سماجی انصاف اور غربت کے خاتمے پر زور دیتا ہے، اور برطانیہ میں "ولیفیر اسٹیٹ" کا تصور سماجی سہولیات کو یقینی بناتا ہے۔

8: مذہبی آزادی: شہریوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور عبادت کرنے کی آزادی دی جاتی ہے۔ مثال: پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں پر مبنی ہے لیکن اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ امریکہ میں آئین مذہب اور ریاست کو علیحدہ رکھتا ہے، اور شہری مذہبی آزادی کا حق رکھتے ہیں۔

7: عوامی شرکت: شہریوں کو حکومت سازی اور پالیسی سازی میں حصہ لینے کے موقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ مثال: پاکستان میں جمہوری انتخابات کے ذریعے عوامی نمائندگی کو یقینی بنایا جاتا ہے، اور امریکہ میں شہری مقامی اور قومی سطح پر پالیسی سازی میں متحرک کردار ادا کرتے ہیں۔

8: صوبائی خود مختاری: ریاستوں کے آئین وفاقی ڈھانچے کے ذریعے مختلف علاقوں کو خود مختاری فراہم کرتے ہیں۔ مثال: پاکستان میں آئین صوبوں کو خود مختاری دیتا ہے، جبکہ امریکہ میں "فیڈرل سسٹم" ہر ریاست کو اپنے قوانین بنانے کی آزادی دیتا ہے۔

9: عدالتی کی آزادی: ایک آزاد عدالیہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت اور آئین کی تشرع کرتی ہے۔ مثال: پاکستان میں سپریم کورٹ آئین کی نگہبان ہے، اور امریکہ میں سپریم کورٹ آئینی مسائل پر فیصلہ کرتی ہے۔

10: مساوات اور عدم تفریق: شہریوں کے ساتھ جنس، مذہب، زبان، نسل کی بنیاد پر کسی قسم کا احتیاز نہیں کیا جاتا۔ مثال: پاکستان میں آڑکل 25 ہر شہری کو مساوات کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ برطانیہ اور امریکہ میں انسداد تفریق قوانین موجود ہیں۔

11: قومی یقینی: جدید ریاست میں آئین ریاست کی سالمیت اور قومی وحدت کو یقینی بناتا ہے۔ مثال: پاکستان کا آئین ریاست کی

خود مختاری اور سالمندی کو اولین ترجیح دیتا ہے۔ آئین ہی ایک ریاست میں مختلف قوموں کو، نسلوں کو اور مذہب رکھنے والوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا جو کہ آج کے جدید دور کے معاشرے کی بنیاد ہے۔

نتیجہ: جدید معاشرے اور شہریت کی بنیاد قانون، مساوات، آزادی، اور شعور پر ہے۔ پاکستان، برطانیہ، اور امریکہ میں ان اصولوں کی مختلف شکلیں ہیں، لیکن مقصد ایک ہی ہے: ایسا معاشرہ تکمیل دینا جہاں ہر شہری اپنے حقوق کے ساتھ ذمہ دار یوں کو بھی پہچانے اور ادا کرے۔ ریاستوں کے آئین جدید معاشرے اور شہریت کے لیے مستحکم بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ یہ بنیادیں شہریوں کو حقوق و فرائض کا شعور دیتی ہیں، جس سے نہ صرف ریاست مضبوط ہوتی ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی بھی فروغ پاتی ہے۔ پاکستان، امریکہ، اور برطانیہ کے آئین ان اصولوں کی عملی شکل ہیں، جو ہر شہری کو اپنی حیثیت پہچاننے اور بہتر کردار ادا کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

مشقی سوالات.....

مشقی سوالات:

1. شہری تعاون کا مطلب کیا ہے؟
2. شہریت کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟
3. شہری سرگرمیوں کی ایک مثال دیں۔
4. جدید دور میں معاشرے کی بنیادیں کیا ہیں؟

تفصیلی سوالات:

1. شہری، شہریت اور شہری تعاون و سرگرمیوں کے تصورات کی وضاحت کریں۔
2. جدید دور میں معاشرے اور شہریت کی بنیادوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

باب نمبر 3: ریاست، حکومت اور سو سائٹی (State, Government and Civil Society):

ریاست: ریاست زمین کا ایک خاص جغرافیائی علاقہ، جس کی باقاعدہ حد بندی کی گئی ہوا و جس پر ایک حکومت اپنی طاقت اور اختیار کے ذریعے نظم و نسق چلاتی ہے۔ اس علاقے میں رہنے والے لوگ اپنے حقوق و فرائض کو آئین اور قوانین کے تحت تسلیم کرتے ہیں۔ ریاست کی حدود داخلی اور خارجی طور پر خود مختار ہوتی ہے۔ ریاست کا مقصد اپنے شہریوں کو امن، انصاف، تحفظ اور ترقی فراہم کرنا ہوتا ہے۔

ریاست کے بنیادی عناصر میں آبادی، علاقے، حکومت اور اقتدار اعلیٰ/ خود مختاری شامل ہیں، جو ایک ریاست کی تشکیل کے لئے ضروری ہیں۔ ان عناصر کے ذریعے ریاست اپنے داخلی اور خارجی معاملات کو خود مختاری سے کنٹرول کرتی ہے۔

ریاست کے لازمی عناصر:

ریاست کے وجود کے لیے درج ذیل چار عناصر لازمی ہیں:

1: آبادی: ریاست کے لیے لوگوں کا ہونا ضروری ہے۔ یہ لوگ ریاست کے شہری کہلاتے ہیں اور ان کی تعداد کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ مثال: پاکستان کی آبادی تقریباً 24 کروڑ ہے، جبکہ ٹیکن سٹی دنیا کی سب سے کم آبادی والی ریاست ہے۔

2: علاقہ (زمین): ریاست کے لیے ایک مخصوص جغرافیائی علاقہ یا زمین کا ہونا ضروری ہے، جس میں زمین، پانی، اور فضائی حدود شامل ہیں۔ مثال: پاکستان کا رقبہ تقریباً 8 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔

3: حکومت: حکومت ریاست کا وہ ادارہ ہے جو قوانین بناتا، نافذ کرتا، اور انصاف فراہم کرتا ہے۔ یہ عوام کی نمائندگی کرتا ہے اور ریاست کے نظام کو چلانے کی ذمہ داری بھاتا ہے۔ مثال: پاکستان میں جمہوری حکومت ہے، جبکہ سعودی عرب میں بادشاہی نظام ہے۔

4: اقتدار اعلیٰ / خود مختاری: خود مختاری ریاست کی وہ خصوصیت ہے جس کے تحت وہ اپنے معاملات خود مختاری سے چلاتی ہے اور کسی بیرونی طاقت کے ماتحت نہیں ہوتی۔ مثال: پاکستان اپنی سرحدوں کے اندر مکمل طور پر خود مختار ہے، جبکہ فلسطین کی خود مختاری پر مسائل ہیں۔

پاکستان میں حکومت کا ڈھانچہ، افعال اور ذمہ داریاں

(Structure and Functions of Government of Pakistan)

پاکستان میں پارلیمانی نظام حکومت ہے۔ حکومت کا یہ نظام تین اداروں پر مشتمل ہے۔ مقتنه، عدالیہ اور انتظامیہ۔ مقتنه کا بنیادی کام قانونی سازی کرنا ہے۔ پاکستان میں مقتنه کے ادارہ کا نام پارلیمنٹ ہے، جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انتظامیہ جس کا بنیادی کام مقتنه کے بنائے ہوئے قانون پر عمل درآمد کو لیتی بنانا اور ریاستی نظام کو چلانا ہے۔ اس کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔ جو کہ مقتنه کا رکن ہوتا ہے۔ اسی طرح حکومت کا تیسرا ادارہ عدالیہ ہے جس کا بنیادی کام مقتنه کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق عوام کے حقوق کا تحفظ کرنا اور انصاف فراہم کرنا ہے۔ ذیل میں حکومت پاکستان کے ان تینوں اداروں کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔ ۱۔

جس میں مختلف ادارے اور حکومتی مشینی مل کر ملک کی انتظامیہ کو چلانے کا کام کرتے ہیں۔ اس کے اہم اجزاء میں صدر، وزیر اعظم، کابینہ، پارلیمنٹ، اور عدالیہ شامل ہیں۔ ہر ادارہ اپنی مخصوص کردار ادا کرتا ہے اور اس کے افعال مختلف ہوتے ہیں۔

حکومت کا ڈھانچہ:

1: مقتنه / پارلیمانی نظام کا ڈھانچہ اور فرائض (Structure of Legislature/Parliament of Pakistan):

پاکستان کا نظام حکومت پارلیمانی ہے۔ آئین پاکستان 1973ء کے حصہ دوم کے مطابق پاکستان کی مقتنه / پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور سینٹ (ایوان بالا)۔ پارلیمنٹ قوانین بناتی ہے اور حکومت کے کاموں کی نگرانی کرتی ہے۔ پارلیمنٹ میں عوام کے منتخب نمائندے عوام کے مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں اور قانون سازی کرتے ہیں۔

مقتنه / پارلیمنٹ کی ساخت: پاکستان کی پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے: ایوان بالا سینٹ اور ایوان زیریں قومی اسمبلی

: (National Assembly-House Lower)

یہ ایوان 342 ممبر ان پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں براہ راست عوامی ووٹ کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کا کام قوانین بنانا، حکومت کی پالیسیوں کی نگرانی کرنا اور وزیراعظم کو منتخب کرنا ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی کے منتخب ہونے کے بعد اس کی کارروائی کو حسن طریقے سے چلانے کے لیے اس کے اراکین اپنے اراکین میں سے ہی ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرتا ہے۔ وزیراعظم کی غیر موجودگی میں اسپیکر قومی اسمبلی قائم مقام جماعت کے اراکین کے اعتماد کے ووٹ سے منتخب ہوتا ہے۔ وزیراعظم کو قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی حزب اختلاف بھی ہوتا ہے۔

قومی اسمبلی کے اراکان کی تفصیل:

صوبے/علاء	جزل نشستیں	خواتین کی مخصوص نشستیں	کل نشستیں
بلوچستان	16	04	20
خیبر پختونخواہ	45	10	55
پنجاب	141	32	173
سندھ	61	14	75
وفاقِ اسلام	03	--	03
غیر مسلم مخصوص نشستیں	--	--	10
کل	266	60	336

قومی اسمبلی کے اختیارات و فرائض:

پاکستان میں قومی اسمبلی پارلیمنٹ کا ایک اہم حصہ ہے اور اسے ملک کی ملنگہ (Legislature) کا مرکزی ستون سمجھا جاتا ہے۔ یہ اسمبلی عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے اور آئین پاکستان کے تحت اس کے اہم اختیارات اور فرائض درج ذیل ہیں:

1: قانون سازی (Legislation): قومی اسمبلی کا نیادی فریضہ قوانین بنانا ہے۔ اسمبلی مختلف شعبوں میں نئے قوانین متعارف کراتی ہے، جیسے تعلیم، صحت، معیشت وغیرہ۔

اسی طرح پرانے قوانین میں ترمیم: موجودہ قوانین میں عوامی ضرورت کے مطابق ترمیم کی جاتی ہیں۔ مزید تمام مالیاتی اور نیکس سے متعلق قوانین صرف قومی اسمبلی کے ذریعے منظور ہوتے ہیں۔

2: بجٹ کی منظوری (Approval Budget): قومی اسمبلی کے اراکان ہر سال حکومت کے پیش کردہ بجٹ کا جائزہ لیتے ہیں۔ حکومت کی آمدنی اور اخراجات کی منظوری کے لیے بجٹ اسمبلی کے ووٹ سے پاس ہوتا ہے۔ اگر قومی اسمبلی بجٹ منظور نہ کرے تو حکومت ختم ہو سکتی ہے۔

3: حکومت کی نگرانی (Government of Oversight): قومی اسمبلی حکومت کے کاموں کی نگرانی کرتی ہے تاکہ عوام کے مفادات کا تحفظ ہو۔ سوالات اور بحث: اسمبلی کے اراکان حکومتی وزراء سے سوال کرتے ہیں اور مختلف پالیسیوں پر بحث کرتے ہیں۔ اسمبلی میں تحقیقاتی کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو مختلف معاملات کی تحقیقات کرتی ہیں۔ نیز عدم اعتماد کی تحریک کی صورت میں اگر حکومت اسمبلی کا اعتماد کھو دے تو وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو گھر جانا پڑ سکتا ہے۔

4: صدر کے انتخاب میں حصہ لینا (President of Election): قومی اسمبلی کے اراکین صدر پاکستان کے انتخاب میں حصہ لیتے ہیں۔ صدر کا انتخاب قومی اسمبلی، بینیٹ، اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے مشترکہ ووٹ سے ہوتا ہے۔

5: بین الاقوامی معاهدوں کی منظوری (Treaties International of Approval): قومی اسمبلی اہم بین الاقوامی معاهدوں، جیسے تجارتی یاد فاعی معاهدوں کی منظوری دیتی ہے۔

6: آئینی ترمیم کی منظوری (Amendments Constitutional of Approval): آئین میں کسی بھی ترمیم کے لیے

قومی اسمبلی کا کردار اہم ہے۔ آئین میں ترمیم کے لیے اسمبلی کے دو تھائی ارکان کی منظوری ضروری ہے۔

7: عوامی نمائندگی (PeopleofRepresentation): قومی اسمبلی عوام کے مسائل اور خواہشات کو حکومت تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

ارکان اپنے حلقوں کے عوام کے مسائل اسمبلی میں پیش کرتے ہیں۔ یہ عوامی فلاج و بہبود کے منصوبے پیش کرتے ہیں۔

8: قومی بحرانوں پر کردار (CrisesNationalinRole): قومی اسمبلی قومی بحرانوں، جیسے جنگ، قدرتی آفات، یا سیاسی بحران

کے دوران اہم فیصلے کرتی ہے۔ اسی طرح ایم جنسی کے نفاذ یا خاتمے کی منظوری بھی آئین کے تحت ایم جنسی کے نفاذ کا فیصلہ اسمبلی سے منظور ہونا ضروری ہے۔

9: وزیر اعظم کا انتخاب اور برطرفی (MinisterPrimeofRemovalandElection): قومی اسمبلی کے ارکان وزیر اعظم کا

انتخاب کرتے ہیں۔ وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی قومی اسمبلی کے ذریعے پیش کی جاسکتی ہے۔

10: سیکورٹی اور دفاعی امور (MattersDefenseandSecurity): قومی اسمبلی قومی سلامتی اور دفاعی معاملات پر بحث کرتی

ہے اور اہم فیصلے کرتی ہے۔ فوجی بجٹ اور دفاعی حکمت عملی کی منظوری بھی اسمبلی کا کام ہے۔

سینیٹ (Upper House-Senate):

پاکستان کی سینیٹ پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے۔ اس میں تمام صوبوں کی برابر نمائندگی ہوتی ہے، جس کا مقصد وفاقی نظام میں تمام علاقوں کی

یکساں آواز کو یقینی بنانا ہے۔ سینیٹ میں 2024ء تک آئین پاکستان کے مطابق 196 ارکان ہیں جن کا انتخاب صوبوں کے قانون ساز اداروں کے

ذریعے ہوا ہے۔ سینیٹ کا کام قومی اسمبلی کے منظور شدہ قوانین کا جائزہ لینا اور ان میں ترامیم کرنا ہے۔ سینیٹ وفاقی ریاست کی نمائندگی کرتا ہے اور یہ

ہر صوبے کے مساوی نمائندے فراہم کرتا ہے۔ سینیٹ کی کارروائی کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے سینیٹ کے ارکین اپنے اندر سے ایک

چیئرمین سینیٹ اور ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کا انتخاب کرتے ہیں۔ چیئرمین سینیٹ، صدر پاکستان کی غیر موجودگی میں قائم مقام صدر پاکستان کے فرائض

بھی سرانجام دیتا ہے۔ سینیٹ میں تمام صوبوں سے برابر نمائندگی ہوتی ہے، جیسے سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا۔

پاکستان میں سینیٹ ایک اہم پارلیمانی ادارہ ہے جو وفاقی سطح پر صوبوں کی مساوی نمائندگی کو یقینی بناتا ہے۔ سینیٹ کا کردار قومی معاملات میں توازن

برقرار رکھنا اور حکومت کی پالیسیوں کو جانچنا ہے۔ آئین پاکستان کے تحت سینیٹ کے اختیارات اور فرائض درج ذیل ہیں:

سینیٹ کے اختیارات:

1: قانون سازی (Legislation): سینیٹ قومی اسمبلی کے ساتھ مل کر قوانین بناتی ہے۔ کوئی بھی بل (سوائے مالیاتی بل کے) سینیٹ میں

پیش کیا جاسکتا ہے اور اس کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ سینیٹ کی منظوری کے بغیر عام قانون نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

2: صوبوں کی نمائندگی (RepresentationProvincial): سینیٹ میں ہر صوبے کو برابر نمائندگی دی گئی ہے تاکہ وفاقی اکائیوں

کے مفادات کا تحفظ ہو۔ کسی بھی قانون سازی میں سینیٹ صوبوں کے نقطہ نظر کو شامل کرتی ہے۔

3: مالی معاملات پر رائے (OversightFinancial): سینیٹ مالیاتی بل (بجٹ) پر بحث کر سکتی ہے اور سفارشات پیش کر سکتی ہے،

حالانکہ بجٹ کی حقیقی منظوری قومی اسمبلی کے دائرہ کار میں آتی ہے۔

4: حکومت کی گزاری (OversightGovernment): سینیٹ حکومت کی پالیسیوں اور کاموں کا جائزہ لیتی ہے۔ وزراء سے سوالات

کیے جاسکتے ہیں اور ان کو جواب دہنایا جاسکتا ہے۔

5: آئینی ترمیم (AmendmentsConstitutional): آئین میں ترمیم کے لیے سینیٹ اور قومی اسمبلی دونوں کی دو تھائی

اکثریت ضروری ہوتی ہے۔ آئینی ترمیم میں سینیٹ کی اہم شمولیت ہوتی ہے تاکہ تمام اکائیوں کے مفادات کا تحفظ ہو۔

6: مشورتی کردار (RoleAdvisory): سینیٹ اہم قومی مسائل پر مشاورت کرتی ہے اور حکومت کو سفارشات پیش کرتی ہے۔

7: بین الاقوامی معاهدوں پر نظر ثانی (AgreementsInternationalofReview): سینیٹ اہم بین الاقوامی معاهدوں

اور پالیسیوں پر غور کر سکتی ہے اور ان پر رائے دے سکتی ہے۔

8: فوج اور سلامتی کے امور (AffairsSecurityandMilitary):

سینیٹ قومی سلامتی اور دفاعی پالیسیوں پر بحث کر سکتی

ہے۔ جنگ یا ہنگامی حالت میں سینیٹ کا کردار مشاورتی اور قانونی حیثیت میں اہم ہوتا ہے۔

سینیٹ کے فرائض:

1: قانونی مساوات کو لینی بنا: سینیٹ ایسے قوانین کی حمایت کرتی ہے جو تمام صوبوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کریں۔ کسی ایک اکائی یا علاقے کے ساتھ نا انصافی کو روکنا سینیٹ کی ذمہ داری ہے۔

2: وفاقی اکائیوں کا توازن: سینیٹ کا اہم کام وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان توازن قائم کرنا ہے تاکہ مرکز اور اکائیوں کے تعلقات میں مسائل نہ ہوں۔

3: عوامی مسائل پر توجہ: سینیٹ عوامی مسائل پر بحث کرتی ہے، جیسے صحت، تعلیم، اور معيشت، اور حکومت کو قبل عمل حل پیش کرتی ہے۔

4: احساب: سینیٹ حکومت اور وزراء ॥ کی کارکردگی کی گلرانی کرتی ہے اور انہیں جواب دہناتی ہے۔ غیر قانونی یا غیر آئینی کاموں پر سوالات اٹھانے کا حق رکھتی ہے۔

5: قومی اتحاد کا فروغ: سینیٹ وفاقی اکائیوں کو جوڑ نے اور قومی اتحاد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

پاکستان کی سینیٹ کی اہمیت: پاکستان کی سینیٹ، وفاق کی علامت ہے اور آئینی نظام میں ایک لازمی کردار ادا کرتی ہے۔ سینیٹ کی موجودگی سے قومی اسمبلی کے فیصلوں میں صوبوں کی رائے شامل ہوتی ہے، اور کسی ایک اکثریتی جماعت یا علاقے کی اجرادہ داری کو روکا جاتا ہے۔

2: انتظامیہ (Executive)

پاکستان میں حکومت کا انتظامی ڈھانچہ (Executive Structure) انتظامیہ کہلاتا ہے، جو قوانین کے نفاذ، پالیسیوں کے اطلاق، اور ریاستی امور کو چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ آئین پاکستان کے تحت انتظامیہ کا بنیادی ڈھانچہ درج ذیل ہے:

انتظامیہ کی ساخت (Executive of Structure):

پاکستان کی انتظامیہ تین سطحوں پر مشتمل ہے:

1. وفاقی سطح (Federal Level):

- صدر پاکستان: ریاست کا سربراہ، جو آئینی حیثیت رکھتا ہے۔

- وزیر اعظم: حکومت کا سربراہ اور انتظامیہ کے تمام امور کا انچارج۔

- وفاقی کابینہ: وزراء ॥، مشیران، اور معاونین خصوصی پر مشتمل ہوتی ہے جو مختلف وزارتوں اور شعبوں کا انتظام سنبھالتے ہیں۔

- یوروکریسی: سول سروں کے افران جو پالیسیوں پر عمل درآمد کرتے ہیں۔

2. صوبائی سطح (Provincial Level):

- گورنر: ہر صوبے میں صدر کا نمائندہ، جو آئینی کردار ادا کرتا ہے۔

- وزیر اعلیٰ: صوبائی حکومت کا سربراہ۔

- صوبائی کابینہ: وزراء ॥ اور مشیران پر مشتمل ہوتی ہے، جو صوبائی سطح پر انتظامی امور چلاتے ہیں۔

3. ضلعی سطح (District Level):

- ڈپٹی کمشنر/ڈسٹرکٹ ایڈمنیسٹریشن: ضلعی سطح پر حکومتی امور کو دیکھتی ہے۔

- بلدیاتی ادارے: مقامی حکومت کے ادارے، جو عوامی مسائل کے فوری حل کے لیے کام کرتے ہیں۔

صدر پاکستان کے اختیارات و فرائض:

صدر پاکستان ریاست کا آئینی سربراہ ہے اور پاکستان کے آئین کے تحت ایک اہم علامتی، آئینی، اور قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ صدر کے

اختیارات، فرائض، اور انتخاب کا طریقہ آئین پاکستان میں تفصیل سے درج ہے۔ بہاں صدر پاکستان کی آئینی حیثیت، اختیارات، فرائض اور

انتخاب کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

صدر پاکستان کی آئینی حیثیت:

1. ریاست کا سربراہ: صدر پاکستان کا آئینی سربراہ ہے اور ریاست کی وحدت، خود اختیاری، اور استحکام کا نمائندہ ہے۔
2. آئینی عہدہ: صدر کا عہدہ آئینی ہے اور وہ آئین کے تحت محدود اختیارات کے ساتھ کام کرتا ہے۔
3. غیر سیاسی کردار: صدر عام طور پر غیر سیاسی ہوتا ہے اور اس کا کام حکومت اور ریاست کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔
4. پارلیمنٹی نظام میں علمتی حیثیت: پارلیمنٹی نظام کے تحت صدر زیادہ تر علمتی سربراہ ہوتا ہے، جبکہ اصل اختیارات وزیر اعظم اور کابینہ کے پاس ہوتے ہیں۔

صدر پاکستان کے اختیارات:

1. قانون سازی کے متعلق اختیارات: صدر پارلیمنٹ کی طرف سے منظور شدہ بل پر دستخط کر کے اسے قانون بناتا ہے۔ کسی بل کو دوبارہ غور کے لیے پارلیمنٹ کو واپس بھیج سکتا ہے۔
2. آرڈیننس جاری کرنا: جب پارلیمنٹ اجلاس میں نہ ہو، تو صدر آرڈیننس جاری کر سکتا ہے، جو عارضی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔
3. وزیر اعظم اور وزراء کی تقرری: - صدر وزیر اعظم کو قومی اسمبلی کے اکثریتی ارکان کی حمایت کے ساتھ مقرر کرتا ہے۔ صدر وزراء اور گورنر زکی تقرری اور حلف لیتا ہے۔
4. عدالیہ کی تقرری: اعلیٰ عدالیہ (سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ) کے حجر کی تقرری صدر کے ذریعے ہوتی ہے، جس میں جوڈیشل کیشن اور پارلیمنٹی کمیٹی کی سفارش شامل ہوتی ہے۔

5. قومی سلامتی کے امور:

وزیر اعظم کی سفارش پر۔

- صدر مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کرتا ہے۔ ملک میں جنگ یا ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کر سکتا ہے۔

6. میں الاقوامی معاملات:

صدر پاکستان کے فرائض:

1. آئین کا تحفظ: صدر پر آئین کا تحفظ اور پاسداری یقینی بنانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔
2. قومی اتحاد کو فروغ دینا: صدر وفاقی اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
3. علمتی تقریب میں شمولیت: قومی اور میں الاقوامی تقریبات میں ریاست کی نمائندگی کرتا ہے۔
4. عدالتی اختیارات: صدر سزا یافتہ قیدیوں کو معافی، تخفیف، یا التواد سے سکتا ہے۔

صدر پاکستان کا انتخاب:

- 1- اہلیت: - امیدوار کا پاکستانی شہری ہونا ضروری ہے۔ - کم از کم 45 سال کی عمر۔ - قومی اسمبلی، سینیٹ، یا صوبائی اسمبلی کا رکن بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔

- 2- صدر کا انتخاب: - صدر کا انتخاب الیکٹو رول کالج (قومی اسمبلی، سینیٹ، اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے اراکین) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ - ووٹنگ خفیہ بیلٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔

- صوبائی اسمبلیوں کے ووٹ ایک خاص فارمولہ (65 کافارمولہ) کے تحت گئے جاتے ہیں، تاکہ ہر اسمبلی کی مساوی اہمیت ہو۔

- 3- مدتِ عہدہ: - صدر کی مدتِ عہدہ 5 سال ہے۔ ایک شخص زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ صدر بن سکتا ہے۔

وزیر اعظم پاکستان حکومت کے سربراہ ہیں اور کابینہ کے ذریعے ملک کے انتظامی امور کو چلاتے ہیں۔ آئین پاکستان کے تحت، وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کے انتخاب، اختیارات، اور فرائض کی تفصیل درج ذیل ہے:

وزیر اعظم پاکستان:

- 1: اہلیت: وزیر اعظم بننے کے لیے امیدوار کا مسلمان، پاکستانی شہری، اور قومی اسمبلی کا رکن ہونا ضروری ہے۔ آئین کے آڑکل 62 اور 63 کے تحت دیانتدار، اماندار، اور آئینی تقاضوں پر پورا تر نالازمی ہے۔

- 2: طریقہ انتخاب: - قومی اسمبلی کے اراکین میں سے وزیر اعظم کی اسمبلی کے کل اراکین کی اکثریت (51%)

کی حمایت حاصل ہونی چاہیے۔

3: مدت: وزیر اعظم کی مدت عہدہ 5 سال ہے، لیکن وہ قومی اسمبلی کی تحلیل یا اعتماد کے ووٹ کی ناکامی کی صورت میں بطرف ہو سکتے ہیں۔

وزیر اعظم کے اختیارات:

1: انتظامی اختیارات: ملک کے تمام انتظامی امور کی نگرانی اور قیادت کرتا ہے۔ وفاقی کابینہ کی سربراہی کرتا ہے اور پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2: قانون سازی میں کردار: وزیر اعظم پارلیمنٹ میں حکومت کے موقف کی نمائندگی کرتا ہے۔ قانون سازی کے عمل میں مشورے اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

3: معاشری اور مالیاتی اختیارات: قومی بجٹ کی منظوری اور معاشری پالیسیاں بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

4: فوجی اختیارات: مسلح افواج کے سربراہان کی تقرری میں مشورہ دیتا ہے۔ قومی سلامتی کے معاملات میں فیصلہ سازی کرتا ہے۔

5: بین الاقوامی تعلقات: دیگر ممالک کے ساتھ معاملات اور تعلقات قائم کرنے میں کلیدی کردار۔ عالمی فورمز پر پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے۔

6: ہنگامی اختیارات: بحران یا ہنگامی صورتحال میں فوری فیصلے کرتا ہے، جیسے قدرتی آفات یا امن و امان کی خرابی۔

وزیر اعظم کے فرائض:

1: آئین کی پاسداری: وزیر اعظم کا پہلا فرض آئین کی حفاظت اور نفاذ کو یقینی بنانا ہے۔

2: عوام کی خدمت: عوام کے مسائل حل کرنا اور فلاح و بہبود کے منصوبے شروع کرنا۔

3: قومی اتحاد: وفاقی اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا اور اتحاد کو فروغ دینا۔

4: قانون کا نفاذ: پارلیمنٹ کے بنائے گئے قوانین کا موثر نفاذ یقینی بنانا۔

5: کابینہ کی قیادت: کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت کرنا اور پالیسی سازی کی نگرانی کرنا۔

وزیر اعظم کی کابینہ کا انتخاب:

1: وزراء کی تقرری: وزیر اعظم اپنی کابینہ کے اراکین (وفاقی وزراء، وزراءِ مملکت، مشیران) کو خود منتخب کرتا ہے۔ یہ اراکین قومی اسمبلی یا سینیٹ کے رکن ہو سکتے ہیں۔

2: کابینہ کے اراکین: وفاقی وزراء مختلف وزارتوں کے امور کو سنبھالتے ہیں۔ وزراءِ مملکت وفاقی وزراء کی مذکورتے ہیں۔ نیز مشیران مخصوص معاملات پر وزیر اعظم کو مشورہ دیتے ہیں۔

کابینہ کے اختیارات اور فرائض:

1. پالیسی سازی: ملکی اور غیر ملکی پالیسیاں تیار کرنا۔

2. قوانین کی تیاری: قوانین کا مسودہ تیار کر کے پارلیمنٹ میں پیش کرنا۔

3. معاشری معاملات: بجٹ کی تیاری اور ملکی و مسائل کا انتظام۔

4. عوامی مسائل: عوامی بہبود کے منصوبوں کی منظوری اور ان پر عمل درآمد۔

انتظامیہ کے اختیارات (Power of Executive):

1. قانون نافذ کرنا: انتظامیہ پارلیمنٹ کے بنائے گئے قوانین کا نفاذ یقینی بناتی ہے۔

2. پالیسی سازی: عوامی مسائل کے حل کے لیے پالیسیاں تیار کرتی ہے۔

3. امن و امان قائم کرنا: پولیس اور دیگر ایجننسیوں کے ذریعے ملک میں امن و امان برقرار رکھتی ہے۔

4. بین الاقوامی تعلقات: دوسرے ممالک کے ساتھ معاملے اور سفارتی تعلقات کو منظم کرتی ہے۔

5. اقتصادی منصوبہ بندی: بجٹ اور مالیاتی منصوبوں کو نافذ کرتی ہے۔

6. ہنگامی حالات کا انتظام: زلزلے، سیلاب، یا کسی بھی قدرتی آفت کے دوران فوری اقدامات کرتی ہے۔

انتظامیہ کے فرائض (Functions of Executive)

1. ریاستی معاملات کو چلانا: روزمرہ کے حکومتی امور کی انجام دہی۔
2. عوامی خدمت: تعلیم، سخت، اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنا۔
3. منصوبوں پر عمل درآمد: حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا۔
4. انصاف کی فراہمی میں مدد: عدیہ کے فیصلوں پر عمل درآمد کرنا۔
5. قومی دفاع: فوج کے ذریعے ملک کی سلامتی کو ٹینی بنانا۔
6. نکس جمع کرنا: مخصوصات کی وصولی اور مالی وسائل کا انتظام۔

3: عدیہ (Judiciary):

پاکستان کی عدیہ ایک آزاد اور خود مختار ادارہ ہے، جو قانون کی بادشاہی، شہری حقوق کے تحفظ، اور انصاف کی فراہمی کو ٹینی بناتی ہے۔ عدیہ کے مختلف درجے عوام کو انصاف کی فوری اور موثر فراہمی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں عدیہ حکومت کا تیسرا ہم ستون ہے، جو آئین و قانون کی حفاظت اور اس کے نفاذ کو ٹینی بناتا ہے۔ عدیہ کا ڈھانچہ تین سطحوں پر مشتمل ہے: ماتحت عدیہ، ہائی کورٹ، اور سپریم کورٹ۔ یہ نظام انصاف فراہم کرنے کے لیے بنیادی سے اعلیٰ سطح تک مختلف اختیارات کے ساتھ کام کرتا ہے۔

عدیہ کا ڈھانچہ: پاکستان میں عدیہ کے تین درجے ہیں:

- 1: ماتحت عدیہ: یہ عدیہ کا بنیادی حصہ ہے، جو ضلع اور تحصیل کی سطح پر قائم ہے اور عوامی تنازعات اور مقدمات کی سماعت کرتی ہے۔
- 2: سینئین کورٹ: سینئین جرائم کے مقدمات دیکھتی ہے۔

سول کورٹ: مالی اور جانیداد کے تنازعات سے متعلق معاملات دیکھتی ہے۔

فیصلی کورٹ: خاندانی مسائل جیسے طلاق، نان و نفقہ، اور بچوں کی حوالگی کے معاملات۔

محسٹریٹ کورٹ: چھوٹے جرائم اور روزمرہ تنازعات پر فیصلہ کرتی ہے۔

مقامی تنازعات کا حل: جانیداد، مالی تنازعات، اور چھوٹے جرائم کے مقدمات۔

وجودداری اور دیوانی مقدمات: قتل، چوری، اور دیگر وجودداری جرائم۔

ماتحت عدیہ کے بھوں کی تقریبی: ماتحت عدیہ کے نجی صوبائی پیک سروں کیمیشن کے ذریعے مقرر کیے جاتے ہیں۔

2: ہائی کورٹ: ہر صوبے میں ایک ہائی کورٹ موجود ہے۔

اختیارات: آئینی درخواستوں، اپیلوں، اور حکومتی احکامات کے خلاف کیسز کی سماعت کرتی ہے۔

فیصلوں کی اپیل: ماتحت عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت۔

- صوبائی دائرہ کار: ہائی کورٹ کے احکامات اس صوبے تک محدود ہوتے ہیں جہاں وہ قائم ہے۔

آئینی درخواستیں: شہری حقوق کی خلاف ورزی پر درخواستوں کی سماعت۔

ماتحت عدالت کی گمراہی: ماتحت عدالت کی کارکردگی کی گمراہی۔

حکومتی فیصلوں کا جائزہ:

حکومتی احکامات کے خلاف درخواستیں۔

ہائی کورٹ کے بھوں کی تقریبی: ہائی کورٹ کے بھوں کی تقریبی بھی صدر کے ذریعے ہوتی ہے، لیکن سفارش جوڈیشل کمیشن اور پارلیمانی کمیٹی کرتی ہیں۔

3: سپریم کورٹ: پاکستان کی سب سے اعلیٰ عدالت، جس کے فیصلے پورے ملک پر لاگو ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ کا سربراہ چیف جسٹس کہلاتا ہے۔

- سپریم کورٹ آئین پاکستان کی حفاظت، تشریح اور عمل در آمد کی ذمہ دار ہے۔ یہ آئینی تنازعات کی سماحت کرتی ہے۔
- ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل سنتی ہے اور فیصلہ دیتی ہے۔
- سپریم کورٹ بنیادی آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے سوموٹو کارروائی کرتی ہے۔
- سپریم کورٹ اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کا اختیارت رکھتی ہے۔
- سپریم کورٹ قومی اور صوبائی اسسلی کے انتخابات کے تنازعات کا فیصلہ۔

جوں کی تقریبی: سپریم کورٹ: چیف جسٹس اور دیگر جوں کی تقریبی صدر پاکستان کرتے ہیں۔ چیف جسٹس کی تقریبی سینیارٹی کے اصول پر ہوتی ہے۔ جوں کی سفارش جوڈیشل کمیشن کرتا ہے۔

جہوریت اور رسول سوسائٹی کے درمیان تعلق۔

جہوریت اور رسول سوسائٹی کے درمیان تعلق کی اہمیت

(Relationship between Democracy and Civil Society)

جہوریت اور رسول سوسائٹی کا آپس میں گہر اعلان ہے، اور یہ دونوں ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔ جہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں عوام اپنی رائے اور ووٹ کے ذریعے حکومت کے فیصلے کرنے میں حصہ لیتے ہیں، جبکہ رسول سوسائٹی ایک ایسی تنظیم یا گروہوں پر مشتمل ہوتی ہے جو سماجی مسائل کو حل کرنے اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں۔ ان دونوں کا تعلق مضبوط ہو تو معاشرہ مستحکم اور ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

جہوریت اور رسول سوسائٹی کے تعلق کی اہمیت

1: جہوری اقدار کو فروغ دینا: رسول سوسائٹی جہوریت کے اصولوں جیسے آزادی، مساوات، اور انصاف کو فروغ دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں انسانی حقوق کی تنظیمیں عوام کو ان کے حقوق سے آگاہ کرتی ہیں اور حکومت پر ان کے تحفظ کے لیے دباؤ ڈالتی ہیں۔

2: عوام کی شمولیت: جہوریت میں عوام کی شمولیت لازمی ہے، اور رسول سوسائٹی عوام کو سیاسی اور سماجی معاملات میں شامل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ امریکہ میں شہری تنظیمیں ووٹ ڈالنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ انتخابی عمل کا حصہ بنیں۔

3: احساب کو لیجنی بنانا: رسول سوسائٹی حکومت کے فیصلوں اور اقدامات پر نظر رکھتی ہے اور غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ پاکستان میں "ٹرانسپرنسی انٹرنشنل" جیسی تنظیمیں کوشش کریں کہ خلاف کام کرتی ہیں، جبکہ امریکہ میں مختلف سول گروپس حکومتی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہیں تاکہ عوام کا اعتماد بحال رہے۔

4: مسائل کا حل: رسول سوسائٹی جہوریت کو مستحکم کرنے کے لیے مسائل کی نشاندہی کرتی ہے اور ان کا حل پیش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں تعلیمی مسائل پر کام کرنے والی تنظیمیں حکومت کو تعلیمی پالیسیوں میں بہتری کے لیے مشورے دیتی ہیں۔

5: عوامی رائے کا اظہار: جہوریت میں عوامی رائے کی بہت اہمیت ہوتی ہے، اور رسول سوسائٹی اس رائے کو حکومت تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ امریکہ میں ماحولیاتی تنظیمیں حکومت کو ماحولیاتی تبدیلوں سے نمٹنے کے لیے پالیسیاں بنانے پر مجبور کرتی ہیں۔

6: بنیادی حقوق کا تحفظ: جہوریت میں رسول سوسائٹی عوام کے بنیادی حقوق جیسے آزادی رائے، مذہبی آزادی، اور مساوات کے تحفظ کو لیجنی بناتی ہے۔ پاکستان میں عدالتی اصلاحات کے لیے رسول سوسائٹی کی تحریکوں نے عوام کے حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ امریکہ میں American Civil Liberties Union (ACLU) جیسے ادارے شہری آزادیوں کے لیے کام کرتے ہیں۔

7: آگاہی اور تعلیم: رسول سوسائٹی جہوری نظام کی تمجھ بوجھ بڑھانے اور عوام کو ان کے سیاسی حقوق و ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں ووڈر ایجوکیشن پروگرام عوام کو ووٹنگ کے عمل میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہیں، جبکہ امریکہ میں مختلف تعلیمیں شہریوں کو جہوری اقدار سے روشناس کرواتی ہیں۔

8: تنازعات کے حل میں معاونت: جہوریت میں اکٹھیاں اسی اور سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں، اور رسول سوسائٹی ان مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان میں بلوچستان کے تنازعات میں رسول سوسائٹی کی تنظیموں نے مذاکرات میں شاشی کا کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح، امریکہ میں مختلف تنظیمیں سماجی نا انصافیوں کو کم کرنے کے لیے کام کرتی ہیں۔

9: مظلوم طبقے کی آواز بننا: جمہوریت میں ہر فرد کو اپنی آواز بلند کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، لیکن اکثر کمزور طبقے اپنی آواز حکومت تک نہیں پہنچا سکتے۔ سول سوسائٹی ان کی نمائندگی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں خواتین اور بچوں کے حقوق کی تنظیمیں مظلوم طبقے کی مدد کرتی ہیں، جبکہ امریکہ میں Black Lives Matter جیسی تحریکوں نے نسلی نا انصافی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔

10: سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا: سول سوسائٹی جمہوریت میں مختلف طبقات اور گروہوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے۔ پاکستان میں مذہبی اور نسلی اختلافات کو کم کرنے کے لیے سول سوسائٹی کی تنظیمیں پل کا کام کرتی ہیں۔ اسی طرح، امریکہ میں شہری حقوق کی تحریکیں مختلف برادریوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط کرتی ہیں۔

11: خود مختاری اور آزادی: جمہوریت میں سول سوسائٹی خود مختاری کی علامت ہوتی ہے اور حکومت پر انحصار کیے بغیر عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں "ایڈمی فاؤنڈیشن" عوامی خدمات فراہم کرتی ہے، جو جمہوریت میں شہریوں کی طاقت اور خود مختاری کی مثال ہے۔

12: شفافیت اور بدعنوی کے خلاف جدوجہد: جمہوریت میں سول سوسائٹی حکومتی شفافیت کو یقینی بناتی ہے اور کرپشن کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔ پاکستان میں "فریڈم نیٹ ورک" جیسے ادارے حکومتی اقدامات پر نظر رکھتے ہیں۔ اسی طرح، امریکہ میں میڈیا اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں بدعنوی کو بے نقاب کرتی ہیں۔

13: پالیسی سازی میں کردار: سول سوسائٹی جمہوریت میں پالیسی سازی کے عمل میں مشورے اور تحقیق کے ذریعے حکومت کی مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں ماحولیاتی تنظیموں نے ماحولیاتی قوانین بنانے میں حکومت کی معاونت کی، جبکہ امریکہ میں مختلف تھنک ٹینکس حکومتی پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے تحقیق کرتے ہیں۔

جمہوریت اور سول سوسائٹی کا تعلق ایسا مظبوط رشتہ ہے جو معاشرے کی ترقی، عوامی حقوق کے تحفظ، اور حکومتی شفافیت کو یقینی بناتا ہے۔ پاکستان اور امریکہ کی مثالوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب سول سوسائٹی اور جمہوریت میں کرکام کرتے ہیں تو ایک منصانہ، شفاف، اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جمہوریت اور سول سوسائٹی کا تعلق ایک دوسرے کی تکمیل کرتا ہے۔ ایک مضبوط سول سوسائٹی جمہوریت کو مستحکم اور موثر بناتی ہے، جبکہ جمہوریت سول سوسائٹی کو کام کرنے کا آزاد اور محفوظ ماحول فراہم کرتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان ہم آہنگی معاشرتی ترقی اور عوامی بھلانی کے لیے ضروری ہے۔

ووٹ ڈالنے کا حق اور سیاسی شرکت و نمائندگی کی اہمیت

(Right to Vote and Importance of Political Participation and Representation)

حق رائے دہی یعنی "Vote" ایک بنیادی سیاسی حق ہے جس کے ذریعے ایک شہری حکومت کے انتخابی عمل میں حصہ لیتا ہے اور اپنے پسندیدہ امیدوار کو منتخب کرتا ہے۔ اس حق کے ذریعے شہریوں کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کے منتخب نمائندوں کو چن سکیں۔

حق رائے دہی کی اقسام:

1: عام حق رائے دہی (Universal Suffrage): اس میں تمام بالغ شہریوں کو بغیر کسی امتیاز کے ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہوتا ہے، جیسے کہ پاکستان اور امریکہ میں۔ اس میں جنس، مذهب، ذات، یا سماجی حیثیت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔

2. محدود حق رائے دہی (Limited Suffrage): اس میں کچھ خاص افراد کو ہی ووٹ ڈالنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مثلاً بعض ملکوں میں صرف پڑھنے لکھنے افراد یا زمین کے مالکان کو ہی ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

حق رائے دہی کی شرائط:

1. عمر کی حد: کسی شخص کو ووٹ ڈالنے کے لیے ایک خاص عمر کی حد کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان اور امریکہ میں یہ عمر 18 سال ہے۔

2. شہریت: صرف اسی ملک کے شہری کو ہی اپنے ملک میں حق رائے دہی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ غیر ملکی شہری اس حق سے محروم ہوتے ہیں۔

3. جذباتی اور ہنی حالت: کچھ ممالک میں ہنی یا جذباتی طور پر معذور افراد کو ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جاتی، جب تک کہ وہ قانون کے مطابق مکمل طور پر ہنی طور پر صحیح مندنہ ہوں۔

4: مفاد کی حالت: کچھ جگہوں پر اگر کوئی شخص مجرم ہو یا جیل میں ہو، تو اسے ووٹ ڈالنے کا حق نہیں دیا جاتا۔

سیاسی شرکت میں سول سوسائٹی کی نمائندگی کی اہمیت: سیاسی شرکت یعنی لوگوں کا سیاسی عمل میں فعال طور پر حصہ لینا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ایک جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے۔ جب لوگ ووٹ دیتے ہیں، سیاست پر تبصرہ کرتے ہیں، اور اپنے حقوق کے بارے میں آواز اٹھاتے ہیں تو اس سے جمہوریت کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

سیاسی شرکت کی اہمیت:

1: جمہوری نظام کا استحکام: جب شہری انتخابات میں حصہ لیتے ہیں اور حکومت کے فیصلوں میں اپنی رائے شامل کرتے ہیں تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے۔ پاکستان اور امریکہ میں عوامی حصہ داری سے حکومت کے فیصلوں میں بہتری آتی ہے۔

2: سیاسی آگاہی: جب لوگ انتخابات میں حصہ لیتے ہیں، تو وہ ملک کے سیاسی مسائل، حکومتی پالیسیوں، اور عالمی تعلقات کے بارے میں آگاہ ہوتے ہیں۔ یہ شہریوں کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا شعور دلاتا ہے۔

3: حکومت کے خلاف احتساب: سیاسی شرکت عوام کو اپنے منتخب نمائندوں کے خلاف سوال اٹھانے اور احتساب کرنے کا موقع دیتی ہے۔ اگر حکومت غلط اقدامات کرتی ہے تو عوام اس کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔

4: سماجی انصاف: جب تمام طبقات کے لوگ سیاسی عمل میں شامل ہوتے ہیں، تو حکومت ان کے مسائل کو ترجیحی بنیاد پر حل کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں خواتین کی سیاسی شرکت بڑھنے سے ان کے حقوق کے لیے زیادہ کام کیا گیا ہے۔

5: عوامی خواہشات کی عکاسی: سیاسی شرکت سے عوام کی خواہشات اور ضروریات حکومت تک پہنچتی ہیں۔ جب لوگ انتخابات میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں، تو یہ منتخب نمائندے عوام کے مفادات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتے ہیں۔

6: طاقت کا توازن: سیاسی شرکت سے مختلف گروپوں کو اپنی آواز اٹھانے کا موقع ملتا ہے، جس سے طاقت کا توازن قائم رہتا ہے۔ کسی بھی طبقے یا گروہ کی طرف سے حصہ داری نہ ہونے سے حکومت ایک مخصوص طبقے کے مفادات کی ترجمانی کرنے لگتی ہے۔ سیاسی شرکت سے اس توازن کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

7: معاشی ترقی میں کردار: جب عوام سیاسی عمل میں حصہ لیتے ہیں، تو حکومت معاشی ترقی کے لیے بہتر پالیسی بنانے پر مجبور ہوتی ہے۔ عوامی مطالبات اور سیاسی خواہشات کو سمجھ کر حکومت عوامی بہبود کے پروگرام شروع کرتی ہے جو ملکی معیشت کے لیے مفید ہوتے ہیں۔

8: قانونی اصلاحات کی ضرورت: سیاسی شرکت سے عوام کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ قانون ساز اداروں میں ضروری اصلاحات کے لیے آواز اٹھائیں۔ مختلف مسائل جیسے تعلیم، صحت، یا انصاف کے نظام میں، بہتری کے لیے شہری حکومت سے تبدیلیاں مانگ سکتے ہیں، جو عوام کے مفاد میں ہوتی ہیں۔

9: جمہوری اقدار کا فروغ: جب شہری سیاسی عمل میں حصہ لیتے ہیں، تو جمہوری اقدار جیسے آزادی، برابری، اور شرافت کو فروغ ملتا ہے۔ اس سے نہ صرف ایک مضبوط جمہوری نظام قائم ہوتا ہے بلکہ لوگوں میں سیاسی شعور بھی بیدار ہوتا ہے۔

10: سیاسی احتجاج اور تبدیلی: سیاسی شرکت سے عوام کو حکومت کے غلط فیصلوں کے خلاف احتجاج کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر حکومتی پالیسیاں عوام کے مفادات کے خلاف ہوں تو شہری احتجاج، مظاہروں یا دیگر قانونی ذرائع سے اپنی آواز بند کر سکتے ہیں، جس سے حکومت کو اپنے فیصلے دوبارہ دیکھنے پڑتے ہیں۔

11: قومی تباہی کی مضبوطی: جب مختلف طبقے اور گروہ انتخابات میں حصہ لیتے ہیں، تو ملک میں قومی تباہی قائم رہتی ہے۔ یہ اجتماعی عمل مختلف نظریات اور پس منظر رکھنے والے افراد کو ایک پلیٹ فارم پر لاتا ہے، جس سے ہم آہنگی اور اتحاد کو فروغ غلتا ہے۔

12: مقامی سطح پر تبدیلی: سیاسی شرکت مقامی سطح پر بھی تبدیلی لانے کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر شہری اپنے علاقے کی ترقی کے لیے منتخب نمائندوں کو ذمہ دار کر رہا تھا تو وہ اپنے علاقے میں سرکاری، اسکولوں، اسپتالوں وغیرہ کی بہتری کے لیے کام کرو سکتے ہیں۔

12: شہریوں کی پختگی: جب لوگ سیاسی عمل میں حصہ لیتے ہیں، تو وہ اپنی ذمہ داریوں اور حقوق کے بارے میں زیادہ آگاہ ہوتے ہیں۔ اس سے شہریوں میں سیاسی پختگی آتی ہے اور وہ حکومت سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے میں زیادہ فعال ہو جاتے ہیں۔

13: حکومت کی کارکردگی پر پاڑ: سیاسی شرکت حکومت کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنائے اور عوام کے مفاد میں فیصلہ کرے۔ اگر عوام انتخابی عمل میں حصہ نہیں لیتے تو حکومت اپنے فیصلوں کو عوامی دباؤ کے بغیر لے سکتی ہے، جس سے کارکردگی متنازع ہو سکتی ہے۔

14: عالمی سطح پر پاڑ: جب ایک ملک کے شہری سیاسی عمل میں حصہ لیتے ہیں، تو اس سے عالمی سطح پر اس ملک کی جمہوری حیثیت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جمہوریت کے اصولوں پر عمل کرنے والا ملک بین الاقوامی تعلقات میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے۔

15: مساوات اور انصاف کی ضمانت: سیاسی شرکت سے تمام شہریوں کو مساوات اور انصاف کے حقوق ملتے ہیں۔ جب تمام طبقات انتخابات میں حصہ لیتے ہیں، تو حکومت ان کے مفادات کا خیال رکھتی ہے، اور ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں ہر فرد کے حقوق کا احترام کیا جاتا ہے۔ سول سوسائٹی کی نمائندگی کی اہمیت: سول سوسائٹی وہ گروہ یا تنظیم ہیں جو حکومت سے آزاد ہو کر عوام کے مفادات کی حفاظت کرتی ہیں۔ سول سوسائٹی کی نمائندگی جمہوریت کے استحکام کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ یہ عوام کے حقوق کی نگرانی کرتی ہے اور حکومت پر دباؤ ڈالتی ہے کہ وہ عوام کے مفادات کو منظر رکھے۔

1: حقوق کی حفاظت: سول سوسائٹی حکومت کے ساتھ مل کر شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں انسانی حقوق کی تنظیمیں اقلیتوں کے حقوق کے لیے کام کرتی ہیں۔

2: حکومت کی شفافیت: سول سوسائٹی حکومت کے فیصلوں پر نظر رکھتی ہے اور بدعنوی کو بے نقاب کرتی ہے۔ یہ حکومت کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ عوام کے مفادات کو ترجیح دے۔

3: عوامی مسائل کا حل: سول سوسائٹی کی تنظیمیں عوامی مسائل جیسے تعلیم، صحت، اور ماحولیات پر حکومت کی پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے کام کرتی ہیں۔ امریکہ میں ماحولیاتی تنظیمیں حکومت کو ماحولیاتی تبدیلوں کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔

4: سیاسی اور سماجی تبدیلی: سول سوسائٹی سماجی اور سیاسی تبدیلی کے لیے کام کرتی ہے۔ پاکستان میں کئی سول سوسائٹی کی تنظیمیں خواتین کی تعلیم، بچوں کے حقوق، اور غربت کے خاتمے کے لیے کام کر رہی ہیں۔

5: عوامی آواز کا موثر اظہار: سول سوسائٹی حکومت کے سامنے عوام کی آواز بن کر اہم مسائل کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ مختلف طبقوں، جیسے خواتین، اقلیتوں، محنت کشوں، اور نوجوانوں کے حقوق کی بات کرتی ہے، اور ان کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں بنے نظیر بھٹو کی حکومتی پالیسیوں کے خلاف سول سوسائٹی کی تنظیمیں نے آواز اٹھائی، جس سے عوام کے مسائل کی طرف حکومت کی توجہ دلائی گئی۔

6: مفاہمت اور مصالحت: سول سوسائٹی مختلف گروپوں اور طبقات کے درمیان بات چیت اور مصالحت کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہ سماجی ہم آہنگی اور مفاہمت کے عمل کو بڑھا دیتی ہے، جس سے معاشرتی تناؤ اور تنازعات میں کمی آتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں مختلف سماجی گروپوں کی نمائندگی کرنے والی سول سوسائٹی کی تنظیمیں قومیت کی بنیاد پر تنازعات کو حل کرنے میں مددراہم کرتی ہیں۔

7: مستقبل کی پالیسیوں کی تشکیل: سول سوسائٹی حکومت کے ساتھ مل کر مستقبل کی پالیسیوں اور قوانین کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ عوامی مفاد میں مشورے دیتی ہے اور ان کے حقوق کو منظر رکھتے ہوئے حکومتی پالیسیاں تشکیل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، امریکہ میں ماحولیاتی تنظیمیں حکومت کو موسمیاتی تبدیلوں کے حوالے سے بہتر پالیسی بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

8: شہری تعلیم اور آگاہی: سول سوسائٹی عوام میں سیاسی، سماجی، اور اقتصادی مسائل کے بارے میں آگاہی پھیلانے میں مدد دیتی ہے۔ اس سے شہریوں کو اپنے حقوق، ذمہ داریوں اور حکومتی کاموں کے بارے میں شعور ملتا ہے، جو کہ جمہوریت میں فعال حصہ داری کی طرف راغب کرتا ہے۔ پاکستان میں مختلف تنظیمیں خواتین کے حقوق، بچوں کے تحفظ اور انتخابی عمل کے بارے میں آگاہی مہم چلاتی ہیں۔

9: انصاف کے نظام کی مضبوطی: سول سوسائٹی کے ذریعے عدیہ اور حکومت کے درمیان توازن برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ انصاف کے عمل کو شفاف بنانے اور عدیہ میں کرپشن کو روکنے کے لیے کام کرتی ہے۔ اس طرح، یہ معاشرتی انصاف کے عمل کو مضبوط اور موثر بناتی ہے۔ پاکستان میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں ماہرین کو انصاف کے متوازن نظام کے قیام کے لیے مشاورت فراہم کرتی ہیں۔

10: مقامی سطح پر مسائل کا حل: سول سوسائٹی مقامی سطح پر عوامی مسائل کی نشاندہی کرتی ہے اور ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کرتی ہے۔ یہ دبیسی علاقوں میں تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لیے حکومت کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں مختلف سول

سوسائٹی کی تنظیمیں دیہاتی علاقوں میں صحت کی سہولتوں فراہم کرنے اور تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔

11: یقینی اور ثابت تبدیلی کی حوصلہ افزائی: سول سوسائٹی کے ذریعے عوامی تحریکوں اور سماجی تبدیلیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ ان مسائل کو سامنے لاتی ہے جو طویل عرصے سے نظر انداز ہو رہے ہیں، جیسے غربت، خواتین کے حقوق، اور صحت کی سہولتوں کی فراہمی۔ سول سوسائٹی ان تبدیلیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، جس سے معاشرتی ترقی اور فلاحی اقدامات کا آغاز ہوتا ہے۔ امریکہ میں 1960 کی دہائی میں شہری حقوق کی تحریک کے لیے سول سوسائٹی کے ذریعے ہی کامیاب ہوئی۔

12: انسانی حقوق کا تحفظ: سول سوسائٹی کے ذریعے انسانی حقوق کے خلاف ہونے والی زیادتوں کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے اور ان کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ یہ تنظیمیں حکومت پر دباؤ؟ ڈالتی ہیں کہ وہ انسانی حقوق کی پامالی کوروں کے اور مظلوموں کی مدد کرے۔ پاکستان میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں خواتین اور بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے کام کر رہی ہیں۔

13: دہشت گردی اور تشدد کے خلاف جنگ: سول سوسائٹی دہشت گردی، تشدد اور انہتا پسندی کے خلاف بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ سماجی میڈیا، آگاہی مہمات، اور فلاحی سرگرمیوں کے ذریعے معاشرتی برائیوں کے بارے میں شعور پھیلانے کی کوشش کرتی ہے اور حکومت کو ایسی پالیسیوں پر زور دیتی ہے جو امن اور استحکام کی فضای پیدا کریں۔

نتیجہ: حق رائے دہی، ایک بنیادی حق ہے جس سے شہریوں کو حکومت کے انتخاب میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے، اور سیاسی شرکت اور سول سوسائٹی کی نمائندگی سے جمہوریت میں بہتری آتی ہے۔ یہ دونوں عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے اور حکومتی احتساب کے لیے ضروری ہیں، جو ایک مضبوط اور ترقی یافتہ معاشرے کے قیام کے لیے اہم ہیں۔

مشقی سوالات

مختصر سوالات:

1. پاکستان میں حکومت کا بنیادی ڈھانچہ کیا ہے؟

2. حکومت کے افعال اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

3. جمہوریت اور سول سوسائٹی کے درمیان کیا تعلق ہے؟

4. ووٹ ڈالنے کا حق کیوں اہم ہے؟

تفصیلی سوالات:

1. پاکستان میں حکومت کے ڈھانچے، افعال اور ذمہ داریوں کی تفصیل بیان کریں۔

2. جمہوریت اور سول سوسائٹی کے درمیان تعلق کو وضاحت سے بیان کریں اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

3. سیاسی شرکت اور نمائندگی کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کریں، خاص طور پر ووٹ ڈالنے کے حق کے حوالے سے۔

باب نمبر 4: حقوق اور ذمہ داریاں (Rights and Responsibilities)

پاکستان کے آئین 1973ء کے تحت شہریوں کو دیے گئے بنیادی حقوق اور آزادیوں کا جائزہ:

(Fundamental Rights and Liberties of Citizens of Pakistan in Constitution of Pakistan 1973) :

آئین پاکستان 1973ء کے حصہ دوم کے باب نمبر 1 ”بنیادی حقوق“ کو ایک مقدس اور ناقابل تنفس حصہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ حقوق ہر شہری کو برابری، آزادی، انصاف، اور تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 8 سے 40 تک ان حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جن کا مقصد شہریوں کو مدنہ بھی، سماجی، ثقافتی، اور اقتصادی سطح پر مکمل آزادی اور مساوی موقع فراہم کرنا ہے۔ یہ حقوق نہ صرف افراد کی افرادی آزادیوں کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ ریاست کے فرائض اور عوام کی فلاحت و بہبود کے اصول بھی طے کرتے ہیں۔ ان آرٹیکلز کے ذریعے اقلیتوں کے حقوق، خواتین کی ترقی، تعلیم، صحت، اور دیگر بنیادی ضروریات کی فراہمی کو تیقینی بنایا گیا ہے۔ آئین کا یہ حصہ پاکستان کے جمہوری اور اسلامی اقدار کا مظہر ہے، جو ایک ایسے معاشرے کی تشكیل کی بنیاد رکھتا ہے جہاں ہر فرد کو انصاف اور احترام مل سکے۔ ذیل میں ان کا دفعات کوتیریب سے بیان کیا جا رہا ہے۔

آرٹیکل 8: بنیادی حقوق کے نقیض یا مماننی قوانین کا عدم ہوں گے /: قوانین کا انسانی حقوق سے متصادم نہ ہونا

”کوئی ایسا قانون نافذ نہیں کیا جاسکتا جو بنیادی حقوق کے خلاف ہو۔ اگر کوئی قانون اس کے خلاف ہے تو وہ کا عدم ہو گا۔“

تشریح: اس آرٹیکل کے مطابق کوئی بھی قانون جو عوام کے بنیادی حقوق کو ختم کرے یا ان کی خلاف ورزی کرے، وہ نافذ لعمل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا قانون بنایا گیا ہے، تو اسے غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔

آرٹیکل 9: فرد کی سلامتی/ زندگی اور آزادی کا تحفظ

”کسی بھی شخص کو قانون کے مطابق زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔“

تشریح: یہ آرٹیکل ہر شخص کو زندگی اور آزادی کا حق دیتا ہے، جسے قانون کے بغیر ختم نہیں کیا جاسکتا۔

آرٹیکل 10: گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ/ اگر فارغ شخص کے حقوق

”کسی کو بغیر اطلاع اور وجہ کے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ گرفتار شخص کو 24 گھنٹوں میں عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے۔“

تشریح: یہ آرٹیکل گرفتار شدہ افراد کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، تاکہ انہیں غیر ضروری طور پر قید نہ رکھا جائے۔

آرٹیکل 10A: منصفانہ سماعت کا حق/ منصفانہ ٹرائل کا حق

”ہر شخص کو انصاف کے اصولوں کے مطابق ٹرائل کا حق حاصل ہو گا۔“

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت عدالتوں میں ہر شخص کو انصاف کے تقاضوں کے مطابق مقدمہ لڑنے اور فیصلہ سننے کا حق حاصل ہے۔

آرٹیکل 11: غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت/ غلامی، جبری مشقت اور بچوں کے استھصال کی ممانعت

”پاکستان میں غلامی منوع ہے۔ جبری مشقت اور بچوں سے زبردستی کام لینا بھی غیر قانونی ہے۔“

تشریح: یہ آرٹیکل غلامی اور جبری مشقت کو منوع قرار دیتا ہے اور بچوں کو استھصال سے محفوظ رکھتا ہے۔

آرٹیکل 12: مؤثر بہاماضی سزا سے تحفظ/ امراضی میں سرزدگی فعل کی سزا نہ دینا جبکہ تب وہ جرم ناہو

”کسی بھی شخص کو کسی ایسے قانون کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی جو اس کے جرم کے وقت موجود نہ ہو۔“

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت کسی شخص کو امراضی میں کئے کسی ایسے فعل یا عمل کی سزا نہیں دی جاسکتی اگر وہ عمل اس وقت جرم نہیں تھا۔

آرٹیکل 13: دوہری سزا اور اپنے کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ/ دوہری سزا اور خود پر گواہی دینے کی ممانعت

”کسی شخص کو ایک ہی جرم کے لیے دوبار سزا نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی اسے اپنے خلاف گواہی دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔“

تشریح: یہ آرٹیکل فرد کو دوہری سزا اور خود پر کسی مجبوری، زبردستی یا دباؤ کے تحت ازالہ لگانے سے محفوظ رکھتا ہے۔

آرٹیکل 14: شرف انسانی وغیرہ قابل حرمت ہو گا/ انسانی وقار اور نجی زندگی کا تحفظ

”ہر شخص کی عزت نفس اور نجی زندگی کو تحفظ دیا جائے گا۔“

آرٹیکل 15: تشریح: یہ آرٹیکل ہر شہری کو عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے اور اس کی بھی زندگی میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا۔

آرٹیکل 16: نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی / نقل و حرکت کی آزادی

"ہر پاکستانی کو پاکستان کے کسی بھی حصے میں آزاد انقل و حرکت کا حق حاصل ہے۔"

تشریح: یہ آرٹیکل ہر شہری کو ملک میں کہیں بھی رہنے، جانے اور آنے کی آزادی دیتا ہے۔

آرٹیکل 17: اجتماع کی آزادی

"ہر شہری کو پامن طور پر اجتماع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل شہریوں کو اپنے خیالات کے اظہار کے لیے پامن اجتماعات کرنے کا حق دیتا ہے۔

آرٹیکل 18: اجمن سازی کی آزادی / تنظیم سازی کی آزادی

"ہر پاکستانی کو تنظیم بنانے کا حق حاصل ہوگا، بشرطیکہ وہ قانون کے خلاف نہ ہو۔"

تشریح: یہ آرٹیکل شہریوں کو سیاسی، سماجی، یادگیر تنظیمیں بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

آرٹیکل 19: تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی / پیشے اور کاروبار کی آزادی

"ہر شہری کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی بھی پیشے، تجارت، یا کاروبار کا حق ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل ہر شخص کو اپنی مرضی سے کام یا کاروبار کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

آرٹیکل 20: تقریروغیرہ کی آزادی / اظہار رائے کی آزادی

"ہر شہری کو آزادی اظہار کا حق حاصل ہوگا، لیکن یہ قانون، قومی سلامتی، اور اخلاقیات کے تابع ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل شہریوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی آزادی دیتا ہے، لیکن کچھ قانونی حدود کے ساتھ۔

آرٹیکل 21: مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی / مذہبی آزادی

"ہر شخص کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل ہر فرد کو اپنے مذہب کی پیروی اور تبلیغ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

آرٹیکل 22: کسی خاص مذہب کی اغراض کے لئے محصول لگانے سے تحفظ / مذہب کی ترویج کے لیے تیکیں دینے کی ممانعت

"کسی بھی شخص کو ایسے تیکیں دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا جس کا استعمال کسی خاص مذہب کی ترویج کے لیے ہو۔"

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت کسی بھی شہری کو کسی مخصوص مذہب کے فروع کے لیے مالی امداد دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ آزادی اس بات کو یقینی

بناتی ہے کہ ریاست تمام شہریوں کو ان کے مذہبی عقائد کے معاملے میں مساوی تحفظ فراہم کرے اور ان پر کسی ایک مذہب کو سپورٹ کرنے کا دباونہ

ہو۔ یہ سیکولر اصولوں کو تقویت دیتا ہے۔

آرٹیکل 23: مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات / تعلیمی اداروں میں مذہبی آزادی

"کسی شخص کو کسی تعلیمی ادارے میں ایسا مذہبی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا جو اس کے مطابق نہ ہو۔"

تشریح: یہ آرٹیکل یقینی باتا ہے کہ تعلیمی اداروں میں کسی بھی طالب علم کو ایسا مذہبی علم یا تعلیم دینے پر مجبور نہ کیا جائے جو اس کے مذہب کے مطابق نہ ہو۔ مزید یہ کہ یہ تعلیمی اداروں میں مذہبی تلقینوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، تاکہ وہ بغیر کسی خوف یا جر کے اپنی تعلیم حاصل کر سکیں۔

آرٹیکل 24: جائیداد کے متعلق حکم / جائیداد کرنے کا حق

"ہر شہری کو پاکستان کے کسی بھی حصے میں جائیداد کرنے، خریدنے، اور بینچنے کا حق حاصل ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل ہر پاکستانی کو جائیداد کی ملکیت کا حق دیتا ہے، چاہے وہ کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ بینادی حق سماجی انصاف اور معاشری

موقع کے اصول کو فروغ دیتا ہے، تاکہ لوگ بغیر کسی امتیاز کے اپنی زندگی کے لیے وسائل حاصل کر سکیں۔

آرٹیکل 25: حقوق جائیداد کا تحفظ / جائیداد کے تحفظ کا حق

"کسی شخص کی جائیداد کو بغیر قانونی جواز کے ضبط یا ختم نہیں کیا جاسکتا، سوائے عوامی مفاد میں معاوضہ دے کر۔"

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت، کسی بھی شہری کی جائیداد کو غیر قانونی طور پر یا بغیر کسی معقول وجہ کے ضبط نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ریاست عوامی مفاد کے لیے جائیداد لینا چاہے، تو اس کے بد لے مناسب معاوضہ دینا لازمی ہوگا۔ یہ جائیداد کے حقوق اور انصاف کو یقینی بناتا ہے۔

آرٹیکل 25: شہریوں سے مساوات/قانون کے سامنے مساوات

"تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں اور کسی سے رنگ، نسل، جنس، یا کسی بھی بنیاد پر امتیاز نہیں بردا جائے گا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل شہریوں کو مساوی حقوق دیتا ہے اور کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کو روکنے کا عزم کرتا ہے۔ اس میں خاص طور پر خواتین اور اقلیتوں کے لیے مساوی موقع کی صفائحہ شامل ہے، تاکہ ہر فرد کو یہاں موضع حاصل ہوں۔

آرٹیکل 26: عام مقامات میں داخلہ سے متعلق عدم امتیاز/عوامی مقامات تک رسائی کا حق

"تمام شہریوں کو عوامی مقامات، جیسے پارک، تعلیمی ادارے، اور ہوٹل، تک رسائی حاصل ہوگی، بغیر کسی امتیاز کے۔"

تشریح: یہ آرٹیکل یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی شہری کو عوامی مقامات تک رسائی سے محروم نہ کیا جائے، چاہے وہ کسی بھی مذہب، نسل، یا ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سے معاشرتی مساوات کو فروغ ملتا ہے۔

آرٹیکل 27: ملازمتوں میں امتیاز کیخلاف تحفظ/روزگار میں امتیاز کی ممانعت

"کسی شہری کو سرکاری ملازمت یا کسی پیشے میں مذہب، نسل، ذات، جنس یا علاقے کی بنیاد پر امتیاز کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل لوگوں کو برابر روزگار کے موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے تحت کسی بھی فرد کو نوکری یا کام کے موقع سے محروم نہیں کیا جاسکتا صرف اس کے مذہب یا علاقے کی بنیاد پر۔ یہ خاص طور پر کمزور طبقات کے لیے اہم ہے تاکہ وہ بھی ترقی کے موقع حاصل کر سکیں۔

آرٹیکل 28: زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ/ثقافتی اور سماجی حقوق کا تحفظ

"کسی بھی شہری کو اپنی زبان، رسم و رواج، یا ثقافت کو محفوظ رکھنے اور اس کی ترویج کرنے کا حق حاصل ہوگا۔"

تشریح: یہ آرٹیکل ہر علاقے اور کمیونٹی کو اپنے کلھر، زبان، اور روایت کو محفوظ رکھنے کا حق دیتا ہے۔ یہ پاکستان کے مختلف ثقافتی گروہوں کو مساوی تحفظ اور آزادی فراہم کرتا ہے۔

آرٹیکل 29 سے 40: پالیسی کے اصول (بنیادی حقوق کے وسیع تناظر میں): یہ آرٹیکل پالیسی کے اصولوں پر مشتمل ہیں، جو بنیادی حقوق کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ یہ سیشن پاکستان میں عوام کی فلاح و بہبود، اقلیتوں کے تحفظ، سماجی انصاف، اور معاشری موقع کے بارے میں ریاست کی ذمہ داریوں کو بیان کرتا ہے۔

آرٹیکل 29: حکمت عملی کے اصول/اسلامی طریق زندگی کے فروغ کے لیے اقدامات

"ریاست، عوام کو ایسا ماحول مہیا کرے گی جہاں وہ قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔"

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کو فروغ دے اور ایسا نظام قائم کرے جہاں لوگ قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس میں انصاف، مساوات اور بھائی چارے جیسے اقدار کی حمایت شامل ہے۔

آرٹیکل 30: حکمت عملی کے اصولوں کی نسبت ذمہ داری/اسلامی نظریاتی کو نسل

"ریاست ایک اسلامی نظریاتی کو نسل قائم کرے گی، جو اس بات کا جائزہ لے گی کہ موجودہ قوانین اسلامی اصولوں کے مطابق ہیں یا نہیں۔"

تشریح: یہ آرٹیکل اسلامی نظریاتی کو نسل کے قیام کا حکم دیتا ہے، تاکہ قوانین کو اسلامی شریعت کے مطابق بنایا جاسکے اور اسلام کے اصولوں پر عمل در آمد یقینی ہو۔

آرٹیکل 31: اسلامی طریق زندگی/اسلامی تعلیمات کا فروغ

"ریاست اسلامی تعلیمات کو فروغ دے گی اور مسلمانوں کو دین کے بنیادی اصولوں کی تعلیم دے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تعلیم فراہم کرنے کا حکم دیتا ہے اور انہیں اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔

آرٹیکل 32: بلدیاتی اداروں کا فروغ / مقامی حکومتوں کے قیام کی ہدایت
"ریاست ایسے ادارے قائم کرے گی جو مقامی حکومتوں کے نظام کو فروغ دیں اور عوام کی شرکت کو پیشی بنائیں۔"

تشریح: یہ آرٹیکل مقامی سطح پر حکومت کے نظام کی ترقی کی بات کرتا ہے تاکہ عوام اپنے فیصلوں میں براہ راست حصہ لے سکیں اور اختیارات نچالی سطح پر منتقل ہوں۔

آرٹیکل 33: علاقائی اور دیگر مماثل تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی / اقلیتوں کا تحفظ
"ریاست اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی اور ان کے ساتھ امتیاز کے خاتمے کے لیے اقدامات کرے گی۔"

تشریح: اس آرٹیکل میں ریاست کو اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی اور سماجی حقوق کا تحفظ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ وہ برابری کی بنیاد پر اپنی زندگی گزار سکیں۔

آرٹیکل 34: قومی زندگی میں عورتوں کی مکمل شمولیت / خواتین کی فلاں و بہبود
"ریاست خواتین کی مکمل شمولیت اور مساوی حقوق کو فروغ دے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل خواتین کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور ان کی ترقی کے لیے اقدامات کرنے کا حکم دیتا ہے، تاکہ وہ ملک کی معاشی اور سماجی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

آرٹیکل 35: خاندان وغیرہ کا تحفظ / خاندان کا تحفظ
"ریاست خاندان، ماں، بچے اور کمزور افراد کے تحفظ کو پیشی بنائے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل خاندان کے ادارے کو مضبوط کرنے اور کمزور افراد کو سماجی انصاف فراہم کرنے کی بات کرتا ہے، تاکہ معاشرہ مضبوط بنیادوں پر قائم رہے۔

آرٹیکل 36: اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ
"ریاست اقلیتوں کے جائز حقوق اور ان کے مذہبی، سماجی اور ثقافتی تحفظ کو پیشی بنائے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل اقلیتوں کو برابری کی بنیاد پر تحفظ فراہم کرتا ہے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی اور سماجی معمولات انجام دے سکیں۔

آرٹیکل 37: معاشرتی انصاف کا فروغ / اور معاشرتی برائیوں کا خاتمه / سماجی انصاف اور فلاں و بہبود کے اصول
"ریاست سماجی انصاف، صحت، تعلیم، اور عوام کی فلاں و بہبود کو فروغ دینے کے اقدامات کرے گی۔"

تشریح: اس آرٹیکل کے تحت ریاست کو تعلیم، صحت، اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ہر شہری کو مساوی موقع حاصل ہوں۔

آرٹیکل 38: عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاں و بہبود کا فروغ / اقتصادی انصاف
"ریاست غربت کے خاتمے اور تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل تمام شہریوں کو خوارک، لباس، رہائش، اور صحت کی سہولیات مہیا کرنے اور معاشی ناہمواری کو کم کرنے کی بات کرتا ہے۔
آرٹیکل 39: مسلح افواج میں عوام کی شرکت / قومی وسائل کی منصفانہ تقسیم
"ریاست قومی وسائل کی منصفانہ تقسیم پیشی بنائے گی تاکہ ہر علاقے کو مساوی ترقی ملے۔"

تشریح: یہ آرٹیکل تمام علاقوں کی کیساں ترقی کی ضرورت پر زور دیتا ہے، تاکہ معاشی ناہمواری کو کم کیا جاسکے اور ملک کے تمام حصوں کو ترقی کے کیساں موقع فراہم کیے جاسکیں۔

آرٹیکل 40: عالم اسلام سے رشتے استوار کرنا اور بین الاقوامی امن کو فروغ دینا / اقوام عالم کے ساتھ دوستانہ تعلقات
"ریاست اقوام عالم کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے اور امن و سلامتی کے فروغ کے فروغ کے لیے اقدامات کرے گی۔"

تشریح: یہ آرٹیکل پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اصولوں کا تعین کرتا ہے، تاکہ عالمی امن، سلامتی، اور تعاون کے لیے دیگر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے جاسکیں۔

شہری ذمہ داریاں اور فرائض (Civic Responsibilities and Duties)

شہری ذمہ داریاں:

شہری ذمہ داریاں وہ کام اور فرائض ہیں جو کسی معاشرے کے ہر فرد پر لاگو ہوتے ہیں تاکہ وہ ایک اچھا اور ذمہ دار شہری بن سکے۔ یہ ذمہ داریاں قانونی طور پر لازم نہیں ہوتیں، لیکن یہ معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ شہری ذمہ داریاں اخلاقی اور سماجی اصولوں پر مبنی ہوتی ہیں، جو شہریوں کو معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ ایک باشمور اور ذمہ دار شہری کے لیے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

1: ووٹ ڈالنا: ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لے کر اپنی رائے دے۔ ووٹ ڈالنا جمہوریت کو مضبوط بناتا ہے اور ملک کی قیادت کے انتخاب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2: قانون کی پابندی کرنا: قوانین کی پاسداری معاشرتی نظم و ضبط کی بنیاد ہے۔ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹرینک قوانین، عدالتی احکام، اور دیگر قانونی ضوابط کی پیروی کرے۔

3: ٹکیس ادا کرنا: ملک کی میشیٹ کو مستحکم کرنے کے لیے شہریوں کا وقت پر ٹکیس ادا کرنا لازمی ہے۔ ٹکیس سے قومی ترقیاتی منصوبے اور عوامی خدمات ممکن ہوتی ہیں۔

4: سماجی انصاف کو فروغ دینا: معاشرے میں نا انصافی، ظلم، اور تعصّب کے خلاف آواز اٹھانا اور مساوات کو فروغ دینا ہر شہری کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

5: تعلیم حاصل کرنا اور دوسروں کو تعلیم دینا: تعلیم حاصل کرنا شہری ترقی کی بنیاد ہے۔ یہ ذمہ داری ہر فرد پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم پر توجہ دے۔

6: ماحولیاتی تحفظ: ماحول کی صفائی، پانی کا درست استعمال، اور درخت لگانے جیسے اقدامات شہریوں کی ذمہ داری ہیں تاکہ آنے والی نسلوں کو بہتر ماحول فراہم ہو۔

7: دوسروں کا احترام کرنا: ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ دیگر شہریوں کے جذبات، عقائد، اور ثقافتوں کا احترام کرے تاکہ معاشرتی ہم آہنگی قائم رہے۔

8: قومی ترقی میں حصہ لینا: معاشرتی فلاج و بہبود کے منصوبوں، رضا کارانہ کاموں، اور دیگر سرگرمیوں میں حصہ لینا قومی ترقی کی حمایت کے متادف ہے۔

9: امن قائم رکھنا: ہر شہری کو چاہئے کہ وہ اپنے روئے اور عمل سے معاشرے میں امن قائم رکھنے میں مدد کرے۔

10: رائے عامہ بنانا: ملک کے سیاسی، سماجی، اور اقتصادی مسائل پر اپنی رائے دینا اور حکومتی پالیسیوں میں اصلاح کی تجویز دینا شہری ذمہ داری ہے۔

11: ملک کی حمایت کرنا: مشکل حالات، قدرتی آفات، یادگیر بحرانوں میں ریاست اور قومی اداروں کی مدد کرنا شہریوں کی ذمہ داری ہے۔

12: سماجی تعلقات کو مضبوط کرنا: اپنے علاقے اور کمیونٹی کے افراد کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنا تاکہ ایک مضبوط سماجی نظام قائم ہو۔

13: صحت عامہ کی دیکھ بھال: اپنے خاندان کی صحت کے ساتھ ساتھ کمیونٹی میں صفائی اور بیماریوں کی روک ٹھام کے لیے اقدامات کرنا شہری ذمہ داری ہے۔

14: عوامی وسائل کا خیال رکھنا: سرکاری املاک، جیسے پارک، سڑکیں، اور اسپتا لوں کا درست استعمال کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہر شہری پر لازم ہے۔

15: جانداروں کے حقوق کی حفاظت: جانوروں اور دیگر جانداروں کے حقوق کا خیال رکھنا ایک مہذب شہری ہونے کی نشانی ہے۔

16: ٹرینک قوانین کی پابندی کرنا: رو ٹیفٹی کے اصولوں پر عمل کرنا، اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔

17: شہری مسائل کو حل کرنے میں مدد دینا: شہری انتظامیہ کو مسائل کی نشاندہی کرنا اور ان کے حل کے لیے تعاون فراہم کرنا ذمہ داری ہے۔

18: ملک کی عزت بڑھانا: اپنے اعمال اور کردار سے ملک کی عزت میں اضافہ کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔

19: خیرات دینا: ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا، معاشرتی ہم آہنگی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

20: نظم و ضبط قائم رکھنا: ذاتی، سماجی، اور قومی سطح پر نظم و ضبط قائم رکھنا شہری ذمہ داری ہے۔

شہری فرائض (Duties Civic)

شہری فرائض قانونی طور پر لازم ہیں اور انہیں پورا کرنا ہر شہری پرفرض ہے۔ ان فرائض کو پورا کرنا معاشرتی نظام کے قیام اور ریاست کے استحکام کے لیے ضروری ہے۔ یہ فرائض پورے معاشرے کی فلاج و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

1: قانون پر عمل کرنا: ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ ملکی قوانین کی پابندی کرے۔ قوانین کی خلاف ورزی سے معاشرے میں افراتفری پیدا ہوتی ہے۔

2: قومی دفاع میں حصہ لینا: ملک کی حفاظت کے لیے ضرورت پڑنے پر اپنی خدمات فراہم کرنا، چاہے وہ فوج میں شامل ہو کر ہو یا کسی اور طریقے سے۔

3: ووٹ ڈالنا: یہ قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ شہری انتخابات میں اپنی شرکت یقینی بنائیں۔

4: عدالتی میں تعاون کرنا: عدالتی معاملات میں گواہی دینا یا کسی مقدمے میں حقوق فراہم کرنا ہر شہری کی قانونی ذمہ داری ہے۔

5: نکیس ادا کرنا: نکیس نہ دینا غیر قانونی عمل ہے، جو ملکی ترقی کے عمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔

6: بچوں کو تعلیم دینا: بچوں کو معیاری تعلیم دلوانا والدین کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

7: بچوں کی رجسٹریشن: پیدائش، موت، اور دیگر اہم واقعات کی رجسٹریشن کروانا شہریوں کا قانونی فریضہ ہے۔

8: صفائی کا خیال رکھنا: اپنے علاقے اور گلیوں کی صفائی برقرار رکھنا ہر شہری پر لازم ہے۔

9: جرائم کی اطلاع دینا: کسی غیر قانونی سرگرمی یا جرم کی فوری اطلاع دینا شہری فرائض کا حصہ ہے۔

10: ریاستی نظام کی حمایت: ریاستی اداروں کی سالمیت کو یقینی بنانا اور ان کا احترام کرنا ہر شہری پر لازم ہے۔

11: پولیس سے تعاون کرنا: آمن و امان کے قیام میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون فراہم کرنا۔

12: قومی اعداد و شمار میں شرکت: مردم شماری یادگیر قومی سرویز میں شامل ہونا۔

13: قومی تہواروں میں شرکت: قومی تہواروں کو احترام اور جوش و جذبے کے ساتھ منانا۔

14: شہری مسائل کے حل میں شرکت: ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ حکومت اور دیگر اداروں کو مسائل کے حل میں تجاویز دے۔

15: شہری املاک کی حفاظت: سرکاری وسائل، جیسے اسکول، اسپتال، اور پارکس کا درست استعمال اور ان کی حفاظت۔

16: دفاعی خدمات کی حمایت: فوج اور دیگر دفاعی اداروں کی مدد اور حمایت۔

17: جرائم کو چھپانے سے گریز: کسی بھی جرم کی معلومات چھپانے کے بجائے متعلقہ حکام کو اطلاع دینا۔

18: ملکی پرچم اور علامتوں کا احترام: قومی پرچم اور دیگر علامتوں کا احترام کرنا ہر شہری پر لازم ہے۔

19: دیگر شہریوں کے حقوق کی حفاظت: دوسرا شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنا اور ان کی آزادیوں کا احترام کرنا۔

20: ایم جسی میں تعاون: قدرتی آفات، حادثات، یادگیر ہنگامی حالات میں حکومت اور عوام کی مدد کرنا۔

شہری ذمہ داریاں معاشرتی ذمہ داریوں کا حصہ ہیں، جبکہ شہری فرائض قانونی تقاضوں پر مبنی ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک مٹھکم اور مثالی معاشرہ تشكیل دینا

ہے جہاں ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو پوری ایمانداری سے پورا کرے۔

شہری باہمی میل ملاپ میں اخلاقی پہلو (جوابدی، عدم تشدد، پرامن مکالمہ، شاشٹگی وغیرہ)

(Ethical considerations in civic engagement (accountability, non-violence, peaceful dialogue, civility, etc.)

شہری میل جوں / میل ملاپ (Civic Engagement) میں اخلاقی اصول:

شہری شمولیت یا شہریوں کا باہمی میل ملاپ ایک ایسا عمل ہے جس میں افراد اور گروہ مل کر معاشرتی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس عمل

میں اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا انتہائی اہم ہے تاکہ ہر ایک کی عزت، تحفظ، عزت نفس کا سلامت رہنا، اور ترقی یقینی بنائی جاسکے۔ اخلاقی اصول وہ رہنمای اصول ہیں جو اس بات کی رہنمائی کرتے ہیں کہ ہم اپنے اقدامات اور رویے کو کس طرح ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں۔ ذیل میں شہری شمولیت میں استعمال ہونے والے اہم اخلاقی اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں جن کا ایک ذمہ دار شہری کے کردار کو اخلاقی قیطور پر بہتر، مثبت اور مفید بناتے ہیں۔ ان اخلاقی پہلوؤں کا خیال رکھنا صرف فرد کی ذمہ داری ہے بلکہ اس سے پورے معاشرتی نظام میں بہتری آتی ہے۔

1: جوابدی (Accountability): شہری کو اپنی کارروائیوں کا جوابدہ ہونا چاہیے۔ جب وہ کوئی کام کرے، تو اس کے نتائج کا اس پر اثر پڑتا ہے اور اسے ان نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ مثال: اگر آپ نے عوامی وسائل کا غلط استعمال کیا تو آپ کو اس کا حساب دینا ہوگا۔

2: عدم تشدد (Non-Violence): تشدد سے گریز کرنا ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔ مسائل کو حل کرنے کے لئے تشدیکی بجائے پر امن طریقے اپنانا ضروری ہے۔ مثال: کسی سیاسی مسئلے پر احتجاج کرتے وقت پر امن طریقے اپنانا، جیسے کہ مظاہرے بغیر کسی تشدد کے۔

3: پر امن مکالمہ (Dialogue Peaceful): مختلف رائے رکھنے والوں کے ساتھ بات چیت اور گفتگو کرنا، تاکہ مسائل کو سمجھا جاسکے اور اختلافات کو حل کیا جاسکے۔ مثال: اگر آپ کا کسی سے اختلاف ہو تو آپ کو اپنا موقف پر امن طریقے سے بیان کرنا چاہیے۔

4: شاشستگی (Civility): دوسروں کے ساتھ عزت اور شاشستگی کے ساتھ پیش آنا، چاہے آپ کے خیالات مختلف ہوں۔ مثال: کسی محفل یا جلس میں دوسروں کو احترام دیتے ہوئے اپنی بات رکھنا۔

5: عزت نفس (Respect-Self): شہریوں کو اپنی عزت نفس کو برقرار رکھنا چاہیے، اور دوسروں کی عزت نفس کا بھی احترام کرنا چاہیے۔ مثال: اپنے کام اور کردار سے اپنی عزت بنانا اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا۔

6: سچائی (Truthfulness): سچ بولنا اور حقیقت کو تسلیم کرنا ایک اہم اخلاقی اصول ہے جو معاشرتی اعتماد کو بڑھاتا ہے۔ مثال: اگر آپ غلطی کرتے ہیں تو سچ بولنا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنا۔

7: خود مختاری (Independence): ایک ذمہ دار شہری اپنی زندگی کے فیصلے خود کرتا ہے اور معاشرتی اصولوں کے مطابق اپنی آزادی کا استعمال کرتا ہے۔ مثال: کسی بھی فیصلے کو انفرادی طور پر کرنا، جو آپ کی ذاتی آزادی میں رکاوٹ نہ ہو۔

8: ایمانداری (Honesty): شہریوں کو ایمانداری سے کام کرنا چاہیے اور غلط بیانی سے گریز کرنا چاہیے۔ مثال: جب آپ کسی کام کی رپورٹ پیش کرتے ہیں، تو اس میں تمام حقائق اور معلومات شامل کریں۔

9: مساوات (Equality): سب کو برابر حقوق فراہم کرنا اور کسی کے ساتھ تفریق نہ کرنا۔ مثال: رنگ، نسل یا نامہب کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک نہ کرنا۔

10: مسئلے کا حل (Solving Problem): شہریوں کو معاشرتی مسائل کے حل کے لیے سارٹ اور پر امن طریقے تلاش کرنے چاہیے۔ مثال: اگر کسی محلے میں پانی کی کمی ہو تو عوامی سطح پر مشاورت کر کے اس کا حل نکالنا۔

11: سماجی ذمہ داری (Social Responsibility): شہریوں کو اپنی کمیوٹی کی فلاج و بہبود کے لیے کام کرنا چاہیے۔ مثال: فلاجی تنظیموں میں مدد دینا یا رضا کار انہ طور پر کام کرنا۔

12: رہنمائی (Leadership): ایک شہری کو رہنمائی فراہم کرنی چاہیے اور دوسروں کو اپنے کاموں کی طرف راغب کرنا چاہیے۔ مثال: اگر آپ کسی ٹیم کے حصہ ہیں، تو ان کی حوصلہ افزائی کریں اور انہیں بہتر کام کرنے کی ترغیب دیں۔

13: انتہائی ذمہ داری (Responsibility): ہر شہری کو اپنی ذمہ داریوں کا شعور ہونا چاہیے اور انہیں پورا کرنا چاہیے۔ مثال: کسی عوامی محفل یا ملاقات میں اپنا وقت اور وسائل بروقت فراہم کرنا۔

14: محبت اور ہمدردی (Compassion and Love): دوسروں کے ساتھ محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا، خاص طور پر ضرورت مند افراد کے ساتھ۔ مثال: غمگین یا پریشان حال افراد کی مدد کرنا اور ان کی بہت بڑھانا۔

15: نیک نیت (Good Intentions): شہریوں کو نیک نیت سے کام کرنا چاہیے اور کسی کا نقصان کرنے کے بجائے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثال: کسی کو فرض دیتے وقت اس کی مدد کرنے کی نیک نیت رکھنا۔

16: صبر (Patience): مشکل حالات میں صبر اور تحمل سے کام لینا۔ مثال: جب آپ کو کسی مسئلے کا فوری حل نہ ملے، تو صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔

17: شراکت داری (Cooperation): معاشرتی بہتری کے لئے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا۔ مثال: لوگوں کے ساتھ مل کر صفائی مہم میں حصہ لینا یا کسی اجتماعی مسئلے کو حل کرنا۔

18: خود انصاری (Self-Reliance): خود پر اعتماد کرنا اور دوسروں پر زیادہ انجصار نہ کرنا۔ مثال: اپنے کام خود کرنا اور دوسروں سے مدد لینے کی بجائے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرنا۔

19: صحت کی دیکھ بھال (Health Care): صحت کی اہمیت کو سمجھنا اور اپنی صحت کا خیال رکھنا۔ مثال: مناسب خواراک، ورزش، اور باقاعدگی سے طبعی معائبلہ کرنا۔

20: مخلصی (Sincerity): ہر کام میں سچائی اور ایمانداری کی بنیاد پر مخلص ہونا۔ مثال: کام میں لگن اور خلوص سے کام کرنا، نہ کہ صرف ذاتی مفاد کی خاطر۔

21: ہم آہنگی (Harmony): معاشرے میں، ہم آہنگی اور رواداری کو فروغ دینا۔ مثال: مختلف مذاہب یا ثقافتوں کے درمیان امن اور بھائی چارے کے تعلقات قائم کرنا۔

22: اخلاقی تربیت (Moral Training): دوسروں کو اچھے اخلاق سکھانا اور خود بھی ان پر عمل کرنا۔ مثال: بچوں کو سکھانا کہ کیسے احترام، ایمانداری اور اخلاقی ذمہ داریوں کا خیال رکھیں۔

23: عدل و انصاف (Justice): سب کے ساتھ انصاف سے پیش آنا اور کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کرنی۔ مثال: اپنے کام میں ہمیشہ انصاف کو اہمیت دینا۔

24: اچھی عادات (Good Habits): اچھی عادات کو اپنانا اور ان کی پروش کرنا۔ مثال: وقت کی پابندی، صفائی، اور دیانت داری جیسے اچھے اصولوں کو اپنانا۔

25: امید اور حوصلہ (Encouragement and Hope): مشکل وقت میں دوسروں کو حوصلہ دینا اور انہیں امید دلانا۔ مثال: کسی دوست یا رشتہ دار کی حمایت کرنا جب وہ پریشان ہوں۔

یہ اخلاقی اصول شہری شراکت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہم نہ صرف اپنے معاشرے میں ثابت تہذیبی لاسکتے ہیں بلکہ ایک ایسا ماحول بھی تشكیل دے سکتے ہیں جہاں انصاف، امن، اور ہم آہنگی ہو۔

مشقی سوالات

مختصر سوالات:

1. پاکستان کے آئین 1973 کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق کیا ہیں؟

2. شہریوں کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں؟

3. شہری باہمی میل جوں میں اخلاقی پہلو کیا ہیں؟

4. عدم تشدد اور پرامن مکالمے کی اہمیت کیا ہے؟

تفصیلی سوالات:

1. پاکستان کے آئین 1973 کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کا تفصیل سے جائزہ لیں۔

2. شہریوں کی ذمہ داریوں اور فرائض پر تفصیل سے روشنی ڈالیں، اور ان کا معاشرتی ہم آہنگی میں کردار بیان کریں۔

3. شہری باہمی میل جوں میں اخلاقی پہلو (جو ابدی، عدم تشدد، پرامن مکالمہ، شائستگی وغیرہ) کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کریں۔

باب نمبر 5: کمیونٹی شمولیت / باہمی میل ملاپ (Community Engagement)

کمیونٹی کا تصور، نوعیت اور خصوصیات۔ کمیونٹی کی تعریف:

کمیونٹی ایک ایسا گروہ ہے جس میں افراد یا مختلف گروہوں میں مشترکہ مفادات، مقصد یا جغرافیائی علاقے کی بنیاد پر آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ کمیونٹی میں رہنے والے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں، اپنی مشکلات اور خوشیوں کو آپس میں بانٹتے ہیں، اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اجتماعی فلاج و بہبود حاصل ہو سکے۔ یہ سماجی روابط کی ایک شکل ہے جہاں تعاون، اعتماد، اور مشترکہ اقدار کی اہمیت ہوتی ہے۔

ابن خلدون، جو ایک مشہور عرب مورخ اور فلسفی تھے، نے کمیونٹی کی تعریف کو اپنے مشہور نظریہ عصیہ (Asabiyyah) کے ذریعے بیان کیا۔ ابن خلدون کا کہنا تھا کہ کمیونٹی کے افراد کے درمیان جذبہ بہقتوں اور اجتماعی تعلقات اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ایک گروہ یا معاشرہ مضبوط اور مستحکم رہے۔ ابن خلدون نے کہا:

"کمیونٹی کی طاقت اور استحکام کا دار و مدار اس کے افراد کے درمیان تعلقات اور گروہی اتحاد پر ہوتا ہے۔ جب افراد کے درمیان 'عصیہ' یا گروہی وابستگی مضبوط ہوتی ہے، تو وہ ایک دوسرے کے لئے کام کرتے ہیں اور معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی سطح پر ترقی کی طرف بڑھتے ہیں۔"

مشہور مفکر ایمیلز ڈورکہم (Durkheim Émile) نے کمیونٹی کی تعریف کی ہے: "کمیونٹی کا وجود ایک اجتماعی شعور پر ہوتی ہے، جہاں فرد اپنی ذاتی مفادوں کو اجتماعی مفاد کے ساتھ جوڑتا ہے، اور اس کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی حاصل کی جاتی ہے۔"

مشہور ماہر معاشرت میگنیس (Tönnies) نے کمیونٹی کی تعریف اس طرح کی:

"کمیونٹی وہ سماجی تعلقات ہیں جو افراد کو اون کے مشترکہ اقدار، رسم و رواج اور احوال کے تحت آپس میں جوڑتے ہیں۔ کمیونٹی کا مقصد اجتماعی فلاج، ہم آہنگی اور تعاون ہوتا ہے، جہاں افراد ایک دوسرے کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

(Concept of Community)

کمیونٹی کا بنیادی تصور اس بات پر مشتمل ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہیں، کام کریں اور اپنے مفادات کو پورا کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ یہ سماجی رشتہ افراد کو ایک ایسی مجموعہ میں تبدیل کرتا ہے جہاں وہ مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے افراد کسی طریقے سے آپس میں جڑے ہوتے ہیں، چاہے وہ جغرافیائی طور پر ایک ہی علاقے میں رہتے ہوں یا مشترکہ دلچسپیوں کی بنیاد پر۔ کمیونٹی کے تصور کا انطہار مختلف شکلوں میں ہو سکتا ہے جیسے کہ جغرافیائی، ثقافتی، مذہبی، یا محض مشترکہ مفادات کی بنیاد پر۔ ہر کمیونٹی کی اپنی ایک نوعیت، خصوصیات اور ضروریات ہوتی ہیں جو سے منفرد بناتی ہیں۔ کمیونٹی میں شامل افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں اور آپس میں مدد کرتے ہیں تاکہ اپنی اجتماعی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

(Nature of Community)

کمیونٹی کی نوعیت Nature یہ ہوتی ہے کہ لوگ آپس میں جڑے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ایک ہی جگہ یا مقصد کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، مشترکہ مسائل حل کرتے ہیں اور اپنے وسائل ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے ہیں۔ کمیونٹی میں لوگ مل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ سب کی زندگی بہتر ہو سکے۔

1: اجتماعی تعلقات: کمیونٹی کے افراد آپس میں گھرے تعلقات رکھتے ہیں جن میں محبت، تعاون اور باہمی احترام شامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک گاؤں کے لوگ آپس میں بہت قریب ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

2: مشترکہ مفادات: کمیونٹی کے افراد کے درمیان کچھ مشترکہ مفادات ہوتے ہیں، جیسے کہ ثقافت، مذہب یا جغرافیائی علاقہ۔ مثال کے طور پر ایک مذہبی کمیونٹی کے لوگ اپنے مشترکہ عقائد کے تحت آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔

3: ثقافتی ورثہ: کمیونٹی کے افراد ایک خاص ثقافت، روایات اور عادات کو برقرار رکھتے ہیں جو سلسلہ منتقل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے مختلف قبائل میں ان کی مخصوص زبانیں، رسومات اور تہوار ہوتے ہیں۔

4: اجتماعی ذمہ داری: کمیونٹی کے افراد ایک دوسرے کی فلاں و بہبود کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہ ذمہ داریاں مختلف کاموں جیسے تعلیم، صفائی، صحبت کی دیکھ بھال اور دیگر سماجی خدمات کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک شہری کمیونٹی میں لوگ اپنے محلے کی صفائی کے لیے مشترک طور پر کام کرتے ہیں۔

5: جغرافیائی تعلق: کمیونٹی اکثر ایک جغرافیائی علاقے میں قائم ہوتی ہے جیسے ایک گاؤں، محلہ، یا شہر۔ افراد جغرافیائی حدود کے اندر رہ کر آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔

6: سماجی ہم آہنگی: کمیونٹی میں افراد کے درمیان ایک ہم آہنگی اور تجھیتی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، کسی قدرتی آفات کے دوران، کمیونٹی کے افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، چاہے ان کے درمیان ذاتی اختلافات ہوں۔

مثال: گاؤں کی کمیونٹی: ایک گاؤں کے لوگ، جن میں کسان، ہنرمند، اور تاجر شامل ہیں، اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ گھرے تعلقات رکھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، اپنے مسائل پر مشاورت کرتے ہیں، اور اپنے ثقافتی رسومات جیسے میلیوں، عید یا شادی کی تقریبات میں حصہ لیتے ہیں۔

شہری کمیونٹی: ایک شہر میں لوگ مختلف پس منظر سے ہوتے ہیں، جیسے مختلف مذاہب، ثقافتوں اور زبانوں کے لوگ۔ لیکن وہ ایک دوسرے کے ساتھ شہر کے وسائل کا استعمال کرتے ہیں اور شہری مسائل جیسے پانی، بجلی، سڑکوں کی صفائی، اور تعلیم کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

کمیونٹی کی خصوصیات (Characteristics of Community)

کمیونٹی کی خصوصیات وہ خاص باتیں ہیں جو کسی بھی گروہ کو کمیونٹی بناتی ہیں اور اس کی شناخت فراہم کرتی ہیں۔ کمیونٹی کی خصوصیات افراد کے باہمی تعلقات، مشترکہ مفادات، ثقافتی ورثہ، جغرافیائی حدود اور اجتماعی ذمہ داریوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

1: اجتماعی تعلقات (Social Relations): کمیونٹی کے افراد کے درمیان گھرے تعلقات ہوتے ہیں جو محبت، تعاوون اور احترام پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ تعلقات صرف ذاتی مفادات کے لیے نہیں ہوتے بلکہ اجتماعی فلاں کے لیے بھی ہوتے ہیں۔ مثال: ایک گاؤں میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، جیسے کسان آپس میں فصلوں کی معلومات شیئر کرتے ہیں یا پیار کو علاج کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

2: مشترکہ مفادات (Common Interests): کمیونٹی کے افراد ایک یا زیادہ مشترکہ مفادات رکھتے ہیں، جیسے ثقافت، مذہب، یا جغرافیائی حدود کے حوالے سے تعلقات۔ مثال: ایک مذہبی کمیونٹی، جیسے مسلمان، اپنے مشترکہ عقائد اور عبادات جیسے نماز، رمضان اور عید مناتی ہے۔

3: ثقافتی ورثہ (Cultural Heritage): کمیونٹی میں ایک خاص ثقافتی ورثہ ہوتا ہے جو سلسلہ منتقل ہوتا آرہا ہوتا ہے۔ یہ ورثہ زبان، موسیقی، کھانے، تہوار، اور دیگر ثقافتی رسومات پر مبنی ہوتا ہے۔

مثال: پاکستان کے مختلف صوبوں میں خاص ثقافتی رسومات اور لباس جیسے بلوجی اجرک یا پنجابی ٹوپی ہیں جو ان کی ثقافت کی پہچان ہیں۔

4: جغرافیائی تعلق (Geographical Connection): کمیونٹی اکثر جغرافیائی طور پر جڑی ہوتی ہے۔ یہ کمیونٹی ایک مخصوص علاقے یا مقام میں رہنے والے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ مثال: ایک شہر یا گاؤں کی کمیونٹی جس کے لوگ ایک ہی جغرافیائی علاقے میں رہتے ہیں اور روزمرہ کے مسائل جیسے پانی، بجلی، سڑکوں کی صفائی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

5: اجتماعی ذمہ داری (Collective Responsibility): کمیونٹی میں ہر فرد پر اجتماعی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ ذمہ داریاں کمیونٹی کی فلاں و بہبود کے لیے ہوتی ہیں جیسے تعلیم، صحت، صفائی، اور امن و امان کا تحفظ۔ مثال: شہری کمیونٹی میں لوگ اپنے محلے کی صفائی کے لیے باہمی طور پر ذمہ داری اٹھاتے ہیں یا فلاںی تنظیموں کے ذریعے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

6: سماجی ہم آہنگی (Social Cohesion): کمیونٹی کے افراد کے درمیان ایک سماجی ہم آہنگی ہوتی ہے، یعنی افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعاوون کرتے ہیں اور اجتماعی مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ مثال: قدرتی آفات جیسے زلزلے یا سیالاب کے دوران، کمیونٹی کے افراد ایک

دوسرے کی مدد کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

7: سیاسی تعلقات (Political Relations): کمیونٹی کے افراد اپنے حقوق کے لیے سیاسی سطح پر بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے علاقے کے مسائل حل کرنے کے لیے مقامی حکومت سے رابطہ کرتے ہیں۔ مثال: شہر کے افراد اپنے علاقے کی ترقی کے لیے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیتے ہیں یا حکومتی پالیسیوں کے بارے میں احتجاج کرتے ہیں۔

8: مادی اور غیر مادی وسائل کا اشتراک (Resources Sharing): کمیونٹی کے افراد اپنے وسائل جیسے پیسہ، کھانا، علم یا تجربہ ایک دوسرے کے ساتھ شیरکرte ہیں تاکہ اجتماعی ترقی کی جاسکے۔ مثال: کسی گاؤں میں لوگ آپس میں کھانا بانٹتے ہیں یا کسی مشترکہ مسئلے پر مل کر کام کرتے ہیں جیسے پانی کے مسئلے کو حل کرنا۔

9: دلی روابط (Emotional Bonds): کمیونٹی کے افراد کے درمیان جذباتی تعلقات ہوتے ہیں۔ یہ تعلقات محبت، ہمدردی اور ایک دوسرے کے دکھدرد میں شریک ہونے پر مبنی ہوتے ہیں۔ مثال: کسی کے انتقال پر پورے گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ غم میں شریک ہوتے ہیں اور ان کی مدد کے لیے پیش قدمی کرتے ہیں۔

10: تنوع اور تبھیقی (Unity and Diversity): کمیونٹی میں افراد مختلف نسلوں، قوموں، مذاہب اور عقائد سے ہو سکتے ہیں، لیکن وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اور ایک اجتماعی مقصد کے لیے کام کرتے ہیں۔ مثال: ایک شہر میں مختلف قومیتوں کے افراد جیسے پنجابی، پختہ، بلوچ اور مہاجر ایک ہی جگہ پرہ کر اپنے مختلف اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ سکونت رکھتے ہیں۔

کمیونٹی کی ترقی اور سماجی ہم آہنگی - Community development and social cohesion.

کمیونٹی ڈولپمنٹ اور معاشرتی ہم آہنگی دو اہم تصورات ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں اور کمیونٹی کی فلاں و بہبود اور تبھیقی کو بڑھاتے ہیں۔

1: کمیونٹی ڈولپمنٹ (DevelopmentCommunity): کمیونٹی ڈولپمنٹ کا مطلب ہے کمیونٹی کے افراد کی اجتماعی کوششوں سے ان کی زندگی کے معیار کو بہتر بنانا۔ اس میں کمیونٹی کے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے تعلیم، صحت، انفارسٹرکچر، معاشی ترقی اور سماجی خدمات میں بہتری لانا شامل ہے۔ کمیونٹی ڈولپمنٹ کا مقصد افراد کے درمیان تعاون بڑھانا اور انہیں اپنے مسائل حل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ مثال: ایک گاؤں میں پانی کی کمی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کمیونٹی کے لوگ مل کر ایک نئی پانی کی پائپ لائن لگوانے پر مہم شروع کرنا تاکہ ماحول صاف رہے اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔

2: سوچل ہم آہنگی (SocialCohesion): سوچل کو پیشین کا مطلب ہے کہ کمیونٹی کے افراد کے درمیان اتحاد، تبھیقی اور ہم آہنگی ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور مشترکہ مقاصد کے لیے کام کریں۔ یہ کمیونٹی کی مضبوطی اور ہم آہنگی کو بڑھاتا ہے، تاکہ لوگ مختلف پس منظر، ثقافت یا عقائد کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ سکون سے رہ سکیں۔ مثال: ایک شہر میں مختلف قومیتوں کے لوگ آپس میں مل کر تھوا مناتے ہیں اور ایک دوسرے کے ثقافتی پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں۔ ایک محلے میں مختلف فرقوں کے لوگ آپس میں امن اور محبت سے رہتے ہیں اور کسی بھی نوع کی فرقہ واریت سے بچتے ہیں۔

کمیونٹی ڈولپمنٹ اور سوچل کو پیشین کے ذیل وہ عناصر و اہم اجزاء ہیں جو ان دونوں تصورات کی کامیابی اور ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ یہ عناصر کمیونٹی کو متحكم بناتے ہیں اور افراد کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

کمیونٹی ڈولپمنٹ کے عناصر:

1: رہائشیوں کی شرکت (Participation of Community): کمیونٹی ڈولپمنٹ میں سب سے اہم عنصر لوگوں کی شرکت ہے۔ جب کمیونٹی کے افراد اپنے مسائل کی شناخت اور حل کے عمل میں شامل ہوتے ہیں، تو ترقی کا عمل بہتر ہوتا ہے۔ مثال: ایک گاؤں میں لوگ خود آکر اپنے علاقے کے لیے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے میں حصہ لیتے ہیں۔

2: وسائل کا اشتراک (Resource Sharing): کمیونٹی کے افراد اپنے وسائل جیسے پیسہ، وقت، مہارت اور تجربہ ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے ہیں تاکہ مجموعی فائدہ حاصل ہو سکے۔ مثال: کمیونٹی میں لوگ اپنی زمینوں کا ایک حصہ باغات یا کھیل کے میدانوں کے لیے استعمال کرتے

ہیں۔

3: تعلیمی اور سماجی خدمات (Educational and Services): کمیونٹی کے افراد کی تعلیم اور فلاح کے لیے تعلیمی اداروں، صحت کی سہولتوں اور دیگر سماجی خدمات کا قیام ضروری ہے۔ مثال: ایک کمیونٹی اسکول قائم کرنا جہاں مقامی افراد اپنے بچوں کو معماري تعلیم دلواسکیں۔

4: اقتصادی ترقی (Economic Development): کمیونٹی کی ترقی کے لیے معاشی سرگرمیاں ضروری ہیں تاکہ افراد کی زندگی کے معیار کو ہبھتہ بنایا جاسکے۔ مثال: مقامی کاروباروں کے فروغ کے لیے کمیونٹی میں چھوٹے کاروباروں کا آغاز کرنا۔

5: مواصلات اور روابط (Communication & Networking): کمیونٹی میں باہمی روابط اور موثر مواصلات کو فروغ دینا تاکہ تمام افراد ایک دوسرے سے جڑے رہیں اور کام کرنے میں آسانی ہو۔ مثال: کمیونٹی کے لوگوں کے لیے ایک فیس بک گروپ بنانا تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اطلاعات اور تجویز شیر کر سکیں۔

سوشل ہم آہنگی کے عناصر:

1: اتحاد (Unity): سوشنل کو پیشین کا بنیادی عنصر افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور ہم آہنگی ہے۔ اس کا مقصد کمیونٹی کے اندر مختلف گروپوں کو ایک ساتھ لانا ہے۔ مثال: مختلف ثقافتوں کے افراد ایک ہی تھوار میں شرکت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے عقائد کی عزت کرتے ہیں۔

2: مساوات (Equality): سوشنل کو پیشین میں سب کو یکساں حقوق دینے کا عمل ضروری ہے تاکہ تمام افراد اپنے حقوق اور موقع میں برابری محسوس کریں۔ مثال: کمیونٹی میں خواتین اور مردوں کے درمیان برابری کی موقع فراہم کرنا تاکہ دونوں کے لیے تعلیم اور روزگار کے موقع یکساں ہوں۔

3: برداشت (Tolerance): سوشنل کو پیشین میں افراد کو ایک دوسرے کی ثقافت، نہب بیارائے کے فرق کو برداشت کرنا سکھایا جاتا ہے تاکہ ہم آہنگی اور امن قائم ہو سکے۔ مثال: مختلف نہبوں کے لوگ ایک دوسرے کے نہبی تھواروں میں شرکت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی روایات کا احترام کرتے ہیں۔

4: سماجی ذمہ داری (Social Responsibility): کمیونٹی کے افراد کو اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے تاکہ وہ دوسروں کے حقوق اور فلاح کے لیے کام کر سکیں۔ مثال: کمیونٹی میں کسی کی مدد کرنا، جیسے کسی معدود شخص کے لیے سہولت فراہم کرنا یا بزرگوں کی دیکھ بھال کرنا۔

5: سماجی انصاف (Social Justice): سوشنل کو پیشین میں انصاف کا کردار بہت اہم ہے تاکہ ہر فرد کو مساوی موقع میں اور ان کے ساتھ کسی قسم کی امتیازی سلوک نہ ہو۔ مثال: کمیونٹی میں ایسے قانون بنانا جو سب کو ایک جیسا سلوک فراہم کرے، چاہے وہ کسی بھی رنگ، نسل یا جنس سے تعلق رکھتے ہوں۔ یقیناً، کمیونٹی ڈولپمنٹ اور سوشنل کو پیشین کے عناصر پر مزید نکات شامل کیے جاسکتے ہیں، جو ان دونوں تصورات کو مزید گھرائی سے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

6: مقامی قیادت (Local Leadership): کمیونٹی ڈولپمنٹ میں مقامی قیادت کا کردار بہت اہم ہے۔ اچھی قیادت لوگوں کو درست سمت میں رہنمائی فراہم کرتی ہے اور ترقی کے عمل کو آگے بڑھاتی ہے۔ مثال: ایک کمیونٹی لیڈر جو اپنے علاقے میں تعلیم کے فروغ کے لیے کام کر رہا ہوا اور لوگوں کو مختلف پروگرامز میں شامل کر رہا ہو۔

7: پائیدار ترقی (Sustainable Development): کمیونٹی کے وسائل کا درست استعمال اور ان کا مستقبل میں بھی فائدہ اٹھانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا ضروری ہے۔ مثال: کمیونٹی میں سولرتوا نائی کے منصوبے شروع کرنا تاکہ مستقبل میں بھلی کی کمی نہ ہو۔

8: ثقافتی حفاظت (Cultural Preservation): کمیونٹی میں اپنی ثقافت کو محفوظ رکھنا اور اس کی اہمیت کو جاگر کرنا تاکہ نئی نسل بھی اپنی ثقافت اور روایات سے واقف رہے۔ مثال: مقامی تھواروں یا روایات کو زندہ رکھنے کے لیے ثقافتی پروگرامز اور میلے منعقد کرنا۔

9: سماجی خدمات کی فراہمی (Providing Social Services): کمیونٹی کے افراد کو مختلف سماجی خدمات کی فراہمی جیسے صحت کی سہولتیں، تعلیم، اور روزگار کے موقع۔ مثال: کمیونٹی میں مفت صحت کیپ لگانا یا اسکولوں میں تعلیمی وسائل فراہم کرنا۔

10: خطرات سے نمٹنا (Disaster Management): کمیونٹی ڈولپمنٹ میں قدرتی آفات یا کسی بھی بحران سے نمٹنے کے لیے پیشگی تیاری اور مدد اپیر شامل ہیں۔ مثال: سیلاب یا زلزلے کی صورت میں کمیونٹی کو ایک جنسی پلان فراہم کرنا اور انہیں امدادی کارروائیوں کے لیے تیار

کرنا۔

11: امن و امان (Security and Peace): سوشن کو پیشین میں امن و امان کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ کمیونٹی کے افراد کو ایک محفوظ اور پر امن ماحول فراہم کرتا ہے۔ مثال: کمیونٹی میں جرائم کی روک تھام کے لیے پولیس اور مقامی افراد کے درمیان تعاقون بڑھانا۔

12: پختہ تعلقات (Bonds Strong): کمیونٹی کے افراد کے درمیان پختہ اور مضبوط تعلقات کا ہونا ضروری ہے تاکہ افراد ایک دوسرے پر اعتماد کر سکیں۔ مثال: محل میں لوگوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا اور مشکل حالات میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا۔

13: سماجی ہم آہنگی (Social Harmony): سوشن کو پیشین میں مختلف پس منظر رکھنے والے افراد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا تاکہ اختلافات کے باوجود لوگ ایک ساتھ رہ سکیں۔ مثال: مختلف قوموں یا مذاہب کے افراد کا آپس میں بات چیت کرنا اور ایک دوسرے کے مسائل سمجھنا۔

14: تعلیمی موقع (Educational Opportunities): کمیونٹی کے افراد کے لیے یہاں تعلیمی موقع فراہم کرنا تاکہ سب کو آگے بڑھنے کا برابر موقع ملے۔ مثال: اسکولوں میں اسکالر شپ پروگرامز کا آغاز کرنا یا کمیونٹی میں مفت تعلیم کی سہولت فراہم کرنا۔

15: شہری ذمہ داری (Responsibility of Civic): سوشن کو پیشین میں شہریوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانا تاکہ وہ کمیونٹی کی فلاح میں اپنا کردار ادا کریں۔ مثال: شہر کے صفائی کے پروگرامز میں حصہ لینا یا ماہول کو صاف رکھنے کے لیے پلاسٹک کا استعمال کم کرنا۔ نتیجہ: کمیونٹی ڈولپمنٹ اور سوشن کو پیشین کے یہ اضافی عناصر ان دونوں کے مجموعی ترقیاتی عمل کو مزید مضبوط بناتے ہیں۔ جب کمیونٹی کے افراد ان عناصر پر عمل کرتے ہیں، تو وہ نہ صرف اپنی زندگیوں کو بہتر بناتے ہیں بلکہ اپنے ارگرڈ کے ماہول اور لوگوں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ ان عناصر کے ذریعے کمیونٹی میں ہم آہنگی، تعاقون، اور ترقی کی فضای قائم ہوتی ہے، جو کہ ایک خوشحال معاشرے کی بنیاد ہوتی ہے۔

Approaches to effective community engagement.

کمیونٹی انگیجمنٹ کرنے کے طریقے وہ حکمت عملی ہیں جن کے ذریعے کمیونٹی کے افراد کو اپنے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی عمل میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقے مختلف سطحوں پر کمیونٹی کے افراد کو شریک کرنے اور ان کے خیالات اور آراء حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کمیونٹی انگیجمنٹ کے کئی طریقے ہیں جن میں روایتی طریقے (Traditional Approaches) اور جدید طریقے (Modern Approaches) شامل ہیں۔ روایتی طریقے عام طور پر لوگوں کو پر اہر راست ملاقاتوں یا کمیونٹی میٹنگز کے ذریعے شامل کرتے ہیں، جبکہ جدید طریقے انٹرنیٹ، سوشن میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہیں تاکہ زیادہ لوگوں تک پہنچا جاسکے اور ان کی رائے اور تجاویز حاصل کی جاسکیں۔ ان طریقوں کا مقصد کمیونٹی کے افراد کی شراکت داری کو بڑھانا، ان کے مسائل حل کرنا اور اجتماعی ترقی کو ممکن بنانا ہے۔

کمیونٹی کی مؤثر شراکت داری کے لیے روایتی طریقے:

کمیونٹی کی مؤثر شراکت داری کے لیے روایتی طریقے ایک طویل عرصے سے استعمال ہوتے آئے ہیں اور یہ مقامی سطح پر تعلقات اور روابط کو اہمیت دیتے ہیں۔ روایتی طریقے کمیونٹی کے افراد کے درمیان بآہمی تعاقون، ثقافتی اقدار اور سماجی تعلقات پر مبنی ہوتے ہیں، اور ان کا مقصد مقامی سطح پر مسائل کو حل کرنا اور ایک مضبوط اجتماعی رشتہ قائم کرنا ہے۔ یہ طریقے نہ صرف کمیونٹی کے افراد کو ایک دوسرے کے قریب لاتے ہیں بلکہ ان کے مسائل کے حل کے لیے ایک مشترک کوشش بھی فراہم کرتے ہیں۔

روایتی طریقے کی خصوصیات:

1: مقامی تعلقات اور رابطے: روایتی طریقہ کار میں کمیونٹی کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ اس طریقے میں اہمیت ذاتی ملاقاتوں، چہرے پر چہرہ بات چیت، اور باہمی مشاورت کو دوستی جاتی ہے۔ گاؤں، محلے یا کسی مخصوص کمیونٹی میں افراد اپنے مسائل ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں اور مشترکہ حل تلاش کرتے ہیں۔ مثال: ایک چھوٹے گاؤں میں مقامی لوگوں کا ایک اجلاس ہوتا ہے جہاں وہ اپنے مسائل کو ایک دوسرے کے سامنے رکھتے ہیں اور بزرگ یا معمتنہ شخصیات ان مسائل کے حل کے لیے مشورے دیتے ہیں۔

2: اجتماعی فیصلے: روایتی طریقے میں کمیونٹی کے افراد اجتماعی طور پر فیصلے کرتے ہیں۔ ان فیصلوں میں مقامی بزرگوں، سرداروں، یا مشہور شخصیات کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ فیصلے عموماً روایات، رسوم اور مقامی روانج کے مطابق کیے جاتے ہیں۔ مثال: گاؤں کے بزرگ مل کر ایک

معاملے پر فیصلہ کرتے ہیں جیسے کسی شخص کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہو تو وہ انصافی فیصلہ کرتے ہیں جو گاؤں کے تمام افراد پر لا گو ہو۔

3: شفافیت اقدار کا احترام: روایتی طریقے میں ثقافت، رسم و رواج اور مقامی اصولوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ کمیونٹی کی ترقی کے لیے ان روایات اور ثقافتی اقدار کو منظر رکھا جاتا ہے تاکہ ان اقدار کی بنیاد پر کمیونٹی کی ترقی کو مستحکم بنایا جاسکے۔ مثال: کسی گاؤں میں شادی یا ہبہ یا دیگر اہم تقاریب میں کمیونٹی کی ایک خاص رسومات ہوتی ہیں، اور ان رسومات کے ذریعے کمیونٹی کے افراد آپس میں جڑے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کا تعاوون کرتے ہیں۔

4: شخصی مشاورت: روایتی طریقہ میں ہر فرد کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کے مسائل کو ذاتی طور پر سنا جاتا ہے۔ اس میں مشاورت کا عمل بہت ذاتی نوعیت کا ہوتا ہے اور ہر فرد کو اہمیت دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے خیالات اور آراء کا آزادانہ اظہار کر سکے۔ مثال: اگر کسی خاندان کو کسی مسئلے کا سامنا ہے تو وہ اپنے بزرگ یا محلے کے افراد سے ذاتی طور پر مشورہ لیتے ہیں۔

5: کم وسائل کی موجودگی: روایتی طریقے میں زیادہ تر وسائل کمیونٹی کے اندر ورنی وسائل پر محضرا ہوتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ یا کمیونٹی کے افراد اپنے وسائل سے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں یہ ورنی امداد کی کمی ہوتی ہے۔ مثال: اگر کسی گاؤں میں بڑک کی مرمت کی ضرورت ہو تو وہاں کے افراد آپس میں چندہ جمع کرتے ہیں یا آپس میں تعاوون کر کے یہ کام کرتے ہیں۔

6: کمیونٹی کی مدد اور اشتراک: روایتی طریقے میں کمیونٹی کے افراد آپس میں مدد کرتے ہیں۔ جب بھی کسی کو کسی مسئلے کا سامنا ہوتا ہے تو پورا محلہ یا گاؤں اس کی مدد کے لیے آتا ہے۔ اس میں کمیونٹی کے افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک بہت اہم ہوتا ہے۔ مثال: اگر کسی کا گھر جل جائے تو پورے گاؤں کے لوگ مل کر اس کی مدد کرتے ہیں، اور اس کی بھائی کے لیے مشترکہ طور پر وسائل فراہم کرتے ہیں۔

7: مقامی حکام کا کردار: روایتی طریقے میں مقامی حکام یا مشہور شخصیات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ حکام یا سردار کمیونٹی کے مسائل حل کرنے میں مدد دیتے ہیں اور فیصلے کرنے میں کمیونٹی کے افراد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مثال: ایک گاؤں کے سردار اپنے گاؤں کے لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کس طرح تنازع مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے یا کس طرح کسی قانون کی پیروی کی جانی چاہیے۔

روایتی طریقوں کے فوائد:

-**شفافیت ہم آہنگی:** یہ طریقہ مقامی ثقافت اور روایات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، جس سے کمیونٹی میں ایک مضبوط رشتہ قائم ہوتا ہے۔

-**مقامی مسائل کا حل:** روایتی طریقے میں مسائل مقامی سطح پر حل ہوتے ہیں اور مقامی افراد ہی اس میں شامل ہوتے ہیں، اس لیے ان کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

-**اعتماد اور تعاوون:** اس طریقے میں افراد ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں اور باہمی تعاوون کے ذریعے مسائل حل کرتے ہیں۔

روایتی طریقے میں کمیونٹی کی شراکت داری کے لیے تجویز:

-**مقامی حکام کی تربیت:** کمیونٹی کے مقامی حکام یا سرداروں کو جدید دنیا کی ضروریات اور مسائل کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ نئے طریقوں سے کمیونٹی کی مدد کر سکیں۔

-**نئے وسائل کا اضافہ:** روایتی طریقوں میں جدید وسائل جیسے کہ انٹرنیٹ اور سوچل میڈیا کو شامل کرنے سے کمیونٹی کی شراکت داری کو مزید موثر بنایا جا سکتا ہے۔

-**مختلف کمیونٹیز کے درمیان تعاوون:** روایتی طریقوں کے ذریعے مختلف کمیونٹیز کے درمیان تعاوون بڑھایا جاسکتا ہے، تاکہ مسائل کا حل مشترکہ طور پر کیا جاسکے۔

نتیجہ: روایتی طریقہ کا کمیونٹی کی شراکت داری کے لیے ایک اہم اور مفید طریقہ ہے۔ یہ طریقہ مقامی سطح پر تعلقات اور ثقافتی اقدار کو منظر رکھتے ہوئے کام کرتا ہے اور کمیونٹی کے افراد کے درمیان باہمی تعاوون، اعتماد اور اشتراک کو بڑھاتا ہے۔

(EffectiveCommunityEngagement to ModernApproaches) مؤثر کمیونٹی شراکت داری کے جدید طریقے

مؤثر کمیونٹی شراکت داری کا مقصد کمیونٹی کے افراد کو اپنے مسائل اور ضروریات کو پہچانے، ان پر بات کرنے اور انہیں حل کرنے کے عمل میں شامل کرنا ہے۔ جدید طریقے ان ٹینکنالوجیز اور حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہیں جو کمیونٹی کے افراد تک پہنچنے، ان کے ساتھ رابطہ قائم کرنے اور

ان کی شراکت داری بڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ طریقے عموماً آن لائن پلیٹ فارمز، سوشن میڈیا، ڈیجیٹل ٹولز اور عالمی سطح پر کمیونٹی کے تعاون کو شامل کرتے ہیں۔

1. ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال (Digital Use Platforms): جدید کمیونٹی شراکت داری کا سب سے اہم پہلو امنٹرنیٹ اور سوشن میڈیا کا استعمال ہے۔ فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب، اور دیگر سوشن نیٹ ورکنگ سائٹس کے ذریعے کمیونٹی کے افراد اپنے خیالات اور مسائل کا اظہار کر سکتے ہیں اور ان سے فوری ردعمل حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال: حکومتی ادارے یا غیر حکومتی تنظیمیں (NGOs) سوشن میڈیا پر سروے یا پوز کر کے کمیونٹی کی رائے جانچ سکتی ہیں، جس سے انہیں مقامی مسائل اور ترجیحات کا پتا چلتا ہے۔

2. آن لائن سروے اور مشاورت (Consultation and Surveys Online): آن لائن سروے اور مشاورتی پلیٹ فارمز کی مدد سے کمیونٹی کے افراد اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں اور ان کی آراء لی جا سکتی ہیں۔ اس طریقہ میں افراد اپنے گھروں سے ہی مختلف مسائل پر رائے دے سکتے ہیں، جو ایک زیادہ موثر اور وسیع طریقہ ہے۔ مثال: اگر کسی شہر میں سڑکوں کی مرمت کا منصوبہ بنانا ہو، تو ایک آن لائن سروے کے ذریعے عوام سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ کہاں پر سڑکوں کی مرمت چاہتے ہیں اور کون سی علاقے زیادہ متاثر ہیں۔

3. مواصلات میں تیز رفتار انٹرپیکشن (Fast Interaction Communication): جدید طریقے تیز اور موثر مواصلات پر زور دیتے ہیں۔ کمیونٹی کے افراد سے فوری رابطہ کرنے کے لیے موبائل اپیس، ایمس ایم ایس اور دیگر کمیونٹیکشن ٹولز کا استعمال کیا جاتا ہے، جس سے کسی بھی مسئلے پر فوراً رد عمل حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مثال: کسی ہنگامی صورت حال میں، جیسے قدرتی آفات کے دوران، فوراً کمیونٹی کے افراد کو ایس ایم ایس یا موبائل اپیس کے ذریعے آگاہ کیا جاسکتا ہے اور انہیں مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔

4. شراکت داری اور تعاون (Collaboration and Partnership): جدید طریقہ کار میں کمیونٹی کی شراکت داری کو بڑھانے کے لیے مختلف اداروں، جیسے حکومتی ادارے، غیر حکومتی تنظیمیں (NGOs)، مقامی کار و بار اور کمیونٹی گروپوں کے درمیان تعاون اور شراکت داری کی جاتی ہے۔ اس سے کمیونٹی کی ترقی کے منصوبوں کو ایک بہتر اور زیادہ مستحکم طریقے سے عمل میں لا یا جاسکتا ہے۔ مثال: ایک گاؤں میں پانی کی فراہمی کے منصوبے میں مقامی حکومت، NGOs، اور کمیونٹی کے افراد کا اشتراک ہو سکتا ہے تاکہ وہ ایک ساتھ میں منصوبے کو کامیاب بناسکیں۔

5. آگاہی اور تعلیم (Education & Awareness): کمیونٹی کے افراد کو آگاہ کرنے اور ان کو تعلیم دینے کے لیے جدید طریقے میں کمیونٹی ایجوکیشن پروگرام اور رکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام کمیونٹی کے افراد کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں اور انہیں مسائل کے حل کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں۔ مثال: سکولوں یا کمیونٹی ہال میں منعقد کی جانے والی رکشاپس میں ما حلیات کے تحفظ یا صحت سے متعلق آگاہی فراہم کی جا سکتی ہے۔

6. پریشانیوں اور چینینج کو حل کرنا (Challenges Addressing and Solving Problem): جدید طریقے میں کمیونٹی کے افراد کو اپنے مسائل کے حل کے لیے فعال طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ اس میں کمیونٹی کے افراد کی مشاورت سے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور انہیں عملی طور پر حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثال: اگر کسی علاقے میں صفائی کا مسئلہ ہے، تو مقامی لوگوں کے ساتھ میں ایک صفائی کی مہم چلانی جا سکتی ہے جس میں کمیونٹی کے تمام افراد شریک ہوں۔

7. مؤثر مانیٹرینگ اور تشخیص (Evaluation and Monitoring Effective): جدید کمیونٹی شراکت داری میں منصوبوں کی مانیٹرنگ اور تشخیص بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کمیونٹی کی ترقی کے منصوبوں کو وقتاً فوتاً قائمانیٹر کیا جاتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ منصوبے صحیح طریقے سے چل رہے ہیں اور ان کے مطلوب نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ مثال: کسی منصوبے میں کمیونٹی کی سطح پر مانیٹرنگ ٹیم تشکیل دی جا سکتی ہے جو منصوبے کی پیشافت کی نگرانی کرے۔

8. شراکت داری کی بڑھتی ہوئی سطحیں (Involvement of Level Increasing): جدید طریقہ کار میں کمیونٹی کے افراد کی شراکت داری کا دائرہ بڑھایا جاتا ہے۔ ابتدائی مشاورت سے لے کر منصوبہ بندی، عمل درآمد اور تشخیص تک تمام مرحل میں کمیونٹی کے افراد کی رائے شامل کی جاتی ہے۔ یہ شراکت داری کے کئی سطحوں پر کام کرنے کے طریقے ہیں۔ مثال: اگر کوئی اسکول کمیونٹی میں قائم کرنا ہو، تو منصوبہ بندی کے

مراحل میں کمیونٹی کے افراد، اساتذہ اور والدین سب کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

9. ترقیاتی حکمت عملی (Strategies Developmental): جدید کمیونٹی شرکت داری میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کمیونٹی کے مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے اور ان کی ترقی کے لیے حکمت عملی بنائی جائے۔ ان حکمت عملیوں میں کمیونٹی کی ضروریات، وسائل اور چینیجن کا مکمل تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ ایک جامع اور پائیدار حل فراہم کیا جاسکے۔ مثال: کسی علاقے میں غربت کو کم کرنے کے لیے روزگار کے موقع پیدا کرنے کی حکمت عملی وضع کی جاسکتی ہے تاکہ مقامی لوگوں کو مستقل آمدی حاصل ہو۔

کامیاب کمیونٹی کے اقدامات کا مطالعہ۔

Case studies of successful community driven initiatives.

کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو (Community Driven Initiatives) کیا ہیں؟

کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو زوجہ عوامی منصوبے اور اقدامات ہوتے ہیں جو کمیونٹی کے افراد اپنے مشترکہ مفادات، وسائل، اور محنت سے شروع کرتے ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد مقامی سطح پر مسائل حل کرنا، لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لانا اور اجتماعی ترقی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ ایسے انیشیٹیوو زکمیونٹی کے اراکین کی براہ راست شرکت داری، رائے اور مدد سے تشکیل پاتے ہیں، اور ان کا مقصد ان مسائل کا حل ہوتا ہے جو کمیونٹی کے افراد کو درپیش ہیں۔ اس میں لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، اطلاعات کا تبادلہ اور اجتماعی اقدامات شامل ہوتے ہیں۔

کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو زکی کامیابی کا داروں مدارس بات پر ہوتا ہے کہ مقامی سطح پر لوگ اپنی ضروریات اور مسائل کو پہچان کر ان کے حل کے لیے مل کر کام کریں۔

کامیاب کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو کی کیس اسٹڈیز (پاکستان، کینیڈا، امریکہ، برطانیہ)

پاکستان:

1: پاکستان: "ہنرمند پاکستان" پروگرام (Pakistan Skilled Programme): پاکستان میں غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل کو حل کرنے کے لیے حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں نے کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو زشویں کیے ہیں۔ "ہنرمند پاکستان" پروگرام ایک ایسا کامیاب انیشیٹیوو ہے جس میں کمیونٹی کے افراد نے مل کر نوجوانوں کو ہنسیکھانے اور انہیں خود مختار بنانے کی کوشش کی۔ اس پروگرام کے تحت مختلف پیشہ و رانہ ہنر سکھانے کی کالسز کا انعقاد کیا گیا، جیسے کہ کپڑے بنانا، بڑھتی کا کام، کمپیوٹر کی تعلیم، وغیرہ۔

2. سیمین فاؤنڈیشن (TCF): سیمین فاؤنڈیشن ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جس نے پاکستان کے غریب علاقوں میں بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کی مہم شروع کی۔ کمیونٹی کی مدد اور رضا کاروں کی شمولیت کے ذریعے، TCF نے اسکولز قائم کیے ہیں تاکہ ان بچوں کو تعلیم فراہم کی جاسکے جو اس سے محروم تھے۔

3. سیلانی ولیفیر ائر نیشنل ٹرست: کراچی میں قائم یہ تنظیم غریب لوگوں کے لیے مفت کھانا، طبی سہولتیں اور تعلیمی پروگرام فراہم کرتی ہے۔

یہ تنظیم کمیونٹی کی فعال شرکت اور عطیات پر چلتی ہے۔

4. ایڈھی فاؤنڈیشن: عبد اللستار ادھی کی قائم کردہ فاؤنڈیشن پاکستان کی سب سے بڑی اور سب سے معترکمیونٹی ڈرائیوں تنظیموں میں سے ایک ہے۔

یہ ایڈھی ایمپلینس سروسز، یتیم خانوں اور بے گھر افراد کے لیے پناہ گاہ فراہم کرتی ہے۔ یہاں کمیونٹی کی شمولیت

5. تھر فاؤنڈیشن (انگریزی: THER Foundation): تھر فاؤنڈیشن سندھ کے تھر صحرائے کے علاقے میں پائیدار ترقی کے لیے کام کر رہی ہے۔ یہاں کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے پانی، صحت، تعلیم اور زراعت سے متعلق منصوبے چلائے جا رہے ہیں تاکہ علاقے کے لوگوں کی زندگیوں میں بہتری آئے۔

6. سیمین فاؤنڈیشن کے "خواتین کی با اختیاری" پروگرامز: یہ پروگرام خواتین کو معلمہ یافت کے شعبے میں کام کرنے کے لیے تربیت دیتا ہے اور انہیں با اختیار بنانے پر توجہ دیتا ہے۔ یہ خواتین کو خود کفیل بنانے اور تعلیم کے ذریعے معاشرتی ترقی کی کوششوں کا حصہ بناتا ہے۔

کینیڈا:

1: کینیڈا: "کاموٹی گارڈنگ پروجیکٹ" (Community Gardening Project): کینیڈا میں شہری علاقوں میں بزرگی زاروں کی کمی اور صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کمیونٹی ڈرائیو انیشیٹیوو زشویں کیے گئے ہیں۔ "کاموٹی گارڈنگ پروجیکٹ" ایک ایسا کامیاب انیشیٹیوو ہے

جس میں مقامی کمیونٹی نے مل کر شہر کے مختلف حصوں میں باغات بنائے تاکہ وہ خود اپنی خوراک اگاسکیں اور صحت کے فوائد حاصل کریں۔ مثال: اس منصوبے کے تحت شہری علاقوں میں کمیونٹی گارڈن قائم کیے گئے جہاں رہائشی افراد سبزیوں اور پھلوں کی کاشت کرتے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد خوراک کی کمی کو پورا کرنا، کمیونٹی کے افراد کو صحت مند زندگی لگانے کی ترغیب دینا، اور مقامی ماحول کو بہتر بنانا تھا۔ اس گارڈنگ پروگرام کی بدولت لوگوں نے نہ صرف اپنی خوراک کی ضروریات پوری کیں بلکہ انہیں اپنی صحت کا بھی فائدہ ہوا۔

برطانیہ:

1: یوکے: "ٹائیر 2 ہاؤسنگ اینشیپیو" (2-Tiers Housing Initiative): برطانیہ میں بے گھر افراد کی مدد کے لیے "ٹائیر 2" ہاؤسنگ اینشیپیو کا میابی سے چل رہا ہے۔ اس پروگرام میں مقامی کمیونٹی نے مل کر بے گھر افراد کے لیے پناہ گاہیں فراہم کیں اور انہیں مناسب رہائش فراہم کرنے کے لیے مختلف وسائل استعمال کیے۔

2. دی گگ لائچ (ایڈن پروجیکٹ): دی گگ لائچ ایک کمیونٹی کے زیر قیادت اقدام ہے جس کا مقصد پڑوسیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے کھانے کے ذریعے کمیونٹی کی روح کو فروغ دینا ہے۔ ہر سال برطانیہ کے ہزاروں کمیونٹیز اس پروگرام میں حصہ لیتی ہیں۔

3. ٹرزل ٹرست (فوڈ بینکس): ٹرزل ٹرست برطانیہ کا سب سے بڑا فوڈ بینک نیٹ ورک چلاتا ہے جس میں کمیونٹی کی مدد سے خوراک جمع کی جاتی ہے اور ضرورتمندوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

4. لندن یوچ پروجیکٹ: لندن میں یہ کمیونٹی بیڈ اقدام نوجوانوں کو کھیلوں، تعلیم اور سرپرستی کے پروگرامز کے ذریعے با اختیار بنانے پر مرکوز ہے۔ کمیونٹی کی شرکت نے مقامی نوجوانوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

5. کمیونٹی لینڈ ٹرستس (CLTs): یہ کمیونٹی کی زیر قیادت تنظیمیں مقامی لوگوں کے فائدے کے لیے زمین خرید کر اس پر منصوبے چلاتی ہیں۔ یہ ٹرستس رہائشی مسائل کو حل کرنے اور برطانوی کمیونٹی میں معاشری ترقی کے لیے اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

6: ری سائیکلنگ پروگرام (کمیونٹی پروجیکٹ) : برطانیہ میں مقامی حکام نے کمیونٹی کے ساتھ مل کر کچھے کوکم کرنے کے لیے جدید ری سائیکلنگ پروگرام شروع کیے ہیں۔ مقامی گروہ اپنے پڑوسیوں کو ری سائیکلنگ کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں اور ماحول کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

امریکہ:

1. امریکہ: "نیویارک سٹیزن اسٹارٹ اپ پروگرام" (Program Startup Citizen York New)

امریکہ میں "نیویارک سٹیزن اسٹارٹ اپ پروگرام" ایک کامیاب کمیونٹی ڈرائیور اینشیپیو ہے جس میں شہریوں کو اپنے کاروبار شروع کرنے کے لیے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس پروگرام میں مقامی افراد نے مل کر اسٹارٹ اپ پروگرام کا آغاز کیا، جس سے مقامی سطح پر چھوٹے کاروباروں کو فروغ ملا اور لوگوں کی معيشت میں بہتری آئی۔ مثال: اس پروگرام میں کمیونٹی کے افراد کو کاروبار کے حوالے سے ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور انہیں سرمایہ کاری کے موقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس پروگرام کے ذریعے درجنوں نئے کاروباروں کا آغاز کیا گیا ہے، جس سے مقامی افراد کی روزگار کی حالت میں بہتری آئی اور معيشت کو فائدہ پہنچا۔

2. بیہی میٹ فارہیونٹی: یہ عالمی اقدام امریکہ بھر میں کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے گھروں کی تعمیر میں مدد کرتا ہے۔ مقامی کمیونٹیز کے رضا کار تعمیراتی کام، فنڈریز نگ اور رابطے کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں تاکہ محفوظ اور سستے گھر فراہم کیے جاسکتیں۔

3: ہارلم چائلڈرن زون (نیویارک): ہارلم چائلڈرن زون ایک کمیونٹی پرمنی اقدام ہے جو غربت کے چکر کو توڑنے کے لیے بچوں اور خاندانوں کو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور سماجی خدمات فراہم کرتا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد بچوں کی بہتر تعلیم اور کمیونٹی کی فلاخ و بہبود ہے۔

4: گرین امریکہ: یہ اقدام امریکہ کے کم آمدنی والے کمیونٹیوں کی خواتین کو ماہیکرو قرضے فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار قائم کر سکیں۔ اس اقدام کے ذریعے خواتین کو مالی طور پر خود مختار بنایا جاتا ہے جس سے کمیونٹی کی معيشت میں بہتری آتی ہے۔

5: ڈیٹرائٹ کا "موٹر سٹی میچ": یہ اقدام نئے کاروباروں کے لیے گرانٹس، دفتر کی جگہ، اور رہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ڈیٹرائٹ کی محلے میں کامیاب ہو سکیں۔ اس پروگرام نے مقامی کاروباروں کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے اور علاقے کی معاشری ترقی میں اضافہ کیا ہے۔

6: شہری شرکت کے پروگرام (جیسے پٹل ڈے آفسروں): یہ پروگرام پورے امریکہ میں رضا کارانہ کام، سرگرمیوں اور سماجی فلاجی منصوبوں میں

کمیونٹی کے افراد کو حصہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس سے لوگوں میں قومی تجھیقی اور مشترکہ ذمہ داری کا احساس بڑھتا ہے۔

سعودی عرب:

1. گنگ خالد فاؤنڈیشن یا فاؤنڈیشن سعودی شہریوں کی ترقی کے لیے تعلیمی، صحت اور سماجی فلاج کے منصوبوں پر کام کرتی ہے۔ فاؤنڈیشن نے خواتین اور نوجوانوں کے لیے تربیتی پروگرامز، صحت کی سہولتیں اور غربت کے خاتمے کے لیے کمیونٹی کی زیر قیادت اقدامات شروع کیے ہیں۔

2. الولید فلاج تنظیم یا تنظیم عالمی اور مقامی کمیونٹی پروگراموں کی حمایت کرتی ہے جن میں غربت میں کمی، قدرتی آفات کی امداد، اور تعلیم شامل ہیں۔ سعودی عرب میں یہ فاؤنڈیشن کمیونٹی کی ترقی کے منصوبوں کی حمایت کرتی ہے جن میں صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور رہائشی سہولتیں شامل ہیں۔

3. سعودی گرین اقدام: سعودی عرب کے وژن 2030 کا حصہ، یہ اقدام کمیونٹی کی شرکت کو ماحولیات کے تحفظ میں شامل کرنے کے لیے چلا یا جا رہا ہے۔ مقامی کمیونٹیز درختوں کی آگاہی، مہمات اور ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں میں شریک ہو کر سعودی عرب کے قدرتی وسائل کو بچانے میں مدد فراہم کر رہی ہیں۔

4. الیس اے بی بی (سعودی برلش بینک) کمیونٹی پروگرامز: الیس اے بی بی مختلف کمیونٹی ڈرائیور پروگرامز پر کام کلاتا ہے جو سعودی شہریوں کی زندگی کے معیار کو بڑھانے کے لیے تعلیم، صحت، اور ماحولیاتی اقدامات پر کام کرتے ہیں۔

5. قیام پروگرام: قیام پروگرام سعودی عرب کے نوجوان پیشہ و رفراڈ کو تحریک کاراسا نڈہ کے ساتھ مسلک کرتا ہے تاکہ ان کی رہنمائی کی جاسکے۔ یہ اقدام کمیونٹی کی مدد سے سعودی عرب کے نوجوانوں کو پیشہ و رانہ زندگی میں کامیاب بنانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ مثالیں دنیا بھر میں کمیونٹی کے زیر قیادت اقدامات کی کامیابی کو ظاہر کرتی ہیں، جو مقامی لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے، سماجی مسائل کو حل کرنے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ یہ کمیونٹی کی طاقت کو ظاہر کرتی ہیں اور اس بات پر زور دیتی ہیں کہ مقامی سطح پر اجتماعی عمل کے ذریعے ثابت تبدیلی کیسی آسکتی ہے۔

- مختصر سوالات:**
- کمیونٹی کا تصویر کیا ہے؟
 - کمیونٹی کی خصوصیات کیا ہیں؟
 - کمیونٹی کی ترقی کے لیے اہم اقدامات کیا ہیں؟
 - سماجی ہم آہنگی کیا ہے؟

تفصیلی سوالات:

- کمیونٹی کی نوعیت اور خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالیں اور اس کے معاشرتی فوائد بیان کریں۔
- کمیونٹی کی ترقی اور سماجی ہم آہنگی کے درمیان تعلق کیوضاحت کریں، اور دونوں کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کریں۔
- موثر شہری میل ملáp کے طریقوں کو بیان کریں اور ان کے معاشرتی اثرات پر غور کریں۔
- کامیاب کمیونٹی کے اقدامات کا مطالعہ کریں اور ان سے سیکھنے والے اس باق کو بیان کریں۔

باب نمبر 6: موقف/ رائے سازی، متحکم: (Advocacy and Activism:)

عوامی مکالمہ اور عوامی رائے۔ (Public discourse and public opinion).

عوامی باہمی گفتگو (Public Discourse):

عوامی گفتگو سے مراد وہ مباحثہ اور بات چیت ہیں جو کسی معاشرتی یا سیاسی موضوع پر عوام کے درمیان ہوتی ہیں۔ یہ گفتگو میڈیا، سوشل میڈیا، عوامی جلسوں، سیمینارز، یا روزمرہ کی گفتگو میں ہو سکتی ہے۔ عوامی گفتگو کا مقصد مسائل کو سمجھنا، مختلف نظریات کا تبادلہ کرنا، اور کسی نتیجے پر پہنچنا ہوتا ہے۔ مثال: پاکستان میں بجلی کے بحران پر عوامی گفتگو میڈیا پر و گرامز، سوشل میڈیا پوسٹس، اور احتجاجی جلسوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ بات چیت حکومت کو مسئلے کے حل کے لیے دباوڈلانے کا سبب بن سکتی ہے۔

عوامی رائے (Opinion Public):

عوامی رائے سے مراد کسی خاص مسئلے یا موضوع پر عوام کی اجتماعی سوچ یا نقطہ نظر ہے۔ یہ رائے مختلف ذرائع، جیسے کہ سروے، میڈیا پر پورٹنگ، یا عوامی تبصرے کے ذریعے معلوم کی جاتی ہے۔ عوامی رائے حکومت یا پالیسی سازوں کو فیصلہ سازی میں مدد دیتی ہے۔ مثال: پاکستان میں مہنگائی کے بارے میں عوامی رائے اکثر منفی ہوتی ہے، جو حکومت پر معیشت کو ہتر کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا دباوڈلاتی ہے۔

عوامی گفتگو اور عوامی رائے میں فرقہ:

1. عوامی گفتگو ایک عمل ہے جس میں مختلف لوگ اپنی رائے پیش کرتے ہیں اور تبادلہ خیال کرتے ہیں، جبکہ عوامی رائے اس عمل کا نتیجہ ہے جو ایک اجتماعی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔

2. عوامی گفتگو مسائل پر بات چیت کا ذریعہ ہے، جبکہ عوامی رائے اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عوام مجموعی طور پر کیا سوچتے ہیں۔

دولوں کے اثرات:

عوامی گفتگو اور عوامی رائے معاشرتی تبدیلی، سیاسی فیصلہ سازی، اور پالیسیز کی تشكیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عوامی گفتگو اور عوامی رائے کے مقاصد

عوامی گفتگو اور عوامی رائے کے بنیادی مقاصد:

1. شعور اجاگر کرنا: عوامی گفتگو کے ذریعے لوگوں کو مختلف مسائل، پالیسیز، اور واقعات کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے حقوق و فرائض کو سمجھ سکیں۔ مثال: پاکستان میں صاف پانی کے بحران پر عوامی شعور اجاگر کرنے کی مہم۔

2. مسائل کی شناخت: عوامی گفتگو کے ذریعے سماجی، اقتصادی، اور سیاسی مسائل کی نشاندہی ہوتی ہے، اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ عوام کس مسئلے کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ مثال: تعلیم کی کمی پر گفتگو اور اس کے حل کے لیے تجویز۔

3. رائے عامہ تشكیل دینا: عوامی گفتگو اور عوامی رائے کو تشكیل دیتی ہے تاکہ حکومت یا مختلف ادارے مسائل کے حل کے لیے کام کریں۔ مثال: عوام کی مشترکہ رائے سے پالیسی سازی میں رہنمائی۔

4. فیصلہ سازی پر اثر ڈالنا: عوامی رائے حکومت اور دیگر پالیسی ساز اداروں کو عوامی خواہشات کے مطابق فیصلے کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مثال: صحت کے شعبے میں مزید بحث مختص کرنے کا مطالبہ۔

5. سماجی اتحاد کو فروغ دینا: عوامی گفتگو مختلف طبقوں کو ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع دیتی ہے۔ مثال: قدرتی آفات کے دوران عوامی رائے اور مشترکہ تعاون۔

6. اختلافات کو کم کرنا: عوامی گفتگو کے ذریعے مختلف نظریات اور نقطہ نظر کے درمیان پل بنایا جاسکتا ہے تاکہ اختلافات کم ہوں اور سماجی ہم آہنگی پیدا ہو۔ مثال: مذہبی اور ثقافتی ہم آہنگی کی مہمات۔

عوامی گفتگو اور رائے کے اظہار کے طریقے:

1. میڈیا کے ذریعے : ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، اور آن لائن نیوز پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام اپنی رائے اور مسائل کا اظہار کرتے ہیں۔ مثال: پاکستان میں مہنگائی پر مختلف نیوز چینلز پر عوامی تبصرے۔

2. سوشل میڈیا کے ذریعے : فیس بک، ٹویٹر، اور انٹسٹا گرام جیسے پلیٹ فارمز عوامی رائے کے فوری اظہار کا ذریعہ ہیں۔ مثال: ٹویٹر پر کسی حکومتی پالیسی کے خلاف ہیش میگ مہم۔

3. سروے اور رائے شماری (Polls) : سروے کے ذریعے عوام کی سوچ اور پسندنا پسند کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ مثال: ایکشن سے قبل عوام کی حمایت کے بارے میں سروے۔

4. جلسے اور مظاہرے : عوام کسی مسئلے پر اپنی ناراضگی یا حمایت کے اظہار کے لیے جلسے یا مظاہرے کرتے ہیں۔ مثال: تعلیمی اصلاحات کے لیے طلبہ کے مظاہرے۔

5. مباحثہ اور سیمینارز : ماہرین اور عوام کے درمیان کھلی گفتگو کے ذریعے مختلف مسائل پر بات چیت کی جاتی ہے۔ مثال: ماحولیاتی تحفظ کے موضوع پر سیمینار۔

6. درخواستیں اور خط و کتابت : عوام اپنی رائے اور مسائل کو حکومت یا متعلقہ اداروں تک درخواستوں یا خطوط کے ذریعے پہنچاتے ہیں۔ مثال: کسی علاقے میں پانی کی فراہمی کے لیے درخواست۔

7. عدالتی نظام کا استعمال : عوام اپنے حقوق کی خلاف ورزی پر عدالت سے رجوع کر کے اپنے مسائل کو سامنے لاتے ہیں۔ مثال: بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرنا۔

8. کمیونٹی پر ڈیکلیشنس : عوام اپنی رائے کو عملی اقدامات کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں، جیسے کہ صفائی کی مہماں۔ مثال: کسی گاؤں میں کمیونٹی صفائی مہم۔

9. آن لائن پیشہ: آن لائن دستخطی مہماں کے ذریعے عوامی رائے کو مصبوط بنایا جاتا ہے۔ مثال: کسی تعلیمی ادارے کو بند ہونے سے بچانے کے لیے آن لائن پیشہ۔

10. آرٹ اور کلچر: فلموں، ڈراموں، اور موسیقی کے ذریعے عوام اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ مثال: فلم کے ذریعے خواتین کے حقوق پر روشنی ڈالنا۔

نتیجہ: عوامی گفتگو اور رائے کے مقاصد سماجی، سیاسی، اور اقتصادی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ ان کے اظہار کے مختلف ذرائع کے ذریعے عوام اپنی آواز بلند کرتے ہیں، حکومت کو جواب دہناتے ہیں، اور سماجی مسائل کے حل میں کردار ادا کرتے ہیں۔

(Role of advocacy in addressing social issues.)
سماجی مسائل کے حل میں وکالت (آگاہی دینا) کا کردار

وکالت (Advocacy) سے مراد کسی خاص مسئلے یا مقصد کے لیے بھرپور حمایت، آواز بلند کرنا، اور متعلقہ افراد یا اداروں کو اس مسئلے کے حل کے لیے متحرک کرنا ہے۔ سماجی مسائل کے حل میں وکالت ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، کیونکہ یہ عوامی شعور بیدار کرنے، پالیسیز پر اثر ڈالنے، اور مسائل کے حل کے لیے دباؤ ڈالنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

سماجی مسائل کے حل میں وکالت کے اہم پہلو

1. شعور اجاگر کرنا: وکالت کے ذریعے لوگوں کو کسی مسئلے کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کے اثرات کو سمجھ سکیں اور اس کے حل کے لیے سرگرم ہوں۔ مثال: بچوں سے مشقت کے خلاف مہماں لوگوں کو اس ظلم کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔

2. پالیسی پر اثر ڈالنا: وکالت حکومت اور اداروں کو نئی پالیسی بنانے یا موجودہ پالیسیز میں تبدیلی پر مجبور کرتی ہے۔ مثال: خواتین کے حقوق کے لیے کی جانے والی وکالت نے کئی ممالک میں گھر بیوتوں کے خلاف قوانین بنائے۔

3. متأثرين کی آواز بننا: وکالت ان لوگوں کی مدد کرتی ہے جن کی آواز کمزور ہوتی ہے، جیسے غریب، مظلوم، یا قلیلیں، تاکہ ان کے مسائل اعلیٰ سطح پر پہنچائے جاسکیں۔ مثال: پاکستان میں کسانوں کی تنظیموں نے کسانوں کے حقوق کے لیے وکالت کی ہے۔

- 4. وسائل تک رسائی:** وکالت کے ذریعے محروم طبقات کو وسائل، تعلیم، صحت، اور دیگر سہولیات تک رسائی دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثال: تعلیمی مہماں نے کئی پسمند علاقوں میں سکولز بنانے میں مدد کی۔
- 5. سماجی انصاف کا فروغ:** وکالت سماجی برابری اور انصاف کے اصولوں کو مضبوط بناتی ہے، اور عدم مساوات کے خاتمے کے لیے کام کرتی ہے۔ مثال: نسلی تفریق کے خلاف عالمی سطح پر کی جانے والی وکالت نے مساوی حقوق کے قوانین کو فروغ دیا۔
- 6. مشترک کوششوں کو منظم کرنا:** وکالت کے ذریعے مختلف افراد، تنظیموں، اور حکومتوں کو ایک ساتھ کام کرنے کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔ مثال: ماحولیاتی تحفظ کے لیے مختلف این جی اوز اور عوام کے درمیان تعاون۔
- 7. رائے عامہ پر اثر ڈالنا:** وکالت عوام کو متحرک کرتی ہے تاکہ وہ کسی مسئلے کے خلاف آواز اٹھائیں اور ایک اجتماعی سوچ تشكیل دیں۔ مثال: کرونا وائرس کے دوران و پیلسنیشن کے حق میں وکالت نے عوامی رائے کو تبدیل کیا۔
- 8. قانونی اصلاحات کا نفاذ:** وکالت ان قوانین میں تبدیلی یا اضافے کا ذریعہ بنتی ہے جو سماجی مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ مثال: پاکستان میں گھریلو ملازمین کے حقوق کے تحفظ کے لیے قوانین کی وکالت۔
- 9. کمزور طبقات کا تحفظ:** وکالت ایسے افراد یا گروہوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے سماجی یا معاشی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں۔ مثال: خواجہ سر افراد کے حقوق کے لیے کی جانے والی وکالت۔
- 10. سماجی رویوں میں تبدیلی:** وکالت منفی سماجی رویوں کو تبدیل کرنے اور ثابت سوچ کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتی ہے۔ مثال: جہیز کے خلاف مہم نے لوگوں کی سوچ پر ثابت اثر ڈالا ہے۔
- 11. مشکلات کی نشاندہی:** وکالت کے ذریعے مسائل کی اصل و جوہات کا تعین کیا جاتا ہے تاکہ ان کا بہتر حل نکالا جاسکے۔ مثال: تعلیمی مسائل کے حل کے اسکول کے انفاراٹر کچر کی پرروشنی ڈالنا۔
- 12. عوایی شمولیت کو فروغ دینا:** وکالت عوام کو مختلف مسائل کے حل میں شامل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے، جس سے مسائل جلدی اور موثر طریقے سے حل ہوتے ہیں۔ مثال: کمیونٹی صاف پانی کی فراہمی کے لیے خود کو منظم کر سکتی ہے۔
- 13. معاشرتی ہم آہنگی کا فروغ:** وکالت معاشرتی تفریق کو ختم کر کے ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ مثال: فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے کی گئی مہماں۔
- 14. عالمی سطح پر مسائل کی نشاندہی:** وکالت کے ذریعے مقامی مسائل کو عالمی پلیٹ فارمز پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ مثال: پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو اقوامِ متحدہ میں اجاگر کرنا۔
- 15. وسائل کی منصفانہ تقسیم:** وکالت کے ذریعے عوام کو یقین دلایا جاسکتا ہے کہ وسائل کا استعمال منصفانہ ہو گا۔ مثال: دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کے لیے مہم۔
- 16. تعلیم اور آگاہی کو فروغ دینا:** وکالت تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاکہ لوگ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ مثال: خواتین کی تعلیم کے لیے کی جانے والی کوششیں۔
- 17. معاشرتی عدم مساوات کے خاتمے کا ذریعہ:** وکالت ان مسائل پر کام کرتی ہے جو طبقاتی فرق یا معاشرتی عدم مساوات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ مثال: مزدوروں کے حقوق کے لیے کی جانے والی وکالت۔
- 18. فوری مدد کی فراہمی:** وکالت کے ذریعے مسائل کے فوری حل کے لیے عوامی یا حکومتی تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مثال: قدرتی آفات کے دوران ریسکیو اور بحالی کے لیے مہم۔
- 19. جدید وسائل کا استعمال:** وکالت میں جدید ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کا استعمال کر کے مسائل کو زیادہ موثر طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔ مثال: سوچل میڈیا پر مہماں کے ذریعے عوامی رائے ہموار کرنا۔
- 20. انصاف تک رسائی:** وکالت کے ذریعے ان لوگوں کو انصاف دلایا جاتا ہے جنہیں قانونی یا سماجی مسائل کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مثال: کمزور طبقے کے لیے مفت قانونی معاونت فراہم کرنا۔

21. سماجی دباؤ پیدا کرنا: وکالت کے ذریعے حکومت یا اداروں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ سماجی مسائل پر فوری اقدامات کریں۔ مثال: ماحولیاتی تحفظ کے لیے حکومتی پالسیزیز میں تبدیلی۔

22. نوجوانوں کو تحریک کرنا: وکالت کے ذریعے نوجوان نسل کو سماجی مسائل کے حل میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ مثال: اسکولز میں ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنا۔

23. سماجی جدوجہد کو مضبوط کرنا: وکالت سماجی جدوجہد کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے اور لوگوں کو اپنے حقوق کے لیے ٹھنڈے کا شعور دینی ہے۔ مثال: اقیتوں کے حقوق کے لیے کی جانے والی کوششیں۔

24. طویل مدتی اثرات: وکالت کے ذریعے سماجی مسائل کے حل کے ایسے طریقے اپنانے جاتے ہیں جو دیرپا نتائج فراہم کریں۔ مثال: پائیدار ترقی کے لیے دیہی منصوبے۔

25. عوامی تعاون کی تعمیر: وکالت کے ذریعے عوامی تعاون کو منظم کر کے مسائل کے حل کے لیے ایک متعدد پلیٹ فارم فراہم کیا جاتا ہے۔ مثال: کمیونٹی سینٹر ز کا قیام جو سماجی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

نتیجہ: وکالت سماجی مسائل کے حل کے لیے ایک مضبوط اور موثر ذریعہ ہے۔ یہ عوام کو منظم کر کے، پالسیز پر اثر ڈال کر، اور شعور اجاگر کر کے مسائل کے حل کو ممکن بناتی ہے۔ اس سے نہ صرف موجودہ مسائل کا حل لکھتا ہے بلکہ سماجی ترقی اور انصاف کی بنیاد پر بھی مضبوط ہوتی ہیں۔

سماجی سرگرمیوں کی تحریکیں۔ (Social action movements)

تعریف: سماجی ایکشن مومنٹس وہ منظم اجتماعی کوششیں ہیں جو سماجی، سیاسی، معاشری یا ثقافتی تبدیلیوں کے حصول یا مسائل کے حل کے لیے کی جاتی ہیں۔ تحریکات معاشرے کے کسی خاص مسئلہ کو حل کرنے یا کسی ثابت تبدیلی کے لیے لوگوں کو تحریک کرتی ہیں۔ ان کا مقصد عوام میں شعور اجاگر کرنا، پالسی سازی پر اثر ڈالنا یا معاشرتی رویوں کو بدلانا ہو سکتا ہے۔

سماجی ایکشن مومنٹس کی خصوصیات :

1. اجتماعی نوعیت: یہ تحریکات انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی عمل پر مبنی ہوتی ہیں۔

2. ایک مقصد پر توجہ: ہر سماجی تحریک کا ایک خاص مقصد یا مسئلہ ہوتا ہے۔

3. عوامی شمولیت: ان میں مختلف طبقات کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

4. منظم طریقہ کار: سماجی تحریکات ایک منظم حکمت عملی کے تحت کام کرتی ہیں۔

5. طویل مدتی اثرات: ان کا مقصد معاشرے میں دیرپا تبدیلی لانا ہوتا ہے۔

پاکستان میں سماجی، سیاسی، اور معاشرتی تحریکوں کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. عوامی حمایت پر انحصار: تحریکوں کی کامیابی عوامی حمایت پر مبنی ہوتی ہے۔ جتنے زیادہ لوگ تحریک میں شامل ہوں گے، اتنی ہی اس کی طاقت اور اثر بڑھتا ہے۔ مثال: تحریک عدیہ بھائی میں عوام کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

2. قیادت کا مضبوط ہونا: تحریک کی قیادت کا مضبوط اور فیصلہ کرنے والا اس کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ مثال: تحریک پاکستان میں قائد اعظم کی قیادت۔

3. واضح مقاصد: تحریک کے اہداف اور مقاصد واضح ہونے چاہئیں تاکہ عوام اسے آسانی سے سمجھ سکیں اور اس میں حصہ لیں۔ مثال: تحریک ختم نبوت کا مقصد عقید؟ ختم نبوت کا تحفظ تھا۔

4. معاشرتی اور سماجی تبدیلی کا عزم: تحریکیں سماجی ناہمواریوں اور نا انصافی کے خاتمے کے لیے ہوتی ہیں۔ مثال: خواتین کے حقوق کی تحریکیں۔

5. مسائل کے حل کی کوشش: تحریکیں عوامی مسائل کے حل کے لیے ہوتی ہیں، جیسے تعلیم، صحت، یا انصاف کے حصول کے لیے۔ مثال: ملالہ یوسفی کی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے جدوجہد۔

6. تشدد سے گریز: زیادہ تر کامیاب تحریکیں پر امن ہوتی ہیں اور غیر تشدد کے اصولوں پر عمل کرتی ہیں۔ مثال: تحریک عدیہ بھائی ایک پر امن تحریک تھی۔

7. ذرائع ابلاغ کا استعمال: جدید ترین میڈیا اور سوشل میڈیا کا موثر استعمال کرتی ہیں تاکہ اپنے پیغام کو زیادہ لوگوں تک پہنچاسکیں۔
مثال: کلامیٹ چینج مہات میں ڈیجیٹل میڈیا کا کردار۔

8. طویل مدتی ارثات : کامیاب تحریکیں معاشرے میں طویل مدتی ارثات مرتب کرتی ہیں، چاہے وہ قانون سازی ہو یا عوامی شعور میں اضافہ۔
مثال: تحریک نظام مصطفیٰ نے معاشرتی روپیوں پر گہرے ارثات ڈالے۔

9. رضا کاروں کی مشویت: رضا کاروں کا کردار تحریکوں میں اہم ہوتا ہے جو اپنے وقت اور وسائل کے ذریعے اس کے اہداف کو آگے بڑھاتے ہیں۔
مثال: کورونا وائرس کے دوران رضا کاروں کا کردار۔

10. عوامی مسائل کو اجاگر کرنا : یہ تحریکیں عوامی مسائل کو حکومت اور دیگر متعلقہ اداروں کے سامنے اجاگر کرتی ہیں۔ مثال: بلوچ حقوق تحریک نے بلوچستان کے مسائل کو نہایات کیا۔

11. قومی اور مین الاقوامی شعور: بعض تحریکیں نہ صرف قومی بلکہ مین الاقوامی سطح پر بھی توجہ حاصل کرتی ہیں۔ مثال: ملا ملہ یوسفی کی تعلیم کے لیے حدود جنمد۔

12. اجتماعی تحریکیں: یہ تحریکیں تمام طبقات کو شامل کرتی ہیں، چاہے وہ خواتین، نوجوان، یا قلیتیں ہوں۔ مثال: عورت مارچ میں تمام طبقوں کی نمائشندگی۔

13. مالی اور تنظیمی وسائل: کامپیوٹر کے لیے مالی اور تنظیمی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال: بلین ٹری سونا می ہم۔

14. انصاف اور مساوات کا حصول: تحریکوں کا مقصد اکثر انصاف اور سماجی مساوات کا حصول ہوتا ہے۔ مثال: تحریک خواتین حقوق۔

15. عمومی دباؤ پیدا کرنا : تحریکیں حکومت اور اداروں پر عوامی دباؤ ڈالتی ہیں تاکہ مطلوبہ تبدیلی لائی جاسکے۔ مثال: تحریک انصاف کی کرپشن کے خلاف مہم۔

16. شفافی اور مذہبی اقدار کا تحفظ : کچھ تحریکیں شفافی اور مذہبی روایات کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں۔ مثال: تحریک ختم نبوت۔

17. قانون سازی کا مطالبہ: بعض تحریکیں نئی قانون سازی یا موجودہ قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کرتی ہیں۔ مثال: خواتین کے تحفظ کے لیے قوانین کی تحریک۔

18. **تعلیمی شعوری بہتری**: تعلیم کے فروغ کے لیے کئی تحریکیں کام کرتی ہیں۔ مثال: تعلیم کے حق کے لیے ملالہ فنڈ۔

19. ماحولیاتی تحفظ: کئی تحریکیں ماحولیاتی تحفظ اور کامگیری پنجنگ کے خلاف اقدامات پر زور دیتی ہیں۔ مثال: بلین ٹری سونامی منصوبہ۔

20. نوجوانوں کا کردار: نوجوانوں کی شمولیت تحریکوں کو توانائی اور تجارتی قوت فراہم کرتی ہے۔ مثال: کلائمسٹ ایکٹیوسم میں پاکستانی نوجوانوں کا کردار۔

مقصد: ختم نبوت کے عقیدے کے تحفظ اور آئینی سطح پر اس کی تصدیق۔

1. تحریک ختم نبوت (1953 اور 1974)

1. تحریک حتم نبوت (1953 اور 1974)

1. تحریک ختم نبوت (1953 اور 1974)

مقصد: ختم نبوت کے عقیدے کے تحفظ اور آئینی سلطنت پر اس کی تصدیق۔

اہم واقعات:- 1953 میں پہلی تحریک شروع ہوئی، جس نے بڑی عوامی حمایت حاصل کی۔ 1974 میں دوسری تحریک کے نتیجے میں قومی اسٹبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

نتائج: عقیدہ ختم نبوت کو آئینے پاکستان کا حصہ بنایا گیا۔

2: تحریک پاکستان (MovementPakistan) - سال: 1940-1947 - راہنماؤں: قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال

- مقاصد: مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا قیام - مسلمانوں کے سیاسی، مذہبی اور ثقافتی حقوق کا تحفظ

-نتاًج: -14 اگست 1947 کو پاکستان کا قیام - مسلمانوں کے لیے ایک آزاد ریاست کا حصول

3: تحریک حقوق نسوان (Movement Rightss' Women) - سال 1947 سے جاری

-راہنماؤں: فاطمہ جناح، بینظیر بھٹو، عائشہ بانو

- مقاصد: خواتین کو برابری کے حقوق دینا - خواتین کے تعلیم، بحث اور روزگار کے موقع فراہم کرنا
 - نتائج: خواتین کے لیے قوانین میں اصلاحات - معاشرتی سطح پر خواتین کے حقوق کے بارے میں آگاہی میں اضافہ

4: تحریک نظامِ عدالیہ (Movement Judicial) سال: 2007-2009

راہنماؤں کے نام: چوبہری افتخار محمد (چیف جسٹس) - فائز عیسیٰ (سینئر جج)

مقاصد: عدالیہ کی آزادی اور انصاف کے نظام میں اصلاحات کی کوشش۔ غیر آئینی اقدامات اور عدالیہ کے خلاف حکومت کی مداخلت کے خلاف آواز اٹھانا۔

نتائج: 2009 میں پاکستان کی عدالیہ کی آزادی حاصل ہوئی۔

- چیف جسٹس چوبہری افتخار محمد کی بھالی اور عدالیہ کی طاقت میں اضافہ۔

5: تحریک ضیاء ॥ الحق کے مارشل لا کے خلاف (Movement Law Martial Zia-Anti) سال: 1977-1988

راہنماؤں کے نام: بینظیر بھٹو - نواز شریف - سعید الزماں صدیقی

مقاصد: جزل ضیاء ॥ الحق کے مارشل لا کے خاتمے کے لیے احتجاج۔ جمہوریت کے قیام اور سیاسی آزادیوں کے لیے جدو جہد۔

نتائج: 1988 میں جزل ضیاء ॥ الحق کی وفات کے بعد مارشل لا کا خاتمہ ہوا۔ پاکستان میں دوبارہ جمہوریت کا آغاز ہوا اور بینظیر بھٹو پہلی خاتون وزیر اعظم منتخب ہوئیں۔

6: تحریک تحفظ ماحولیات (Movement Protection Environmental) سال: 2000-2010

راہنماؤں کے نام: فرنخ ناز - کاشف قریشی - ڈاکٹر یاسمین راشد

مقاصد: ماحولیاتی آلودگی اور قدرتی وسائل کے غیر مذمودہ دارانہ استعمال کے خلاف جدو جہد۔ پاکستان میں سبز انقلاب کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ کی اہمیت کو جاگر کرنا۔

نتائج: پاکستان میں درختوں کی کٹائی روکنے کے لیے قوانین اور پروگرامز کی تشكیل۔ ماحولیاتی آلودگی کے خلاف حکومتی سطح پر اقدامات اور قوانین کانفاز۔

7: تحریک تحفظ حقوقِ مزدور (Labour Rights Movement) سال: 1970-1980

راہنماؤں کے نام: حسین رضا - صغیری نیگم - شاہدہ اقبال

مقاصد: مزدوروں کے حقوق کا تحفظ اور غیر منصفانہ کام کے حالات کے خلاف احتجاج۔ محنت کشوں کے لیے بہتر کام کے ماحول اور اجر توں کے تحفظ کی جدو جہد۔

نتائج: پاکستان میں مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے قوانین میں اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ مزدوروں کے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھی اور ان کے تحفظ کے لیے ادارے قائم کیے گئے۔

برطانیہ میں مشہور سماجی و سیاسی تحریکیں

1: تحریک حقوقِ خواتین (Women Suffrage Movement) سال: 1860s-1920s - ویں صدی کا آخر

راہنماؤں: ایلین پینکھرست، سوزن اینٹھونی

مقاصد: خواتین کو ووٹنگ کا حق دینا - معاشرتی اور سیاسی میدان میں خواتین کی شمولیت

نتائج: 1918 میں خواتین کو ووٹنگ کا حق ملا۔ 1928 میں تمام بالغ خواتین کو مساوی حق رائے دہی دیا گیا۔

2: تحریک حقوقِ اقلیتیں (Civil Rights Movement) سال: 1950s-1960s

راہنماؤں: مارٹن لوٹر کنگ جونیئر، مالکم ایکس

مقاصد: نسلی امتیاز کے خاتمے کے لیے جدو جہد۔ سیوول رائٹس اور شہری آزادیوں کا تحفظ

نتائج: 1965 میں حقوقِ شہری قانون کانفاز۔ نسل پرستی کے خاتمے کے لیے اہم اصلاحات

امریکہ میں مشہور سماجی و سیاسی تحریکیں

1: سیویل رائٹس موومنٹ (Civil Rights Movement) - سال: 1950s-1960s

- راہنماؤں: مارٹن لوٹر کنگ جونیئر، روز اپارکس

- مقاصد: - امریکی سوسائٹی میں سیاہ فام لوگوں کے لیے مساوی حقوق کا حصول - نسلی امتیاز کا خاتمه

- نتائج: - 1964 میں سول رائٹس ایکٹ کا نفاذ - امریکی معاشرتی نظام میں اہم تبدیلیاں آئیں

2: تحریک حقوقِ خواتین (Women Rights Movements) - سال: 1960s-1980s

- راہنماؤں: گلوریا استنائم، بیل ہبکا

- مقاصد: - خواتین کے حقوق کے لیے معاشرتی اصلاحات - گھر بیوی تشدد، جنسی استھصال، اور مساوات کے مسائل کے حل کے لیے جدوجہد

- نتائج: - 1973 میں Roe v. Wade کیس کے ذریعے خواتین کو اپنے جسم کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق ملا - خواتین کے لیے کئی سماجی و معاشی حقوق میں بہتری آئی

3: تحریکِ مزدوری (Movement Rights Labor) - سال: 19 ویں صدی کا آخر

- راہنماؤں: سیموئل گومپرز، ایما گولڈمن

- مقاصد: - مزدوروں کے حقوق کا تحفظ - بہتر اجر تیں، کام کے اوقات اور محفوظ کام کا ماحول فراہم کرنا

- نتائج: - مزدوروں کے لیے 40 گھنٹوں کا اورک ویک، اور ٹائم کی اصلاحات - مزدوروں کے حقوق کے قانونی تحفظ سعودی عرب میں مشہور سماجی تحریکیں

1: تحریکِ خواتین کا ڈرائیورنگ کا حق (Women Rights to Drive Movement) - سال: 2011-2018

- راہنماؤں: عائشہ الغامدی، منال الشریف

- مقاصد: - سعودی خواتین کو گاڑی چلانے کا حق دینا - خواتین کو سماجی و معاشی میدان میں مزید آزادی اور حقوق فراہم کرنا

- نتائج: - 2018 میں خواتین کو سعودی عرب میں گاڑی چلانے کا حق دیا گیا - خواتین کی آزادی اور حقوق کے بارے میں معاشرتی شعور میں اضافہ

مشقی سوالات.....

مشقی سوالات:

1. عوامی مکالمہ کا کیا مطلب ہے؟

2. عوامی رائے کی اہمیت کیا ہے؟

3. رائے عامہ سماجی مسائل کے حل میں کس طرح کردار ادا کرتی ہے؟

4. سماجی سرگرمیوں کی تحریکوں کی مثال دیں؟

تفصیلی سوالات:

1. عوامی مکالمہ اور عوامی رائے کے تصورات کی وضاحت کریں اور ان کے اثرات پر تفصیل سے بحث کریں۔

2. سماجی مسائل کے حل میں رائے عامہ کا کردار واضح کریں اور اس کے عملی اثرات پر روشنی ڈالیں۔

3. سماجی سرگرمیوں کی تحریکوں کی نوعیت اور اہمیت کو تفصیل سے بیان کریں، اور ان کے ذریعے ہونے والی تبدیلیوں کی مثالیں دیں۔

باب نمبر 7: ڈیجیٹل شہریت اور ٹیکنالوژی: (Digital Citizenship and Technology)

شہری میں ملابپ کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال۔

The use of digital platforms for civic engagement.

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کیا ہیں؟

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز وہ آن لائن سسٹم یا ویب سائٹ ہیں جہاں افراد یا گروہ مختلف مقاصد کے لیے آپس میں رابطہ کرتے ہیں، معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں، یا اپنی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز جدید ٹیکنالوژی جیسے انٹرنیٹ، سوچل میڈیا، ایپس، اور ویب سائٹ کے ذریعے چلتے ہیں۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی اقسام:

1. سوچل میڈیا پلیٹ فارمز: یہ وہ ویب سائٹس یا ایپس ہیں جہاں لوگ آپس میں بات چیت کرتے ہیں، خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں اور معلومات شیر کرتے ہیں۔ مثلاً فیس بک، ایکس، ٹویٹر انسٹا گرام، بلکل ان

2. آن لائن فورمز اور کمپیوٹریز: یہ پلیٹ فارمز مخصوص موضوعات پر گفتگو کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں جہاں افراد اپنے خیالات یا سوالات شیر کرتے ہیں۔ مثلاً ریڈیٹ، Quora

3. ویب سائٹ اور بلاگ: یہ پلیٹ فارمز کسی بھی قسم کی معلومات فراہم کرتے ہیں جیسے خبریں، تعلیم، یا تفریحی مواد۔ مثالیں: - ویکی پیڈیا - نیو یارک ٹائمز کی ویب سائٹ

4. آن لائن پیٹیشن سسٹمز: یہ پلیٹ فارمز عوامی مسائل پر سختخطی مہماں شروع کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثال: www.change.org

5. ڈیجیٹل گورننس پلیٹ فارمز: یہ وہ پلیٹ فارمز ہیں جو حکومت یا ادارے شہریوں سے براہ راست رابطہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جیسے عوامی خدمات کے لیے آن لائن پورٹلز۔ پاکستان میں "نیسکوم" سوک انگریجمنٹ کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال اور فوائد:

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز عوامی امور میں شہریوں کی شرکت کے لیے اہم ذرائع بن چکے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کے ذریعے شہری مختلف حکومتی فیصلوں پر اپنی رائے دے سکتے ہیں، مہماں شروع کر سکتے ہیں، یا ماجی مسائل پر آگاہی پیدا کر سکتے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کا استعمال عام طور پر درج ذیل طریقوں سے ہوتا ہے:

1. آگاہی اور تعلیم: سوچل میڈیا اور ویب سائٹ کے ذریعے شہری مختلف مسائل پر معلومات حاصل کر سکتے ہیں، جیسے صحت، تعلیم، اور انسانی حقوق۔ یہ پلیٹ فارمز شہریوں کو آگاہی فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ بن چکے ہیں۔

2. پیٹیشنز اور مہماں: شہری آن لائن پیٹیشنز اور مہماں شروع کر کے حکومتی فیصلوں کو منتاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے ماحولیاتی تبدیلوں کے خلاف یا کسی خاص قانون میں تبدیلی کے لیے۔

3. رائے کا اظہار: مختلف فورمز، سوچل میڈیا اور پلیٹ فارمز، اور بلاگ پر شہری اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے حکومت یا متعلقہ ادارے عوامی آراء حاصل کر سکتے ہیں۔

4. براہ راست حکومتی تعلقات: حکومتیں بھی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال کرتی ہیں تاکہ وہ عوام کے مسائل کو جلدی حل کر سکیں، اور عوام سے براہ راست رائے حاصل کر سکیں۔

5. منتخب نمائندوں کے ساتھ رابطہ: سوچل میڈیا پلیٹ فارمز شہریوں کو منتخب نمائندوں کے ساتھ براہ راست بات کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، جس سے شہریوں کی آواز حکومتی سطح تک پہنچ سکتی ہے۔

6: موبائل اپیس کے ذریعے خدمات تک رسائی: ڈیجیٹل پلیٹ فارمز موبائل اپیس کی صورت میں بھی شہریوں کو سرکاری خدمات تک آسان رسائی فراہم کرتے ہیں، جیسے بلوں کی ادائیگی، صحت کے ریکارڈز کی چینگ، یا پولیس میں شکایات درج کرنا۔ اس طرح، شہری اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لیے حکومت کے ساتھ فوری رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

7: آن لائن فورمز پر مبابرے اور حل تلاش کرنا: عوامی مسائل پر آن لائن فورمز اور گروپ چیٹس میں بحث کی جاتی ہے، جہاں مختلف افراد ایک ساتھ بیٹھ کر ان مسائل کے حل تلاش کرتے ہیں۔ یہ عوامی سطح پر مسائل کی آگاہی بڑھانے اور ان کے حل کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

8: ویڈیو زار لا یو سٹریمز کے ذریعے آگاہی بڑھانا: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب، فیس بک اور انسٹا گرام لا یو سٹریمز اور ویڈیو ز کے ذریعے عوامی مسائل پر آگاہی پھیلانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مختلف تنظیمیں اور حکومتیں ان پلیٹ فارمز کو شہریوں کو مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے استعمال کر سکتی ہیں۔

9: رائے شماری اور سروے: حکومتیں اور غیر حکومتی ادارے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر سروے اور رائے شماری منعقد کرتے ہیں تاکہ عوام کی آراء ॥ معلوم کی جاسکیں۔ ان سرویز کے ذریعے شہریوں کی ترجیحات اور مسائل کو، بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔

10: ویب سائٹس اور ای میل کے ذریعے شکایات کا اندر اج: شہری ویب سائٹس یا ای میل کے ذریعے اپنی شکایات براہ راست حکومتی اداروں تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس طریقے سے نہ صرف شہریوں کی آواز سنی جاتی ہے بلکہ انہیں فوری حل بھی ملتا ہے۔

11: معلومات کے تبادلے میں تیزی: ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی مدد سے شہری تیز تر معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً، کسی قدرتی آفات، حادثات یا ایک جنسی کی صورت میں شہری فوری طور پر سوشل میڈیا یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے ایک دوسرے کو اطلاعات فراہم کر سکتے ہیں۔

12: عوامی نمائندوں سے براہ راست بات چیت: سوشل میڈیا کے ذریعے عوام اپنے منتخب نمائندوں سے براہ راست بات کر سکتے ہیں، جیسے ٹویٹر یا فیس بک پر اپنے مسائل شیئر کرنا اور ان کا فوری جواب حاصل کرنا۔ یہ براہ راست تعلق سوک انگیجمنٹ کو بڑھاتا ہے۔

13: ڈیجیٹل ووٹنگ اور انتخابات: ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے انتخابات اور رائے شماری کی بات کی جائے تو شہری آن لائن ووٹنگ کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ عمل انتخابات کو شفاف اور فوری بناتا ہے، اور زیادہ افراد کو حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔

14: پر لیز اور خبر رسانی: حکومت اور تنظیمیں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر پر لیز ریلیز اور خبروں کے ذریعے عوام کو فیصلوں یا اہم اقدامات کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔ یہ طریقہ عوام تک معلومات پہنچانے کا تیز ترین ذریعہ بن چکا ہے۔

15: پیشہ و رانہ مدد اور مشورہ: کچھ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز شہریوں کو مختلف مسائل پر پیشہ و رانہ مدد فراہم کرتے ہیں، جیسے قانونی مشورہ، صحت سے متعلق رہنمائی، یا مالی امداد کے لیے درخواست دینے کے طریقے۔ اس سے شہریوں کو آسانی سے اپنے حقوق اور خدمات تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

16: مقامی سطح پر مسائل کا حل: ڈیجیٹل پلیٹ فارمز مقامی سطح پر مسائل کے حل کے لیے بھی موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ شہری اپنے علاقے میں پانی کی کمی، صفائی، یا دیگر بنیادی مسائل پر اپنی آواز اٹھا سکتے ہیں، اور مقامی حکام تک مسائل پہنچا سکتے ہیں۔

17: ڈیجیٹل پولیسی ڈائیلاگ: حکومتیں اور پالیسی ساز ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر عوامی مشاورت کے ذریعے عوامی پالیسیوں پر رائے جمع کرتے ہیں۔ اس طرح، عوام کو پالیسی سازی میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے، اور ان کی آراء حکومتی فیصلوں میں شامل ہو سکتی ہیں۔

یہ تمام طریقے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نہ صرف شہریوں کی آراء اور شکایات کو موثر طریقے سے حکومت تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں، بلکہ یہ عوامی مسائل کے حل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستانی چند شہروں ڈیجیٹل سوک انگیجمنٹ پلیٹ فارمز ذیل ہیں:

Websites:	Apps:
1. PakVoter	1. Sehat Sahulat Program
2. Citizen's Portal	2. FixIt (Pakistan)

3. Right to Information (RTI) Portal	3. Pakistan Citizen's Portal (PCP)
4. The Citizens Foundation (TCF) - Community Engagement	4. NADRA Mobile App
5. E-Stamping (Punjab) Portal	5. Rozgar (Job Portal)
6. FixIt (Pakistan)	6. Safe City Project Apps

سامبھرا خلائقیات اور سوچل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال

Cyber ethics and responsible use of social media.

سامبھرا خلائقیات وہ اصول اور قوانین ہیں جو آن لائن دنیا میں لوگوں کے انٹرنیٹ کے استعمال اور ان کے برتاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ اخلاقیات اس بات کو نیقی بناتی ہیں کہ انٹرنیٹ اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر لوگ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح اور دوسروں کے حقوق کا احترام کریں۔ سامبھرا خلائقیات کا مقصد انٹرنیٹ کے استعمال کو محفوظ، موثر اور اخلاقی بنانا ہے تاکہ لوگوں کو انٹرنیٹ کی دنیا میں جتنا ممکن ہو، کم سے کم نقصانات کا سامنا ہو۔

سامبھرا خلائقیات کے اہم اصول:

- 1. ذاتی معلومات کا تحفظ:** انٹرنیٹ پر اپنی ذاتی معلومات کا تحفظ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ صارفین کو اپنی ذاتی معلومات، جیسے پاسورڈ، بینک کی تفصیلات اور دیگر حساس ڈیٹا کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ سامبھرا خلائقیات کے مطابق، اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دوسروں کی ذاتی معلومات کی بے حرمتی نہ ہو۔
- 2. سامبھرا انسانی سے گریز:** سامبھرا انسانی، جو کہ آن لائن زیادتی، تضییک یا دھمکیوں کی صورت میں ہوتی ہے، ایک نگینہ مسئلہ ہے۔ سامبھرا خلائقیات کے مطابق، دوسروں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنا چاہیے اور ہر انسانی سے بچنا چاہیے۔
- 3. ڈیجیٹل مواد کی ذمہ داری:** کسی بھی مواد کو آن لائن شیئر کرنے سے پہلاں اس کے اثرات کو سمجھنا ضروری ہے۔ جھوٹی معلومات، نفرت انگیز مواد، یا کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانے والی پوستس سے گریز کرنا چاہیے۔ سامبھرا خلائقیات کے مطابق، ہر شخص کو اپنی پوستس اور مواد کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔
- 4. آن لائن قوانین کا احترام:** ہر ملک اور ادارہ اپنے مخصوص قوانین اور ضوابط رکھتا ہے جن کا مقصد آن لائن دنیا کو محفوظ بنانا ہوتا ہے۔ ان قوانین کی پیروی کرنا اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا ضروری ہے۔
- 5. آن لائن شائستگی اور اخلاقی برداشت:** انٹرنیٹ پر بھی وہی اصول اپنانے چاہئیں جو ہم حقیقی دنیا میں اپناتے ہیں، جیسے شائستگی، ایمان و ارکی، اور احترام۔ سامبھرا خلائقیات کے تحت، آن لائن گفتگو یا تعاملات میں ادب اور احترام کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

سوچل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال:

سوچل میڈیا نے لوگوں کو آپس میں جڑنے اور معلومات کے تبادلے کا ایک طاقتو رذیعہ فراہم کیا ہے، لیکن اس کا غیر ذمہ دارانہ استعمال متعدد مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔ سوچل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال اس بات کو نیقی بناتا ہے کہ ہم دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں اور خود کو بھی خطرات سے بچائیں۔

- 1. شخصی نوعیت کی معلومات کا تحفظ:** سوچل میڈیا پر ذاتی معلومات کا شیئر کرنا کئی بار خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے، سامبھرا خلائقیات کے مطابق، ہمیں اپنے ذاتی ڈیٹا اور معلومات کو غیر محفوظ اور غیر ضروری طور پر شیئر کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔
- 2. جعلی خبریں اور پروپیگنڈے سے بچنا:** سوچل میڈیا پر جعلی خبریں اور پروپیگنڈے کا پہلیا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس لیے ہمیں صرف مستند ذرائع سے معلومات حاصل کرنی چاہیے اور دوسروں تک صحیح اور درست معلومات پہنچانی چاہیے۔
- 3. دوسروں کی عزت کا خیال رکھنا:** سوچل میڈیا پر ہمیں دوسروں کی عزت اور حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ تو ہیں آمیز تصریح، نفرت انگیز مواد، اور کسی

کی شہرت کو نقصان پہنچانے والے پوٹس سے گریز کرنا چاہیے۔

4: ڈائیویشن اور فیکٹ چینگ: سوشن میڈیا پر جموادشیر کیا جائے، اس کی تصدیق اور فیکٹ چینگ کرنا ضروری ہے تاکہ غیر صحیح اور غلط معلومات سے بچا جاسکے۔

5. کم از کم تنازعات اور غلط فہمیوں سے بچا: سوشن میڈیا پر بحث و مباحثہ کرنا تو ایک معمول کی بات ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے خیالات اور آراء ॥ کو اس انداز میں پیش کریں کہ دوسروں کی دل آزاری نہ ہو اور غیر ضروری تنازعات پیدا نہ ہوں۔

6. پلیٹ فارم کے قوانین کی پیروی: ہر سوشن میڈیا پلیٹ فارم کے مخصوص قوانین اور رہنمایا صول ہوتے ہیں، جن کا مقصد اس پلیٹ فارم کو محفوظ اور اخلاقی بنانا ہوتا ہے۔ ان قوانین کا احترام کرنا اور ان کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

7: محتاط موادشیر کرنا: سوشن میڈیا پر جمواد آپ شیر کرتے ہیں، اس کا اثر آپ کی ذاتی شہرت اور دوسروں پر پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ محتاط رہ کر موادشیر کریں، خاص طور پر وہ مواد جو کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہو یا غیر اخلاقی ہو۔

8: پاس ورڈز کی حفاظت: سوشن میڈیا کا کاؤنٹس کی سیکیورٹی کے لیے مضبوط پاس ورڈز کا استعمال کریں اور اپنی اکاؤنٹ کی معلومات کو کسی کے ساتھ شیر نہ کریں۔ اپنے اکاؤنٹ کی دو ہری تصدیق (Two Authentication Factors) بھی فعال کریں تاکہ کسی بھی غیر مجاز شخص کو آپ کے اکاؤنٹ تک رسائی نہ ہو۔

9: اسپام اور فنگ سے بچا: سوشن میڈیا پر اسپام (غیر ضروری یا دھوکہ دہی کی پوٹس) اور فنگ (جعلی ویب سائٹس یا پیغامات کے ذریعے آپ کی ذاتی معلومات چرانا) کے خطرات ہوتے ہیں۔ کسی بھی مشکوک انک یا پیغام پر کلک کرنے سے گریز کریں۔

10: ٹائم میجنٹ: سوشن میڈیا پر زیادہ وقت گزارنا ذاتی سکون کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے وقت کا مناسب استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے ٹائم میجنٹ کی تکنیکوں کا استعمال کریں تاکہ آپ سوشن میڈیا کے استعمال کو محدود رکھیں۔

11: حساس موضوعات پر تھابت چیت: سوشن میڈیا پر بعض حساس موضوعات جیسے مذہب، سیاست یا نسل پرستی پر بات چیت کرتے وقت محتاط رہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کی پوٹس کسی کے جذبات کو ٹھیک نہ پہنچائیں۔

12: اپنی آن لائن تصویر کا خیال رکھنا: سوشن میڈیا پر آپ کی آن لائن موجودگی آپ کی ذاتی شناخت کا حصہ بن جاتی ہے۔ اس لیے اپنی آن لائن تصویر کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ آپ کی شہرت متاثر نہ ہو۔

13: دوسروں کے مواد کا احترام: دوسروں کی تخلیق کردہ مواد کا احترام کریں۔ ان کے مواد کو بغیر اجازت کے استعمال کرنے سے گریز کریں، اور اگر آپ کسی کا موادشیر کریں تو اس کا حوالہ دیں یا اس کا کریڈٹ دیں۔

14: دھوکہ دہی اور جعلی پروفائلز سے بچا: سوشن میڈیا پر جعلی پروفائلز کا سامنا کرنا معمول کی بات ہے۔ ایسے پروفائلز سے بچیں اور صرف مستند لوگوں سے ہی رابطہ کریں۔

15: ڈسکلیمرز کا استعمال: اگر آپ سوشن میڈیا پر کسی معلومات یا مشورے کا اشتراک کرتے ہیں، تو اس بات کا ذکر کریں کہ یہ آپ کی ذاتی رائے ہے، خاص طور پر اگر وہ کسی تنازعہ یا حساس معااملے پر ہو۔

16: اپنے دوستوں کے مواد کا احتیاط سے جائزہ لیتا: اگر آپ اپنے دوستوں سے کوئی موادشیر کرتے ہیں یا ان کی پوٹس کو لانگ کرتے ہیں، تو ان باتوں کا جائزہ لیں کہ یہ مواد کسی اور کے لیے تو ہیں آمیز یا غیر اخلاقی نہ ہو۔

پاکستان میں سائبر قانون کا تعارف:

پاکستان میں سائبر قوانین کا اصل نام "پاکستان کی کمپیوٹر کرائمز کے حوالے سے قانون" (Prevention of Electronic Crimes Act)

(PECA) 2016 ہے۔ اس قانون کو 2016 PECA کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

پاکستان کی کمپیوٹر کرائمز کے حوالے سے قانون (2016PECA) کا مختصر تعارف:

پاکستان کا 2016 PECA (Prevention of Electronic Crimes Act) سائبر کرائمز کے خلاف ایک جامع

قانون ہے جو آن لائن جرائم کی روک تھام، سائبر دھوکہ دہی، ہراسانی، بھیجی معلومات کی چوری، سائبر دہشت گردی اور دیگر ڈیجیٹل جرائم کے خلاف

کارروائی کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس قانون کا مقصد انتہنیٹ اور دیگر الیکٹر انک وسائل پر ہونے والی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا، عوامی تحفظ فراہم کرنا، اور سائبر جرائم کی تحقیقات کو آسان بنانا ہے۔

2016PECA کے اہم نکات:

1. ڈیجیٹل ہراسانی (Cyber Harassment): کسی فرد کو آن لائن ہر اس اکنیا ان کی عزت کو نقصان پہنچانا، مثلاً تفحیک کرنا، بدنام کرنا، یاد ہمکیاں دینا، قانوناً جرم ہے۔ سائبر ہراسانی کرنے والے شخص کو پانچ سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ یادوں سزا نئیں دی جاسکتی ہیں۔

2. جعلی معلومات کا پھیلاؤ (Propaganda and Fake Information): سو شل میڈیا پر جھوٹی معلومات پھیلانا، نفرت انگیز مواد یا اشتغال انگیز مواد شیئر کرنا، یا عوامی تشویش پیدا کرنا جرم سمجھا جاتا ہے۔ جھوٹی معلومات پھیلانے والے شخص کو پانچ سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ یادوں سزا نئیں ہو سکتی ہیں۔

3. شخصی معلومات کی چوری (Theft Identity): کسی کی ذاتی معلومات یا حساس ڈیٹا چوری کر کے اسے دھوکہ دی یا فراڈ کے لیے استعمال کرنا منوع ہے۔ ذاتی معلومات چرانے یا استعمال کرنے والوں کو پانچ سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

4. ڈیٹا کی حفاظت (Protection Data): کمپیوٹر اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع سے کسی کی ذاتی معلومات یا ڈیٹا کو غیر قانونی طور پر چڑھانا یا منتقل کرنا جرم سمجھا جاتا ہے۔ غیر قانونی طور پر ڈیٹا چرانے یا اس میں مداخلت کرنے پر پانچ سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

5. سائبر دہشت گردی (Terrorism Cyber): آن لائن دہشت گردی کی سرگرمیاں، جیسے کہ ویب سائٹس کو ہیک کرنا، انفارسٹر کچکر کو نقصان پہنچانا یا کسی خاص گروہ یا ادارے کو نقصان پہنچانے کے لیے سائبر ٹولز کا استعمال، اس قانون کے تحت جرم ہیں۔ سائبر دہشت گردی میں ملوث شخص کو دس سال تک قید اور دس کروڑ روپے تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

6. سائبر انسڑوڑن (Cyber Intrusion): غیر قانونی طور پر کسی کمپیوٹر سسٹم میں داخل ہو کر ڈیٹا چڑھانا یا سسٹم کو نقصان پہنچانا بھی جرم ہے۔ کمپیوٹر سسٹم میں غیر قانونی داخل ہونے کی صورت میں پانچ سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ ڈیجیٹل تفریق اور اس کے اثرات (رسائی، استعمال، سماجی و معاشری، جغرافیائی وغیرہ)۔"

Digital divides and responsible (access, usage, socioeconomic, geographic, etc.) and their impacts on citizenship.

ڈیجیٹل تفریق / تقسیم کیا ہے؟

ڈیجیٹل تقسیم سے مراد ان افراد، کمیونٹیوں یا ممالک کے درمیان فرق ہے جو جدید معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) جیسے اشنیٹ، کمپیوٹر، اسماڑ ٹو نر اور ڈیجیٹل خدمات تک رسائی رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے۔ ٹیکنالوجی کے استعمال میں یہ تفریق کئی وجہات اور مختلف عوامل پر مبنی ہو سکتی ہے، جیسے معاشری حیثیت، جغرافیائی محل وقوع، تعلیم، عمر اور دیگر آبادیاتی عوامل۔

ذمہ دارانہ رسائی و استعمال کا مفہوم اس بات پر مرکوز ہے کہ تمام افراد کو بلا تفریق ڈیجیٹل ٹولز اور پلیٹ فارمز تک منصانہ رسائی حاصل ہو اور وہ انہیں اخلاقی، محفوظ اور اپنے اور معاشرے کے فائدے کے لیے استعمال کریں۔ اس میں ڈیجیٹل وسائل تک رسائی فراہم کرنا اور افراد کو ان کے ذمہ دارانہ استعمال کے بارے میں تعلیم دینا بھی شامل ہے۔

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی کی وجہات اور اس کے شہریوں پر اثرات / ڈیجیٹل تفریق کی اقسام اور شہری پر اثرات:

1. معاشری تقسیم: یہ تقسیم ان افراد یا گروپوں کے درمیان پائی جاتی ہے جو مالی طور پر جدید ٹیکنالوجیز تک رسائی رکھتے ہیں اور جوان تک رسائی نہیں رکھتے۔ کم آمدی والے افراد کے پاس تیز فقار اشنیٹ، کمپیوٹر یا اسماڑ ٹو نر جیسے آلات یا ان کے استعمال کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ معاشری تفریق کی وجہ سے شہریت پر اثرات یا اثرات ہو سکتے ہیں کہ جن افراد کے پاس ٹیکنالوجی تک رسائی نہیں ہے، وہ آن لائن شہری مصروفیت (فری لانسرنگ)، تعلیمی

موافق نوکری کے امکانات اور دیگر خدمات سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اس سے ان کی جمہوری عمل میں شرکت اور اہم معلومات تک رسائی متاثر ہو سکتی ہے۔

2. جغرافیائی تقسیم: جغرافیائی تقسیم کا تعلق شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ٹیکنا لو جی تک رسائی میں فرق ہے۔ شہری علاقوں میں لوگوں کو قابل اعتماد انتہی، جدید انفارسٹر کپھر اور ڈیجیٹل خدمات تک رسائی حاصل ہوتی ہے، جب کہ دیہی علاقوں میں یہ رسائی محدود ہو سکتی ہے۔ جغرافیائی تفریق کی وجہ سے شہریت پر اثرات یا اثرات ہو سکتے ہیں کہ دیہی یادور دراز علاقوں میں رہنے والے افراد حکومت کی خدمات، آن لائن تعلیمی وسائل، صحت کی معلومات یا ایسی دیگر سہولتوں تک محدود رسائی رکھتے ہیں جو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے دستیاب ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کی جمہوری عمل میں شرکت اور حکومت یا معاشرتی ترقیوں سے فائدہ اٹھانے میں کمی آتی ہے۔

3. تعلیمی تقسیم: یہ فرق ان افراد کے درمیان ہوتا ہے جن کے پاس ڈیجیٹل خواندگی کی بلند سطح ہوتی ہے اور ان کے درمیان جنہیں ٹیکنا لو جی استعمال کرنے کا محدود یا کوئی علم نہیں ہوتا۔ یہ تعلیمی وسائل کی کمی، ڈیجیٹل تربیت کی کمی، یا ٹیکنا لو جی سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ تعلیمی تفریق کی وجہ سے شہریت پر اثرات یا اثرات ہو سکتے ہیں کہ بغیر ڈیجیٹل خواندگی کے افراد آن لائن بحث و مباحثہ میں حصہ لینے، ای۔ گورنمنٹ خدمات تک رسائی حاصل کرنے، یا معاشری زندگی کے دیگر پہلوؤں میں شریک ہونے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ نہیں معلوماتی فیصلے کرنے، شہری مصروفیت میں حصہ لینے اور انتخابی عمل میں کمی کا شکار بنا سکتا ہے۔

4. عمر کی تقسیم: عمر کی تقسیم کا تعلق ٹیکنا لو جی کے استعمال میں نوجوان اور بزرگ آبادی کے درمیان فرق ہے۔ نوجوان نسل ٹیکنا لو جی کے ساتھ پروان چڑھی ہے، عام طور پر ان ٹولز کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرنے میں مہارت رکھتی ہے، جب کہ بزرگ افراد کو ان کے استعمال میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ عمر کی تفریق کی وجہ سے شہریت پر اثرات یا اثرات ہو سکتے ہیں کہ بزرگ افراد آن لائن شہری مصروفیت کے پلیٹ فارمز، ڈیجیٹل خدمات اور سیاسی مباحثوں سے محروم ہو سکتے ہیں، جس سے وہ ایک ایسی دنیا میں الگ تھلک ہو جاتے ہیں جہاں ڈیجیٹل مصروفیت دن بدن اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

5. ثقافتی تقسیم: مختلف ثقافتی پس منظر بھی افراد کی ٹیکنا لو جی کے ساتھ تعامل میں فرق پیدا کر سکتے ہیں۔ ٹیکنا لو جی کے بارے میں ثقافتی رویے، زبان کے مسائل، اور علاقائی روایات سب اس تقسیم میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ثقافتی فرق کی وجہ سے شہریت پر اثرات یا اثرات ہو سکتے ہیں کہ مختلف ثقافتی پس منظر کھنے والے افراد ڈیجیٹل مواد تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کر سکتے ہیں، خاص طور پر اگر وہ ان کی مادری زبان میں نہ ہو یا ان کی ثقافتی روایات کی عکاسی نہ کرتا ہو۔ اس سے وہ عالمی یا قومی ڈیجیٹل مکالمات میں حصہ نہیں لے پاتے، اور یہ معلومات تک رسائی میں فرق پیدا کرتا ہے۔

ڈیجیٹل ٹیکنا لو جیز کی آسان رسائی اور شہریوں پر اس کے اثرات/ ڈیجیٹل ٹیکنا لو جیز کی ذمہ دارانہ رسائی اور استعمال (فوائد) :

1. منصفانہ رسائی: حکومتوں اور اداروں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ٹیکنا لو جی تمام افراد کے لیے دستیاب ہو، چاہے ان کی معاشری حیثیت، جغرافیائی محل و قوع یا تعلیم کچھ بھی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اخترنیت کی قیتوں کو کم کرنا، سب سدی شدہ آلات فراہم کرنا، یا عوامی رسائی کے مقامات (جیسے کمیونٹی سینٹر یا لائبریریاں) فراہم کرنا تاکہ افراد ڈیجیٹل ٹولز تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنا لو جی کی آسان رسائی کی وجہ اور ٹیکنا لو جی تک منصفانہ رسائی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تمام شہری سیاست، تعلیم، اور معیشت کے ڈیجیٹل پہلوؤں میں حصہ لے سکیں۔ یہ ڈیجیٹل دنیا میں مساوی نمائندگی فراہم کرتی ہے، جس سے سب کو آن لائن جمہوری حکومتوں میں آواز ملتی ہے اور وہ فیصلہ سازی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

2. ڈیجیٹل خواندگی: ڈیجیٹل خواندگی کو فروع دینا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہم ہے کہ لوگ ٹیکنا لو جی کا استعمال صرف تفریج کے لیے نہیں بلکہ شہری مصروفیت، معلوماتی فیصلوں، اور عوامی خدمات تک رسائی کے لیے بھی کریں۔ ڈیجیٹل ٹیکنا لو جی کی آسان رسائی کی وجہ سے ڈیجیٹل خواندگی شہری آن لائن سیاسی مباحثے میں حصہ لے سکتے ہیں، ای۔ گورنمنٹ خدمات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، اور سوال مسائل پر آن لائن کام کر سکتے ہیں۔ خواندگی کی کمی ان فوائد سے محروم کرتی ہے اور شہری مصروفیت میں کمی آتی ہے۔

3. محفوظ اور اخلاقی استعمال: ٹیکنا لو جی کے ذمہ دارانہ استعمال میں ایک اہم پہلو اس بات کو سمجھنا ہے کہ آپ کی آن لائن سرگرمیاں اخلاقی اور محفوظ ہوئی چاہئیں۔ اس میں رازداری کی حفاظت، سائبئرنی بلینگ سے بچنا، جھوٹی معلومات پھیلانے سے گریز، اور دوسروں کے ڈیجیٹل حقوق کا

احترام کرنا شامل ہے۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجی کی آسان رسانی کی وجہ سے جب افراد ٹکنالوجی کا ذمہ دارانہ استعمال کرتے ہیں، تو وہ ایک محفوظ اور جامع ڈیجیٹل ماحول بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ایسے شہری جو آن لائن اخلاقیات کو سمجھتے ہیں وہ ثابت آن لائن کمیونٹیز کی تغیری میں حصہ لیتے ہیں، جو شہری ذمہ داری اور اعتماد کو فروغ دیتی ہیں۔

4. معلوماتی مصروفیت: انٹرنیٹ کے ذریعے قبل اعتماد خبریں، حکومتی پورٹلز، یا عوامی صحت کی معلومات تک رسانی ہونا افراد کو باخبر رہنے اور بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے، خاص طور پر جمہوری سیاق و سباق میں جیسے ووٹنگ یا عوامی مشاورت میں حصہ لینا۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجی کی آسان رسانی کی وجہ سے باخبر شہری ووٹ دینے، عوامی مباحثوں میں حصہ لینے، اپنے حقوق کے لیے وکالت کرنے اور حکومت میں حصہ لینے کے لیے بہتر طور پر تیار ہوتے ہیں۔ معلومات تک رسانی کے بغیر، عوامی مصروفیت کے معیار میں کمی آتی ہے۔

ڈیجیٹل تفریق کے نقصانات و فوائد:

1. شہری اور حکومت کا رابطہ منقطع: جو افراد ڈیجیٹل رسانی یا مہارت نہیں رکھتے، وہ حکومت کے ساتھ رابطے میں پچھے رہ جاتے ہیں، جیسے ای ووٹنگ، آن لائن سرویز یا ڈیجیٹل پیشہزنش میں حصہ لینا۔ اس کے نتیجے میں وہ جمہوری عمل سے باہر ہو جاتے ہیں۔ یہ منقطع ہونا جمہوری اعتبار کو کرتا ہے کیونکہ پورے ملک کے افراد جمہوری عمل میں شامل نہیں ہو پاتے۔ ایک جمہوری نظام جو آن لائن مصروفیت پر انحصار کرتا ہے، وہ کمزور ہو سکتا ہے اور کچھ گروہ اس سے محروم رہ سکتے ہیں۔

2. معاشری نقصانات: جن افراد کے پاس ڈیجیٹل رسانی نہیں ہے، انہیں نوکریاں حاصل کرنے، آن لائن تعلیم حاصل کرنے یا آن لائن خدمات سے فائدہ اٹھانے میں مشکلات پیش آتی ہیں، جو طویل مدتی معاشری نقصانات کا سبب بن سکتی ہیں۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجی تک رسانی ناہونا معاشری نقل و حرکت کو محدود کرتا ہے، جس سے سماجی عدم مساوات بڑھ سکتی ہے اور جغرافیائی طور پر دور دراز یا کم ترقی یافتہ علاقوں کے افراد کے لیے ترقی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

3. تعلیمی موقع کی کمی: ڈیجیٹل تقسیم کی وجہ سے تعلیمی اداروں اور طلباء ॥ کے درمیان فرق پیدا ہوتا ہے۔ جو بچے یا نوجوان دیہی یا پسماندہ علاقوں میں رہتے ہیں یا جن کے پاس جدید ٹکنالوجی تک رسانی نہیں ہے، ان کے لیے آن لائن تعلیم یا ای-لرننگ کے موقع محدود ہو جاتے ہیں۔ اس سے ان کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے اور وہ ترقی کے موقع سے محروم رہ سکتے ہیں۔

4: سماجی تہائی: ڈیجیٹل تقسیم کی وجہ سے معاشرتی روایات میں کمی آتی ہے، خاص طور پر بزرگ افراد اور دیہی علاقوں میں رہنے والے افراد میں۔ اس سے ان کی سماجی تہائی بڑھ سکتی ہے کیونکہ وہ آن لائن کمیونٹیز، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور دیگر ڈیجیٹل خدمات تک رسانی نہیں رکھتے، جو انہیں دنیا سے جڑے رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

5: سیاسی عمل میں عدم شراکت: جو افراد ڈیجیٹل پلیٹ فارمز تک رسانی نہیں رکھتے، وہ سیاسی مباحثوں، ای-پیشہزنش، آن لائن مشاورت یا انتخابات میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سے عوامی رائے کے عمل میں ان کی شمولیت کم ہو سکتی ہے، جو جمہوری اداروں کے لیے نقصان دہ ہے۔

6: صحت کی معلومات تک رسانی: ٹکنالوجی کے ذریعے صحت کی معلومات تک رسانی حاصل کرنا آج کے دور میں بہت ضروری ہو چکا ہے۔ ڈیجیٹل تقسیم کی وجہ سے کم وسائل والے افراد یا دیہی علاقوں کے رہائشی صحت کی جدید معلومات، آن لائن مشورے یا صحت کے پروگرامز تک رسانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس کا اثر ان کی صحت کی دلکشی بھال اور بیماریوں سے بچاؤ کی کوششوں پر پڑ سکتا ہے۔

7: معاشری ترقی میں رکاوٹ: جب افراد یا علاقوں ڈیجیٹل دنیا سے منقطع رہتے ہیں، تو وہ آن لائن تجارت، فری لانس کام، ای کامرس یا ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسی جدید معاشری سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس سے ان کے معاشری امکانات میں کمی آتی ہے، جس سے انہیں اپنے مالی حالات بہتر کرنے کے موقع مدعوں ملے ہیں۔

8: معلومات سے بے خبری: ڈیجیٹل تقسیم کی وجہ سے کئی افراد جدید معلومات یا حکومتی پالیسوں کے بارے میں آگاہ نہیں ہو پاتے۔ اس کا اثر عوامی فیصلوں، قانون سازی اور حتیٰ کران کے روزمرہ کے کاموں پر پڑتا ہے، کیونکہ وہ آن لائن موجود وسائل اور معلومات تک رسانی سے محروم رہتے ہیں۔

9: ثقافتی ترقی کی کمی: انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا یا ثقافتی اطہار کا ایک اہم ذریعہ بن چکے ہیں۔ جو افراد ڈیجیٹل ٹکنالوجیز تک رسانی نہیں رکھتے، وہ عالمی یا مقامی ثقافتی سرگرمیوں، مواد، یا سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے پاتے، جس سے ان کی ثقافتی ترقی متاثر ہوتی ہے۔

10: مساوات میں کی: ڈیجیٹل تقسیم معاشرتی اور اقتصادی مساوات میں مزید فرق پیدا کرتا ہے۔ اس سے وہ افراد جو پہلے ہی کم وسائل یا مشکلات کا شکار ہیں، مزید پس پشت رہ جاتے ہیں اور ترقی کے مساوی موقع حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔

11: قانونی اور حکومتی خدمات تک رسائی کی کی: بہت سی حکومتیں اور ادارے آن لائن خدمات فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ آن لائن درخواستیں، شکایات، اور سرکاری دفاتر کی معلومات۔ جو لوگ ڈیجیٹل ٹینکنالوجی سے غیر آشنا ہیں یا اس تک رسائی نہیں رکھتے، وہ ان خدمات سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

12: جدید تحقیق اور ترقی میں حصہ نہ لیتا: ڈیجیٹل ٹینکنالوجی کی کمی کی وجہ سے افراد یا کمیونٹیز جدید تحقیق، سائنسی ترقیات، یا ٹینکنالوجی کے رجحانات سے آگاہ نہیں ہوتے۔ اس سے ان کی ترقی کی رفتارست پڑ جاتی ہے اور وہ عالمی سطح پر ہونے والی اہم تبدیلیوں سے پچھپے رہ جاتے ہیں۔

مشقی سوالات.....

محض سوالات:

1. شہری میں ملاپ کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال کیسے مفید ہے؟

2. سائبرا خلاقيات کیا ہیں؟

3. سوشن میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

4. ڈیجیٹل تفریق کے اثرات کیا ہیں؟

تفصیلی سوالات:

1. شہری میں ملاپ کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استعمال اور ان کے فوائد پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

2. سائبرا خلاقيات اور سوشن میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کریں۔

3. ڈیجیٹل تفریق کی اقسام (رسائی، استعمال، سماجی و معاشری، جغرافیائی وغیرہ) بیان کریں اور ان کے اثرات پر تفصیل سے وضاحت دیں۔

4. ڈیجیٹل تفریق کو کم کرنے کے لیے ممکنہ حل اور اقدامات پر تفصیل سے بات کریں۔

باب نمبر 8: تنوع، تغیر، شمولیت اور سماجی انصاف:

(Diversity, Inclusion and Social Justice:)

معاشرے میں تنوع / تغیر کو سمجھنا (نسلی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی وغیرہ)

Understanding diversity in society (ethnic, cultural, economic, political)

سوسائٹی میں تنوع سے کیا مراد ہے؟

اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اس خوبصورت کائنات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں ہر ایک چیز دوسری چیز سے اپنی حالت اور شکل کے لحاظ سے مختلف ہے۔ کائنات کی خوبصورتی کا راز اس میں موجود مختلف رنگوں کا ہونا ہے۔ بے شک خالق و رائی پسند ہے۔ قدرت کے کارخانے میں یکسانیت موت کے مترادف ہے۔ اسی طرح سوسائٹی میں تنوع (Diversity) سے مراد معاشرے میں لوگوں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا ہے۔ لوگوں میں یہ فرق کئی لحاظ سے ہو سکتا ہے جیسے لوگوں یا گروپوں کی ثقافتوں، نظریات، یا معاشی اور سماجی حالات میں فرق پایا جاتا ہے۔ ہر گروہ دوسرے سے کسی ناکسی لحاظ سے مختلف ہے، یہ فرق مختلف عناصر جیسے نسل، قومیت، مذہب، زبان، معاشی حالت، سیاسی خیالات اور ثقافت میں موجود ہو سکتا ہے۔ تنوع سوسائٹی کے اندر انسانی تجربات اور نظریات کی مختلف شکلوں کو جاگر کرتا ہے اور اس کا مقصد معاشرتی تعلقات کو سمجھنا اور ان میں ہم آہنگ پیدا کرنا ہے۔ سوسائٹی میں تنوع / فرق / اور ایک مختلف زاویوں سے سمجھا جاسکتا ہے، جن میں شامل ہیں:

1. نسلی تنوع (Ethnic Diversity): نسلی تنوع میں مختلف نسلی گروپوں اور قوموں کی موجودگی شامل ہے، جیسے کہ مختلف رنگ، نسل اور نسب سے تعلق رکھنے والے افراد کی موجودگی۔ ہر نسلی گروہ کی اپنی تاریخ، ثقافت اور زبان ہوتی ہے، جو سوسائٹی کی مجموعی شناخت کا حصہ ہتی ہے۔

2. ثقافتی تنوع (Cultural Diversity): ثقافتی تنوع مختلف ثقافتوں، روایات، عادات، اور مذہبی عقائد کو شامل کرتا ہے۔ ایک معاشرت میں مختلف ثقافتوں کا وجود سماجی تعلقات کو مزید پیچیدہ لیکن دلچسپ بنتا ہے۔ اس سے لوگوں کو مختلف رسم و رواج، طرز زندگی، لباس، کھانے کے انداز اور تہواروں کا تجربہ ہوتا ہے۔

3. معاشی تنوع (Economic Diversity): معاشی تنوع سے مراد ہے کہ معاشرت میں مختلف اقتصادی اپیلس منظر رکھنے والے افراد موجود ہیں، جیسے کہ امیر، غریب، متوسط طبقہ، یا مزدور طبقہ۔ معاشی حالات کا یہ فرق افراد کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان کے وسائل، موضع اور سماجی حیثیت میں فرق پیدا کرتا ہے۔

4. سیاسی تنوع (Political Diversity): سیاسی تنوع کا مطلب ہے کہ مختلف افراد یا گروہ مختلف سیاسی نظریات، نظریات یا جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں حکومت کے بارے میں خیالات، سیاسی پارٹیوں کی حمایت، حکومتی پالیسیوں پر عمل، اور مختلف انتخابی مندادات شامل ہیں۔

5. مذہبی تنوع (Religious Diversity):

مذہبی تنوع مختلف مذاہب، عقائد اور روحانیت کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ مختلف مذاہب جیسے اسلام، عیسائیت، ہندو مت، بدھ مت، یہودیت وغیرہ ایک ہی معاشرت میں موجود ہو سکتے ہیں، اور ہر مذہب کی اپنی عبادت کی جگہ، رسوم، اور عقائد ہوتے ہیں۔

تنوع کے فوائد:

1. نئے خیالات اور تجربات کا تبادلہ: جب مختلف پس منظر رکھنے والے لوگ آپس میں بات چیت کرتے ہیں تو نئے خیالات، تجربات، اور معلومات کا تبادلہ ہوتا ہے، جو ترقی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

2. خودشامی اور آپسی احترام: تنوع کی موجودگی لوگوں کو مختلف عقائد اور ثقافتوں کو سمجھنے کا موقع دیتی ہے، جس سے آپسی احترام اور برداشت بڑھتی ہے۔

3. سماجی ترقی: مختلف نقطہ نظر اور مہارتوں کا تبادلہ سماجی اور ثقافتی ترقی کا باعث بنتا ہے، جس سے معاشرت میں مختلف سرگرمیوں اور پروجیکٹس کے

لیے نئی سمتیں اور حل نکلتے ہیں۔

4. معاشری فوائد: مختلف طبقات کے افراد کا اجتماع مختلف قسم کی اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس سے معیشت میں ترقی ہو سکتی ہے۔

ساماجی ترقی میں نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کی شمولیت

(Youth, women and minorities' engagement in social development.)

ساماجی ترقی ایک مسلسل عمل ہے جس میں مختلف گروہ اور افراد اپنے حقوق اور بہتری کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ اس عمل میں نوجوانوں، خواتین اور اقلیتی گروپوں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے کیونکہ یہ مختلف گروہ نہ صرف اپنے مسائل کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ معاشرتی بہتری اور انصاف کے حصول کے لیے فعال طور پر کام کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی تعلیم، معاشری ترقی اور سیاسی شمولیت، خواتین کا معاشرتی انصاف، حقوق کی حفاظت اور ثقافتی تبدیلی، اور اقلیتی گروپوں کا اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنا، یہ سب عناصر سماجی ترقی کے اہم پہلو ہیں جو ایک متوازن اور پر امن معاشرتی نظام کی تشكیل میں مدد دیتے ہیں۔

ساماجی ترقی میں نوجوانوں کا کردار

1. تعلیمی ترقی: نوجوان معاشرے کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنے تعلیمی معیار کو بڑھا کر اور نئی معلومات کو سیکھ کر معاشرے میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آنے والی نسلیں بھی اچھا تعلیم حاصل کر سکیں۔

2. معاشری ترقی: نوجوان نئی کاروباری آئندی یا ز جدید ٹکنالوجیز اور ہنسے معیشت میں انقلاب لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ کاروبار شروع کر کے، فری لانسگ کے ذریعے، یامہارتوں کے ذریعے معیشت کو بڑھا سکتے ہیں۔

3. سماجی آگاہی: نوجوان مختلف سماجی مسائل جیسے کہ غربت، بے رو زگاری، ماحولیاتی آسودگی اور انسانی حقوق پر آگاہی پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ وہ سو شل میڈیا کے ذریعے ان مسائل کو اجاگر کرتے ہیں اور لوگوں کو ان مسائل کے حل کے لیے اقدامات کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

4. پر امن معاشرہ بنانا: نوجوان اپنے رویوں اور عمل سے معاشرتی ہم آہنگی اور امن کے قیام میں مدد کرتے ہیں۔ وہ اقلیتی گروپوں کے ساتھ انصافی سلوک اور مختلف فرقوں کے درمیان ہم آہنگی کی فضایا قائم کرتے ہیں۔

5. سو شل میڈیا کا ثابت استعمال: نوجوان سو شل میڈیا کے ذریعے معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً، تعلیم، صحت، ماحولیاتی تحفظ اور دیگر اہم موضوعات پر پہمہات چلانا۔

6. سیاسی شمولیت: نوجوان اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے اور سیاست میں حصہ لینے کے ذریعے معاشرے میں تبدیلی لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ انتخابی عمل میں شرکیک ہو کر اپنے نظریات کو دوسروں کے لئے تک پہنچاتے ہیں۔

7. کمیونٹی سروں: نوجوان رضا کار اور خدمات فراہم کر کے معاشرتی ترقی میں مدد دیتے ہیں۔ وہ کمیونٹی کی صفائی، درختوں کی حفاظت، اور دیگر فلاجی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

8. نئے خیالات اور حل: نوجوان معاشرتی مسائل کے حل کے لیے نئے اور جدید طریقے تجویز کرتے ہیں۔ وہ سماجی تبدیلی کے لیے نئے منصوبے اور آئندی یا ز پیش کرتے ہیں۔

9. انسانی حقوق کی حمایت: نوجوان دنیا بھر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر انسان کو اپنے بنیادی حقوق ملنے چاہیے۔

10. پائیدار ترقی: نوجوان ماحول کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ایک صاف اور سبز ماحول آنے والی نسلوں کے لیے ضروری ہے۔

11. صحت کی آگاہی: نوجوان اپنی کمیونٹی میں صحت کے متعلق آگاہی پھیلاتے ہیں، جیسے کہ صحت مندرجہ زندگی اپنانا اور بیماریوں سے بچاؤ کے طریقے بنانا۔

- 12. ثقافتی و رشکی حفاظت:** نوجوان اپنے ثقافتی و رشکی حفاظت کو محفوظ رکھتے ہیں اور اس کی اہمیت کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں، تاکہ ہماری روایات اور ثقافت زندہ رہیں۔
- 13. مساوات کے لیے جدوجہد:** نوجوان صنفی، نسلی اور اقتصادی مساوات کے لیے کام کرتے ہیں تاکہ ہر فرد کو یکساں حقوق اور موقع ملیں۔
- 14. خاندانی تعلقات میں بہتری:** نوجوان اپنے خاندانوں میں محبت، احترام اور تعلقات کی اہمیت کو بڑھاتے ہیں تاکہ ایک مضبوط معاشرتی ڈھانچہ قائم ہو سکے۔
- 15. یوتھ فورمز اور ایونٹس:** نوجوان اپنے خیالات اور مسائل کو جاگر کرنے کے لیے مختلف فورمز اور ایونٹس کا انعقاد کرتے ہیں تاکہ وہ سوسائٹی کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- سماجی ترقی میں خواتین کا کردار:**
- 1. تعلیمی موقع:** خواتین کی تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ وہ جب تعلیم حاصل کرتی ہیں، تو نہ صرف اپنے آپ کو بہتر بناتی ہیں بلکہ معاشرے کو بھی بہتر بناتی ہیں۔
 - 2. معاشری خود مختاری:** خواتین جب خود مختار طور پر کام کرتی ہیں، تو وہ نہ صرف اپنے خاندان کے لیے بلکہ پورے معاشرے کے لیے بھی ایک اہم مالی مأخذ بن سکتی ہیں۔
 - 3. خاندانی زندگی میں بہتری:** خواتین خاندانی سطح پر اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ بچوں کی تربیت، گھر کی دیکھ بھال اور خاندان کے افراد کی جذباتی ضروریات کا خیال رکھتی ہیں۔
 - 4. سماجی مسائل پر آگاہی:** خواتین مختلف سماجی مسائل جیسے کہ صنفی امتیاز، صحت کے مسائل اور غربت پر شعور اجاگر کرتی ہیں اور ان کے حل کے لیے کام کرتی ہیں۔
 - 5. قانونی حقوق کا تحفظ:** خواتین اپنے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھاتی ہیں اور ان کے تحفظ کے لیے قانونی چارہ جوئی کرتی ہیں تاکہ ان کے ساتھ مساوات اور انصاف ہو سکے۔
 - 6. سیاسی شمولیت:** خواتین سیاست میں حصہ لے کر اپنی آواز بلند کرتی ہیں اور اپنے مسائل کو حکومت تک پہنچاتی ہیں۔ وہ ووٹ ڈال کر ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
 - 7. معاشرتی تبدیلی میں حصہ:** خواتین مختلف سماجی تبدیلیوں میں حصہ لیتی ہیں، جیسے کہ تعلیم، صحت اور غربت کے خاتمے کے لیے کام کرنا۔
 - 8. صحت کی دیکھ بھال:** خواتین معاشرتی صحت کے مسائل جیسے کہ بچوں کی صحت، ماں کی صحت اور ہنگامی صحت پر کام کرتی ہیں تاکہ معاشرے میں صحت کا معیار بہتر ہو۔
 - 9. سماجی انصاف کے لیے لڑائی:** خواتین سماجی انصاف کے لیے اپنی آواز بلند کرتی ہیں اور ان کے حقوق کے لیے کام کرتی ہیں تاکہ وہ مساوات کی بنیاد پر زندگی گزار سکیں۔
 - 10. ثقافتی تبدیلی:** خواتین اپنی ثقافت کو محفوظ رکھنے اور معاشرتی نظام میں ثابت تبدیلی لانے کی کوشش کرتی ہیں۔
 - 11. خود اعتمادی میں اضافہ:** خواتین اپنے حقوق کے لیے آواز بڑھاتی ہیں جس سے ان کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ معاشرتی تبدیلی میں فعال کردار ادا کرتی ہیں۔
 - 12. خاندانی تشویشات کا حل:** خواتین اپنے خاندان کے مسائل اور تشویشات کو حل کرنے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں، جیسے کہ بچوں کی تربیت اور گھر کے ماحول کی بہتری۔
 - 13. تعلیمی پروگرامز:** خواتین تعلیمی اداروں میں اصلاحات اور تعلیمی پروگرامز میں حصہ لیتی ہیں تاکہ اپنے کمیونٹی کے لیے بہتر تعلیمی ماحول فراہم کر سکیں۔
 - 14. ہنری صحت کی حفاظت:** خواتین ہنری صحت کے مسائل کے بارے میں آگاہی پھیلانے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ان کی روک تھام کے لیے مختلف پروگرامز میں حصہ لیتی ہیں۔

15. ماحولیاتی تحفظ: خواتین ماحولیاتی تحفظ کے لیے مختلف پروگرامز اور مہماں میں حصہ لیتی ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کے لیے صاف اور صحیح مند ماحول فراہم کیا جاسکے۔

سماجی ترقی میں اقلیتی گروپوں کا کردار:

1. معاشرتی شمولیت: اقلیتی گروہ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے ہیں اور معاشرے میں بھرپور شمولیت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے مسائل کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کے حل کے لیے حکومت اور معاشرے سے مدد حاصل کرتے ہیں۔

2. تعلیمی موقع: اقلیتی گروہ اپنے بچوں کے لیے بہتر تعلیمی موقع فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی زندگی میں بہتری آسکے۔

3. ثقافتی ورثہ کا تحفظ: اقلیتی گروہ اپنی ثقافت، زبان اور روایات کو محفوظ رکھتے ہیں تاکہ ان کی شناخت کو باقی رکھا جاسکے۔

4. حقوق کی جدوجہد: اقلیتی گروہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جیسے کہ مذہبی آزادی، نسلی امتیاز اور دیگر حقوق کے لیے لڑتا۔

5. سیاسی شمولیت: اقلیتی گروہ سیاسی عمل میں حصہ لے کر اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے ہیں اور معاشرتی تبدیلی لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

6. سماجی انصاف کے لیے کام: اقلیتی گروہ سماجی انصاف کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں تاکہ ہر فرد کو برابری کی بنیاد پر حقوق حاصل ہوں۔

7. معاشری موقع: اقلیتی گروہ معاشری خود مختاری کے لیے مختلف وسائل اور پروگرامز کا فائدہ اٹھاتے ہیں تاکہ وہ بھی معاشری ترقی میں حصہ لے سکیں۔

8. مذہبی آزادی: اقلیتی گروہ اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور ان کی مذہبی آزادی کا تحفظ کرتے ہیں۔

9. خاندانوں میں بہتری: اقلیتی گروہ اپنے خاندانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے کام کرتے ہیں، جیسے کہ تعلیمی پروگرامز اور معاشری امداد کے ذریعے۔

10. ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات: اقلیتی گروہ اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ ثقافتی، تجارتی اور سیاسی تعلقات بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اقلیتی گروپوں کے لیے نئے موقع پیدا کیے جاسکیں۔

پاکستان میں سماجی عدم مساوات اور نا انصافیوں کا خاتمه

Addressing social inequalities and injustices in Pakistan.

سماجی ناہمواری اور نا انصافی سے کیا مراد ہے؟

سماجی ناہمواری اور نا انصافی سے مراد وہ صورتحال ہے جہاں معاشرے کے مختلف طبقوں یا افراد کے درمیان حقوق، موقع، اور وسائل کی تقسیم میں فرق ہو۔ یہ فرق اکثر معاشرتی، معاشری، یا سیاسی عوامل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کچھ لوگ بہتر حالات میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں جبکہ دوسرے طبقے بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہوتے ہیں۔ پاکستان میں سماجی ناہمواری اور نا انصافی کئی شکلوں میں موجود ہے، جن میں شامل ہیں:

1. تعلیم میں فرق: دیہی اور شہری علاقوں کے اسکولوں میں معیار کا فرق، اور لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کو کم تعلیمی موقع مانا۔

2. معاشری ناہمواری: غریب اور امیر کے درمیان دولت کا بڑا فرق، اور غریب طبقے کے لیے روزگار کے کم موقع۔

3. صحت کی سہولیات کی کمی: دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی کمی اور شہری علاقوں میں مہنگے علاج عام لوگوں کی پیشے سے باہر۔

4. صنفی نا انصافی: خواتین کو مددوں کے برادر حقوق نہ مانا، جیسے کہ کام کی جگہوں پر تنخواہوں میں فرق اور گھر بیوتوشہد۔

5. نسلی امتیاز: کچھ اقوام یا اقلیتوں کو ان کے مذہب، نسل یا زبان کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا۔

6. سیاسی ناہمواری: کمزور طبقے کو فیصلہ سازی کے عمل میں شامل نہ کرنا اور سیاسی عہدوں پر مخصوص طبقوں کا غالبہ۔

7. بچوں کی مزدوری: کم عمر بچوں کو تعلیم کے بجائے مزدوری کرنے پر مجبور کیا جانا۔

8. ماحولیاتی نا انصافی: دیہی اور غریب علاقوں میں آسودگی اور ماحولیاتی مسائل زیادہ ہوتے ہیں جبکہ امیر علاقے صاف سترے اور محفوظ رہتے ہیں۔

9. قانونی انصاف کا نقصان: طاقتور طبقے کے لیے قانون زم جبکہ غریب اور کمزور لوگوں کے لیے سخت۔

10. گھر بیو ملازمین کے ساتھ بد سلوکی: گھر بیو ملازمین کے ساتھ غیر انسانی رویہ اور ان کے حقوق کا تحفظ نہ ہونا۔

- پاکستان میں سماجی ناالنصافی کو ختم کرنے کے اقدامات
1. تعلیم کی بہتری: مفت اور معیاری تعلیم کی فراہمی، خصوصاً دیہی علاقوں میں۔
 2. معاشی موقع فراہم کرنا: غریب طبقے کے لیے روزگار کے موقع اور ہنسکھانے کے پروگرام۔
 3. خواتین کے حقوق کا تحفظ: خواتین کو تعلیم، ملازمت اور فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کرنا۔
 4. صحبت کی سہولیات میں بہتری: دیہی علاقوں میں ہسپتاں اور اڈاکٹس اور کلینیکیں بنانا۔
 5. قانونی نظام کی اصلاح: سب کے لیے برابر انصاف کی فراہمی اور غریبوں کو قانونی مدد فراہم کرنا۔
 6. نسلی ہم آہنگی کو فروغ دینا: مختلف نسلی اور مذہبی گروہوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے آگاہی مہمات۔
 7. سیاسی شمولیت: کمزور اور پسمندہ طبقے کو سیاسی عمل میں شامل کرنا۔
 8. غربت کا خاتمه: حکومتی پروگرامز کے ذریعے غربت میں کمی اور مستحقین کو مالی مدد فراہم کرنا۔
 9. بچوں کی حفاظت: بچوں کو تعلیم فراہم کرنا اور مزدوری سے بچانے کے لیے سخت قوانین بنانا۔
 10. احولیاتی مسائل کا حل: آلودگی کو کم کرنے کے لیے پسمندہ علاقوں میں ماحول دوست منصوبے شروع کرنا۔
 11. عوایش و شعور برداشت: عوام کو ان کے حقوق اور مدد داریوں کے بارے میں آگاہی دینا۔
 12. خواتین کے لیے خصوصی قوانین: گھر بیوی تنشد داور جنسی ہراسانی کے خلاف سخت قوانین بنانا۔
 13. اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ: اقلیتوں کے لیے مساوی موقع اور تحفظ فراہم کرنا۔
 14. دیہی علاقوں کی ترقی: دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، جیسے کہ پانی، بجلی، اور سڑکیں۔
 15. سماجی تنقیموں کا کردار: این جی اوز اور فلاجی تنقیموں کو سماجی ناالنصافی کے خلاف کام کرنے کے لیے تعاون فراہم کرنا۔
 16. کمیونٹی کے تعاون کو بڑھانا: مقامی سطح پر کمیونٹی کو ساتھ ملا کر مسائل کا حل تلاش کرنا۔
 17. خواتین کو معاشی خود مختاری دینا: خواتین کو قرضوں اور کاروباری موقع فراہم کرنا۔
 18. احولیاتی آگاہی مہمات: پسمندہ طبقوں کو احولیاتی مسائل کے بارے میں آگاہ کرنا۔
 19. مساوات پر بنی قانون سازی: ایسی قانون سازی کرنا جو تمام شہریوں کے لیے مساوات کو لیے بنائے۔
 20. مزدوروں کے حقوق کا تحفظ: مزدوروں کو ان کے بنیادی حقوق جیسے کہ مناسب تنخواہ اور بہتر کام کے حالات فراہم کرنا۔
 21. سستی ہاؤسنگ سکیمز: غریب اور بے گھر افراد کے لیے سستی رہائش کے منصوبے۔
 22. صحت عامہ کی بہتری: ہر طبقے کے لیے سستی اور معیاری صحت کی سہولیات۔
 23. تعلیمی و نمائندگی: مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی و نمائندگی فراہمی۔
 24. عوامی ٹرانسپورٹ کی بہتری: پسمندہ علاقوں کے لیے سستی اور معیاری ٹرانسپورٹ کی فراہمی۔
 25. میڈیا کا کردار: میڈیا کو سماجی مسائل اجاگر کرنے اور ان کے حل کے لیے آگاہی پھیلانے پر زور دینا۔
- شہری تعاون اور مساوی حقوق کے فروغ سے سماجی ہم آہنگی اور پرمان بقاۓ باہمی۔

Promoting inclusive citizenship and equal rights for societal harmony and peaceful coexistence.

جامع شہریت سے کیا مراد ہے؟

جامع شہریت (Inclusive Citizenship) سے مراد ایسا نظام یا تصور ہے جہاں معاشرے کے ہر فرد کو، چاہے وہ کسی بھی نسل، نمذہب، جنس، معاشری طبقے یا کسی اور فرق سے تعلق رکھتا ہو، مساوی حقوق اور موقع فراہم کیے جائیں۔ اس میں تمام شہریوں کو برابر سمجھا جاتا ہے اور ان کی عزت و وقار کو اہمیت دی جاتی ہے۔ جامع شہریت کا مقصد ایک ایسا معاشرہ بنانا ہے جہاں تمام لوگ بغیر کسی تفریق کے مل جل کر رہے ہیں اور ترقی کر

سکیں۔

جامع شہریت کی اہمیت: جامع شہریت ایک پر امن اور خوشحال معاشرے کی بنیاد ہے کیونکہ یہ تمام لوگوں کو یکساں موقع فراہم کرتی ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق کو ختم کرتی ہے۔ اس سے نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے بلکہ لوگ اپنی مکمل صلاحیتوں کو استعمال کر کے ملک کی ترقی میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

جامع شہریت اور مساوی حقوق کو فروغ دینا:

جامع شہریت اور مساوی حقوق کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

1. **قانونی مساوات:** تمام شہریوں کے لیے یکساں قوانین بنانا تاکہ کسی بھی طبقے یا گروہ کے ساتھ امتیازی سلوک نہ ہو۔
2. **تعلیمی موقع فراہم کرنا:** تمام بچوں کو معیاری اور مفت تعلیم تک رسائی دینا، چاہے وہ کسی بھی طبقے یا علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں۔
3. **معاشی موقع فراہم کرنا:** غریب اور پسمندہ طبقے کو روزگار اور کاروبار کے مساوی موقع فراہم کرنا۔
4. **سیاسی شمولیت:** تمام گروہوں کو سیاست میں حصہ لینے اور اپنی آواز بلند کرنے کا موقع دینا۔
5. **ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دینا:** مختلف ثقافتوں اور مذاہب کے درمیان احترام اور ہم آہنگی کو بڑھانے کے لیے آگاہی مہماں۔
6. **خواتین کے حقوق کا تحفظ:** خواتین کو مساوی حقوق، موقع اور تحفظ فراہم کرنا تاکہ وہ معاشرے میں برابر کردار ادا کر سکیں۔
7. **اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت:** اقلیتوں کے لیے خصوصی قوانین اور تحفظات کو تینی بنانا تاکہ وہ بغیر خوف کے اپنی زندگی گزار سکیں۔
8. **معدور افراد کے لیے سہولیات:** معدور افراد کو تعلیم، صحت، اور ملازمت کے لیے خصوصی اقدامات کرنا۔
9. **تعصب اور امتیاز کے خلاف آگاہی:** معاشرے میں تعصب اور امتیازی سلوک کے خلاف شعور بیدار کرنا اور اس کے خاتمے کے لیے اقدامات۔
10. **انسانی حقوق کا تحفظ:** ہر فرد کے بنیادی انسانی حقوق کو تینی بنانا، جیسے کہ آزادی، اطمینان اور مذہبی آزادی۔
11. **معاشرتی مساوات کے پروگرامز:** حکومتی سطح پر ایسے پروگرامز کا آغاز جو معاشرتی ہم آہنگی اور مساوات کو فروغ دیں۔
12. **ستی صحت کی سہولیات:** ہر شہری کے لیے معیاری اور سنتی صحت کی سہولیات فراہم کرنا۔
13. **بچوں کی مزدوری کا خاتمہ:** بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنا اور مزدوری کے خاتمے کے لیے سخت قوانین بنانا۔
14. **عدم برداشت کے خلاف مہماں:** معاشرے میں برداشت اور احترام کو فروغ دینے کے لیے آگاہی مہماں۔
15. **میڈیا کا کردار:** میڈیا کو جامع شہریت کے فروغ کے لیے استعمال کرنا، تاکہ مساوات اور ہم آہنگی کا پیغام عام کیا جاسکے۔

جامع شہریت کے فوائد

1. **معاشرتی ہم آہنگی:** مختلف طبقوں کے درمیان امن اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

2. **معاشی ترقی:** جب سب کو موقع ملتے ہیں تو ملک کی میعادیت بہتر ہوتی ہے۔

3. **سیاسی استحکام:** مساوات اور شمولیت کی وجہ سے سیاسی مسائل اور اختلافات کم ہوتے ہیں۔

4. **پر امن بقاء باہمی:** تمام گروہ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

5. **معاشرتی انصاف:** کسی بھی طبقے کے ساتھ انصافی ختم ہو جاتی ہے اور سب کو ان کے حقوق ملتے ہیں۔

جامع شہریت کا فروغ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ہم ایک بہتر، پر امن، اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ یہ نہ صرف افراد کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے بلکہ معاشرتی ترقی کے دروازے بھی کھولتا ہے۔

مشقی سوالات.....

محضہ سوالات:

1. معاشرے میں نسلی، ثقافتی اور اقتصادی تنوع کیا ہے؟

2. سماجی ترقی میں نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کی شمولیت کیوں ضروری ہے؟

3. پاکستان میں سماجی عدم مساوات اور ناالنصافیوں کا خاتمه کیسے ممکن ہے؟
4. شہری تعاون اور مساوی حقوق کے فروغ سے سماجی ہم آہنگی کس طرح ممکن ہے؟

تفصیلی سوالات:

- معاشرے میں نسلی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی تنوع کو سمجھنے کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کریں۔
- سماجی ترقی میں نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کی شمولیت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں اور اس کے فوائد کو بیان کریں۔
- پاکستان میں سماجی عدم مساوات اور ناالنصافیوں کے خاتمے کے لیے اقدامات اور حکومت عملی پر تفصیل سے بحث کریں۔
- شہری تعاون اور مساوی حقوق کے فروغ سے سماجی ہم آہنگی اور پرامن بقائے باہمی کو کس طرح ممکن بنایا جاسکتا ہے؟

